لال کپتان

ایک نہایت دلچسپ انگریزی ناول ہے جسمین
والی جبل اسود اور اسمٰعیل بے ترکی پاشا کی جنگ کے
حیرت انگیز واقعات کے ساتھ عشق کی راز و نیاز
کی تصویرین نظر آتی ہین

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزاں ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں اُنمیں بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجود دکارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اُردو		روح زیبا۔	۱۲/
جام زہر۔	عہ۲/	کارزار صلیبیہ۔	۸/
تسخیر	۸/	ملک العزیز ورجنا۔	عہ۴/
عیاروں کا عیار	۷/	غلط فہمی۔	عہ
مارگریٹ۔	عہ۴/	شام جوانی۔	عہ۴/
وقائع نادری۔	۱۲/	عقل کے کرشمے۔	۶/
خوش نصیب۔	عہ/	رخسار حسینہ۔	۱۰/
ماتا د۔	عہ۴/	شاہراہ کامیابی۔	۷/
ہم خرما وہم ثواب۔	۱۴/	دلچسپ۔ حصہ اول۔	۸/
نئی نویلی۔	۶/	ایضاً۔ حصہ دوم۔	۸/
حرماں خانم۔	۶/	بہشت بریں	۱۳/
طویلہ کی بلا بندر کے سر۔	۶/	دربار اودھ۔ کامل	للعہ/
فریب نیرنگ۔	۱۰/	اسرار حسن۔	عہ/
طلسم تاریخ۔	۱۲/	احمق الذین۔	۸/
		نئی دلھن۔	۸/

لال کپتان

پہلا باب

ایک راستباز قوم کی چھوٹی اولاد بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے پر ڈلسگنو کے نام سے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے قصبہ تو چھوٹا ہے لیکن اسکا قلعہ ایسا مستحکم ہے کہ انبارے اور ٹرنیٹو سے خلیج وینس تک اپنا ثانی نہیں رکھتا یہ قصبہ چونکہ جبل اسود اور البانیہ کی حد پر واقع ہے اسوجہ سے سنہ ۱۸۷۶ء کے موسم گرما میں (جس زمانہ سے کہ ہمارے ناول کو تعلق ہے) اس قصبہ مین ہلچل مچی ہوئی ہے۔

جبل اسود برائے نام سلطنت روم کا ماتحت ہے کیونکہ دراصل یہ تمام پہاڑی فرقے اپنے تئین کسی کا تابع فرمان نہین سمجھتے بلکہ آزادی کا دم بھرتے ہین۔

یہی وجہ ہے کہ ان تغیرات کا اثر جو سلطنت عثمانیہ مین ایک سلطان کے ہلاک کیئے جانے اور دوسرے سلطان کے تخت پر بیٹھنے سے ہوئے جبل اسود پر نہین پڑا۔ سلطان وقت نے زبان سے تو اصلاح کا وعدہ کیا اور کہا کہ ہماری نظر مین کل رعایا کے حقوق برابر ہین۔ عام اس سے کہ مسلمان ہوں یا عیسائی لیکن اور عیسائی صوبہ جات پر فوج جمع کرنا شروع کیا تو ان پہاڑیون کی طرف سے بغاوت کی علامتین ظاہر ہونے لگین ترکون نے ڈلسگنو کو چھاؤنی قرار دے کے قصد کیا کہ یہان سے دارالسلطنت جبل اسود پر حملہ کرین۔ قصبہ کے شمالی جانب کوئی آدھ میل کے فاصلہ پر ایک قلعہ واقع ہے جو برج ڈلسگنو کے نام سے مشہور ہے قصبہ اور برج کے وسط مین ایک کاروان سرا ہے جسکے دروازہ پر ایک ریچھ کا جو عظیم نشان کے بنا ہوا ہے کل مسافر جو ڈلسگنو آتے

انٹی ویری اور کیٹسبرو آیا جایا کرتے ہیں اس
سرا سے بخوبی واقف ہیں۔
اسوقت جبکہ رات کی سیاہی دن کی روشنی
پر غالب آتی جاتی ہے۔اس سرائے کے
دروازہ کے سامنے ایک درخت کے
سایہ میں ایک میز لگی ہوئی ہے جسکے گرد
تین شخص بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں سے
ایک شخص جسکا لمبا قد اور خونخوار آنکھیں
ہیں۔ بظاہر ترکی وردی پہنے معلوم ہوتا ہے
لیکن سموری چوغہ اوپر سے پہنے ہے
اسلیے اسکے کپڑے بالکل نہیں دکھائی دیتے
دوسرا شخص پستہ قد ہے پوشاک فرانسیسی
کی وردی سے مشابہ لال بال لمبے لمبے
لال گچھے پھولے پھولے گال آنکھیں چھوٹی
اور پتلی بالکل نیلی۔یہ شخص باشی بزوقون
کا افسر ہے اور عثمان آغا کہلاتا ہے۔اس
شخص کا اصلی نام اوبلینگن ہے۔ اور
عیسائی ہے جس زمانہ میں کریمیا میں لڑائی
ہو رہی تھی اور ترکون نے یہ خواہش
کی تھی کہ اہل یورپ انکی فوج میں بھرتی
ہوں اُس زمانہ میں یہ شخص اپنے وطن جزیرہ
آئرلینڈ سے آیا اور فوج روم میں بھرتی
ہو گیا کچھ عرصہ بعد اُسنے اپنا مذہب بھی
تبدیل کر دیا اور اب کٹر مسلمان ہے۔
تیسرا شخص پستہ قد اور ترکی وردی پہنے
ہوئے ہے۔جسپر تمغے ظاہر کرتے ہیں کہ
یہ شخص فوج میں کرنیلی کے عہدے پر سرفراز
ہے۔اسکا نام حسن المولا ہے۔
میز پر ایک بوتل شراب اموری اور
چند گلاس رکھے ہوئے ہیں۔گو کہ یہ لوگ
مسلمان اور پیرو پیغمبر آخر الزمان ہیں لیکن
بظاہر عاشق دختر رز معلوم ہوتے ہیں
اور اسوقت اس شیشہ کی پری کو کچھ
عجیب میٹھی میٹھی للچائی نظروں سے
دیکھ رہے ہیں۔
دور شراب شروع ہوا۔ چار جام
پینے کے بعد کشیدہ قامت شخص نے
جو بظاہر ان سب کا افسر معلوم ہوتا تھا۔
اور جسکا نام ہمنے ابھی ناظرین کو نہیں بتایا
ہے۔ پوچھا کہو کیا حال ہے۔
حسن۔حضور کے احکام کی تعمیل کر دی
گئی فوج برج میں موجود ہے اور اس
استحکام کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے کہ
اگر دو ہزار دشمن بھی آجائیں اور حملہ کریں
تو بعنایت الٰہی ہمارا وہ لوگ کچھ نہیں
بنا سکتے۔
عثمان آغا۔حکم کی تعمیل تو اس خادم نے
بھی کی ہے۔ میری فوج ۲۰۰ دریا
کے اس پار پڑی ہوئی ہے اور خوش قسمی
سے ایک راستہ کا بھی پتہ لگ گیا ہے

بس - اگر وہ ملا عین درہ مین ہمارے مزاحم ہونگے تو ہم اس راستہ سے پہاڑ اتر کے انکی قلب فوج پر حملہ کر دینگے -

حسن - بہت بہتر - جس چیز کی مجھے خواہش تھی پوری ہو گئی - اس کشیدہ قامت شخص نے کہا اب تدبیر کامل ہو گئی ہے ان دونون ساتھیون نے نگاہ استفسار سے اس سردار کے چہرہ کی طرف دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس تدبیر خاص مین اسکے رازدار نہین ہین انکی اس حرکت سے وہ سردار سمجھ گیا کہنے لگا قبل اسکے کہ نصف شب گذرے تمکو اس تدبیر سے بخوبی آگاہی ہو جائیگی - حسن برج مین وہ دونون کمرے ٹھیک ہو گئے ؟

حسن - جی ہان - ذرا اور رات گذر جانے تو وہ آئے گی - اسوقت بھی وہ چوکی پر اسی حیلہ سے روکی گئی ہوگی کہ تمہارا پروانہ راہداری درست نہین ہے مین چاہتا ہون کہ انکو یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ ہم کہان جا رہے ہین اور اگر معلوم بھی ہو تو ایسے وقت کہ پلٹ نہ سکین

عثمان آغا (بہت ہی مسکین بنکے) بھلا اسمین کوئی مضائقہ تو نہو گا اگر مین یہ پوچھون کہ آپ کسکی بابت فرما رہے ہین کیتھرائن بیگم اسقوطری کی بابت - ؟؟

عثمان آغا - بیشک بہت اہم کام ہے سردار ایسا اور کیا ورنہ مین اتنی دردسری کیون کرتا - ہمارے اور جبل اسود کے مابین یہی اسقوطری ہے - اور اسقوطری کے لوگ نہایت جری اور بہادر ہین - اب اس امر کا انحصار کہ وہ ہمسے ملے رہینگے یا شاہزادہ نیکولس والی جبل اسود کے شریک ہو جاینگے - میری تدبیر کے پورے ہونے پر ہے - اگر مین کامیاب ہوا تو گویا دار السلطنت جبل اسود کا راستہ کھل گیا -

مین ان پہاڑیون سے بخوبی واقف ہون کیونکہ مین خود بھی تو انہین لوگون سے ہون گو کہ اب جلا وطن ہو گیا ہون اور رات زیادہ ہوتی ہے - کیتھرائن جو اس تمام کوہستان بھر مین اپنا جواب نہین رکھتی برج مین داخل ہوا چاہتی ہے - ہمین بھی اسکے استقبال کو جانا چاہیئے - اس گفتگو کے ختم ہونے پر تینون آدمی گھوڑون پر سوار ہو ہو کر چل کھڑے ہوئے -

دوسرا باب

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ؟

یہ تینون آدمی کچھ ہی دور ہوگئے ہونگے کہ قصبہ کی طرف سے ایک سوار اور آیا یہ نوجوان بھی کشیدہ قامت ہے لیکن خوبصورت ہاتھ پاؤن نہایت مناسب اور سڈول سرخ مخمل کا ویسٹ اور کوٹ البینیہ والون کی وضع کا گلے مین جسکے گرد نہایت عمدہ فیتون لگا ہوا ہے اسی رنگ کی برجس پاؤن مین۔ کمر مین ایک خوشنما ڈاب جسمین ایک جوڑی اعلیٰ درجہ کی پستول لگی ہوئی ہے سر پر جبل اسو والون کی قومی ٹوپی سرخ رنگ کی۔ کاندھے پر نہایت عمدہ سمور کا چوغہ۔ پہلو مین ایک تلوار بھی لگی ہوئی ہے۔

اس نوجوان کا چہرہ کتابی تھا۔ بال سیاہی مائل چتون سے جرأت اور راستبازی ٹپک رہی تھی۔ پہاڑیون کی وضع کے موافق اسکی ڈاڑھی بالکل مونڈی ہوئی مونچھین بڑی بڑی ریشم کے لچھے۔ عمر تیس برس سے کچھ ہی کم لیکن چہرہ سے ایسی مستقل مزاجی اور عقلمندی ظاہر ہوتی تھی جو اس سن وسال کے بالکل خلاف تھی بہ بالاے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی + وہ آہستہ آہستہ سراے کے دروازہ کی جانب آرہا تھا اور نظر برج پر جمی ہوئی تھی۔ یکایک اُسنے خود بخود کہا "اس سامان جنگ سے کیا مطلب ہے۔ اور ان لوگون نے اس پرانے برج کو اسقدر آراستہ کیون کیا ہے ؟ اسمٰعیل بے خود بھی یہان موجود ہے۔ اس ظالم کا یہان ہونا خالی از علت نہین اس راز کو دریافت کرنا چاہیے"

نوجوان گھوڑے سے اُترا اور اُس میز کے پاس بیٹھکر جو شاہ بلوط کے درخت کے نیچے بچھی ہوئی تھی۔ اُسنے گھنٹی بجائی ایک حسین دوشیزہ لڑکی سراے مین سے نکلی۔

اس سوار نے اُس لڑکی سے کہا "ایک بوتل شراب لاؤ"۔ اور کچھ زر سرخ میز پر رکھدیا اس لڑکی نے مسکرا کر کہا بہت خوب،، اور اٹھلاتی ہوئی سراے مین واپس گئی سخاوت کی اس حرکت پر ہمارا نوجوان بے اختیار ہنس پڑا اور کہنے لگا "کیا عجب جو اس لڑکی سے کچھ پتہ چل جائے"

اس اثنا مین اُس لڑکی نے شراب کی بوتل اور گلاس لاکر میز پر رکھا۔

نوجوان کیون یہ سامنے کی عمارت ڈلسگنو ہے نا ؟

لڑکی (ایسے طرز سے گویا گھل مل کے باتین کرنا چاہتی ہے) جی ہان۔

نوجوان۔ شاید آجکل سمین رومی فوج
بڑی ہوئی ہے؟

خادمہ۔ جی ہاں حسن المولا کے باشی
بزوق برج مین ہین۔ یہ لوگ بڑے ہی
خونخوار ہین۔ مگر عثمان آغا کے رسالہ والون
سے کم ہی کم۔

اتنے مین ایک شخص سرا کے دروازہ
سے نکلا۔ یہ شخص نہ تو ترک تھا نہ اہل البینیہ
سے۔ قطع سے انگریز یا اسکاچ معلوم ہوتا تھا
سفری پوشاک پہنے ہوئے پاؤن مین
ایک لمبا بوٹ جسمین مہمیز لگا ہوا۔ ڈاب
مین ایک جوڑی پستول کی اور خنجر اور
پس پشت ایک رفل۔ وہ سیدھا ہمارے
نوجوان کے پاس آیا اور ہاتھ بڑھا کر بولا
مین نے تو دور ہی سے پہچان لیا تھا آپ
سے ملنے کی مجھے امید تھی لیکن نہ ایسی جلد
ہمارے نوجوان نے کسیقدر گھبرا کے کہا
تم تو مجھے بھولے نہین ہے۔"

نووارد۔ جی نہین۔ اسم شریف"؟

نوجوان۔ کپتان جب ہم آپ ملک پیرس
مین ملے تھے اُسکے بعد ترقی ہوئی۔

نووارد۔ ہان تو یہ کہیئے خوشی کی بات ہے

لڑکی یہ دیکھکر کہ اب میری موجودگی
کی ضرورت نہین ہے ان دونون دوستون
کو آپس مین باتین کرتے ہوئے چھوڑ کر
چلی گئی۔

نووارد کا نام رابرٹ لاڈرڈیل تھا اور
اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا ایک زمانہ
مین یہ انگلستان کی فوج مین ایک معزز
عہدے پر معمور تھا اور کریمیا ہندوستان
حبش اور مغربی افریقہ کے معرکہ سر کر چکا
تھا۔ لیکن ایک افسر بالادست سے
کچھ تکرار ہوئی اسنے نوکری سے علیحدگی
اختیار کی اور تلاش روزگار مین وطن
سے نکلا جس زمانہ کے واقعات ہم لکھ
رہے ہین۔ اس سے چھ مہینے پیشتر اس
سے اور ہمارے نوجوان سے پیرس کے
گرینڈ ہوٹل مین ملاقات ہوئی اور چونکہ یہ
دونون ہمسن اور ہم مذاق تھے بہت جلد گھل مل
گئے اتحاد بڑھ گیا۔ نوجوان نے کہا کہ
اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اور مین سلطنت
روم کے قلمرو مین ہون مجھے خوف تھا کہ
کہین تمہاری زبان سے میرا نام نہ نکل جائے
تم جانتے ہو کہ اگر باشی بزوقون کو اسوقت
یہ معلوم ہو جائے کہ مین کون ہون
تو وہ مجھسے کسطرح پیش آئینگے۔ میرا
کیا حال ہوگا۔

لاڈرڈیل۔ کیا اعلان جنگ ہو چکا ہے

نوجوان۔ ابھی تو نہین۔ لیکن ہونے ہی
والا ہے۔

لاڈرڈیل۔ تو بھی اچھے وقت پہونچے

نوجوان۔ کیا اس جنگ مین شریک ہونا
چاہتے ہو؟

لاڈرڈیل۔ کیا مین سپاہی پیشہ نہین ہون
مین نے اسی امید پر تو گھر چھوڑا ہے کہ نام
اور دولت پیدا کرون۔

نوجوان۔ ترک معقول تنخواہ دیتے
ہین۔ اور تجربہ کار افسرون کی انھین
ضرورت بھی ہے۔

لاڈرڈیل۔ مین اپنی تلوار ترکون کے
ہاتھ نہین بیچنا چاہتا۔ جبل اسود کے
عیسائی پہاڑی میرے ساتھی ہونگے
چونکہ مین خود اس ملک کا رہنے والا
ہون جہان آزادی جان سے زیادہ
عزیز سمجھی جاتی ہے مجھے ان لوگون سے
ہمدردی ہے۔ جو اپنی آزادی کے واسطے
ایک ظالم سے لڑنے مرنے پر مستعد ہین

نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا جسے لاڈرڈیل
نے۔ نہایت گرمجوشی سے پکڑ لیا۔

نوجوان۔ جہانتک امکان مین ہوگا مین
تمہارے واسطے کوشش کرونگا۔

لاڈرڈیل۔ آپ کے امکان مین سب
کچھ ہے۔ کیا آپ ــــ ،،

نوجوان۔ لاڈرڈیل اس امر کا خیال
رہے۔ کہ میرا نام صرف کپتان ہے،،

لاڈرڈیل۔ بہتر۔ لیکن لفظ کپتان کے
ساتھ اور کوئی لفظ بھی ہونا چاہیئے فرض
کیجئے کہ کوئی شخص مجھسے آپ کا نام پوچھے
تو صرف کپتان تو نام ہو نہین سکتا،،

نوجوان۔ اچھا تو مجھے لال کپتان کہا کرو،، ہمارے
نوجوان نے مسکرا کر جواب دیا اور اپنی
پوشاک کی طرف دیکھا جسمین سرخ رنگ
سب پر غالب تھا۔

پھر ہمارے نوجوان نے شراب کی بوتل
اوٹھائی اور شغل شروع ہوا۔

لاڈرڈیل۔ سامنے والی عمارت یہی برج
ڈلسگنو ہے نا؟

نوجوان۔ جی ہان۔

لاڈرڈیل۔ آدھی رات کے گذرنے
سے پہلے ہی اس برج مین دو نہایت
بیش قیمت جواہرات پہونچ جائینگے۔

نوجوان۔ اسکے کیا معنی؟

لاڈرڈیل۔ ایک مہینہ ہونے کو آتا
ہے۔ کہ شہر۔ سیڈن مین ایک کمسن
حسین لڑکی کو دیکھا تھا اسکا نام ابلکیہ برج
ہے۔ اور وہ کیتھرائن ملینا یعنے بیگم
سقوطری کی لڑکی ہے۔ اسی زمانہ مین جاکر
بیگم صاحبہ سے مین ملا۔ بیگم صاحبہ نہایت
حسین و خوبصورت ہین۔ لیکن انکی متانت
سن و سال سے بڑھی ہوئی ہے۔ میری

آبائی جائداد پر اسقدر بار ہے۔ کہ اسکا عدم وجود دونون برابر ہین اب اگر میرے پاس کوئی جائداد ہے۔ تو میری تلوار ایلگزینڈ یتیم ہے۔ اور اسکے پاس بھی کوئی جائداد سوائے دلکش صورت اور باطنی حسن کے نہین ہے اسطرح ہم دونو مین خوب بنے گی۔ مین نے شاہی ملکا پیغام پایا تھا۔ کہ اسکے والد کے انتقال کی خبر پہونچی جسکی وجہ سے انھین اپنے وطن آنا پڑا۔ میرے دل کی مالک ایلگزینڈ بھی بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہے اور اسوجہ سے مین یہان چلا آیا۔ اسمین ایک کرشمہ دو کار کا مضمون تھا۔ یعنی معشوقہ کی ہمراہی اور معرکہ جنگ مین شرکت۔

نوجوان۔ لیکن ان دونون کو برج سے کیا تعلق۔ مین سمجھتا ہون تمھاری غرض جس دونون سے تھی۔

لاڈر ڈیل۔ جی ہان۔ برج ڈ لسکنو مین بیگم صاحبہ کو اپنے والد کی جائداد کے منتظمون سے ملنا ہے کسی غلطی سے وہ مع اپنے متعلقین کے بہرہ پر روکی گئی ہین۔ لیکن وہان کا افسر کہتا تھا کہ جب رات ہوجائیگی تو برج مین داخل ہونگی سنئے مجھے بھی اس برج مین کسی طرح جانا چاہئے۔ ایلگزینڈ سے ملنا ہے اسے یہ معلوم نہین کہ مین بھی یہان موجود ہون

نوجوان۔ مین بھی تمھارے ساتھ چلون مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ ان ترکون نے برج کو کیون اسقدر آراستہ کیا ہے

لاڈر ڈیل۔ بہت بہتر۔ مین بآسانی تمام برج مین داخل ہوسکتا ہون یہان مین نے باشی بزوقون کے ایک خاص افسر سے ملاقات پیدا کرلی ہے جسکا نام اسکیٹن پادشا ہے۔ اور اسنے مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

تیسرا باب

اہل اسقوطری کا تماشا

برج مین دو کمرے نہایت احتیاط کے ساتھ سجائے گئے تھے انمین بیگم اسقوطری مع اپنی کوکا ایلگزینڈ کے داخل ہوئی آٹھ بجے رات تک وہ فصیل پر روکی گئین اسکے بعد اس امر کی بابت بہت کچھ عذر کرکے کہ انھین اتنی دیر ٹھہرنا پڑا وہ برج مین بھیجدی گئین۔

چونکہ اپنے والد کی وفات کی خبر سنکر بیگم صاحبہ بہت عجلت کے ساتھ مع جو یہا اسطرف روانہ ہوئی تھین سوائے انکی کوکا۔ دو خادمہ اور باورچی یہان کے

اور کوئی اُنکے ساتھ نہ تھا۔ جونہی یہ لوگ
کمرے مین پہونچے میز پر کھانا چنا گیا۔ اور
بیگم صاحبہ سے کہا گیا۔ کہ آپ کھانے
سے فراغت کرین تو آپکے والد کی جائداد
جس شخص کے زیر انتظام ہے وہ آپ سے
ملے کیتھرائن کو اسبات پر بہت سخت
حیرت ہوئی۔ کہ اُس کے باپ کے
جانشینون نے ملاقات کی جگہ برج
لسکنو کو قرار دیا۔ اور اس زمانہ مین جبکہ
سلطان روم کی فوج اسمین مقیم ہے
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ
دونون لڑکیان کمرہ مین بیٹھکر پیغامبر
کے آنے کا انتظار کرنے لگین کیتھرائن
بلینا بیگم اسقوطری حسن وجمال مین تمام جبل
اسود مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی۔ لانبا قد
گورا رنگ۔ بڑی بڑی آنکھین۔ لمبی لمبی
پلکین۔ ستوان ناک۔ پتلے پتلے ہونٹھ
موتی ایسے دانت چھریرا بدن نازک
نازک اور سڈول ہاتھ پاؤن۔ یہ تصویر
نقاش ازل نے گو بے عیب و بے مثل
بنائی تھی لیکن بشرہ مین ایک عیب بھی
تھا یعنی اُس سے نخوت و غرور ٹپکتا تھا۔
چونکہ یورپ کے ایک قدیم خاندان سے
تھین۔ اعزاز خاندانی مین اپنے تئین شاہان
یورپ سے کم نہین سمجھتی تھین۔ معزز معزز
لوگون نے شادی کا پیغام دیا لیکن کسی
کی دعا قبول نہ ہوئی معزز سے معزز
اور حسین سے حسین نوجوان یہ نہین
کہہ سکتا تھا۔ کہ کیتھرائن نے ہماری طرف
نظر التفات سے دیکھا۔

نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

کیتھرائن کا قول تھا۔ وہ مین اُس شخص
کے ساتھ شادی کرونگی جو اپنے وقت
کا رستم اور حاتم ہو۔ معمولی آدمی میرے
قابل نہین ہوسکتا" برخلاف اس کے
ایلگرینہ اسقدر حلیم الطبع اور خوش مزاج
تھی جسقدر کیتھرائن خشن اور متین تھی
یہ بھی بہت خوبصورت تھی تپلی سیاہ
چہرہ گول۔ قد لیستہ اور ہاتھ پاؤن
گول تھے۔ مزاج مین شرارت اور چلبلاپن
کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ مسکراہٹ
چہرہ سے کسی وقت جدا ہی نہ ہوتی تھی
بس کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ اگر
لاڈ رڈیل اپنا دل اسے دے بیٹھا اور یہ
بھی اس سادہ لوح بہادر نوجوان پر فریفتہ
ہوگئی جسنے صاف صاف کہدیا کہ میری
جائداد یہ تلوار ہے۔ اور اسی کے ذریعہ
سے مین دولت پیدا کرون گا۔
کیتھرائن نے ملازمون کو رخصت کیا اور

کہا کہ اب میں بیٹا میرے ملنے کے لئے تیار ہوں - ایک کشیدہ قامت آدمی کمرہ میں داخل ہوا -

اس اجنبی شخص کے کپڑے بہ سبب چوغہ کے دکھائی نہیں دیتے تھے لیکن سر پر ترکوں کی وضع پر عمامہ بندھا تھا اسکے چہرہ کو کچھ عرصہ تک بیگم صاحبہ نے حیرت و غور سے دیکھا اور نہایت حقارت کے لہجے سے کہا - برسوں گزرے جب میں نے تمہاری صورت دیکھی تھی لیکن اب تک یاد ہے - بلکہ اگر چاہوں تو تمہارا نام بھی بتا سکتی ہوں -

اجنبی - شاید -

کیتھرائن - تو وہی اسقوطری کا جان بلینا ہے جس نے لڑکپن میں اپنے وطن جبل اسود کو خیر باد کہا اپنے گھر کو چھوڑا اور جا کے ترکوں کا شریک ہوا -

اجنبی - بیشک میں وہی جان بلینا تمہارا چچا زاد بھائی ہوں جسے تمہارے باپ نے اس جرم پر گھر سے نکال دیا تھا کہ میں تم پر عاشق ہوا اور تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا لیکن شکر ہے خدا کا کہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند اب زمانہ بدل گیا اور میں پہنچا ہوں بلاد وطن تمہارے پاس اسقوطری کے باشندوں کی طرف سے آیا ہوں کہ تمہیں انکی مرضی سے آگاہ کروں

انکی مرضی! کیتھرائن نے غرور سے کہا مجھے انکی مرضی سے کیا مطلب؟ بلکہ یہ کہو کہ تم میری مرضی دریافت کرنے آئے ہو اور جو کچھ میرا حکم ہوگا اس سے اہل اسقوطری کو آگاہ کروگے -

جان بلینا - اور کیا جبل اسود کے رہنے والے ایسے ہیں کہ وہ ایک عورت کے احکام پر کاربند ہوں !

یہی جان بلینا وہ طویل القامت شخص تھا جسے ہمنے پہلے باب میں اپنے ناظرین کے سامنے باشی بزوقوں کے افسروں سے گفتگو کرتے ہوئے پیش کیا تھا -

کیتھرائن - (غصہ سے) خیر جو کچھ کہنا ہو جلد کہیئے

جان بلینا - ایک مہینہ گزرا کہ تمہارے والد مکائل نواب اسقوطری نے وفات پائی چونکہ وہ ایک عقلمند آدمی تھے وہ جانتے تھے کہ عنقریب ان عیسائی صوبوں میں فساد عظیم ہونے والا ہے جو سلطنت روم کے ماتحت ہیں - ازبسکہ اسقوطری جبل اسود اور سرزمین روم کے درمیان واقع ہے اس کے باشندوں کو آگاہ

دونون سلطنتون مین سے ایک کا شریک
ہونا پڑے گا ورنہ سلطنت برباد ہوجائیگی
وہ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ ایسے نازک
وقت مین ایک عورت کی حکومت سقوطری
کو بربادی سے بچانے کے واسطے کافی
نہین ہوسکتی - لہذا اُنہون نے ازراہ
پیش بینی برضامندی بزرگانِ قوم
یہ وصیت کی کہ قبل اس کے کہ تمھاری
عمر پوری اکیس برس کی ہو تمھاری شادی
ہوجانا چاہیئے ورنہ یہ سلطنت تمھارے
چچازاد بھائی کو ملے - ورپردہ اس سے
یہ مطلب تھا کہ اگر تم اس وارث یعنی
اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ شادی کرلو تو
سلطنت بھی تمھارے ہاتھ مین رہے
اور اہل سقوطری کو ایک بہادر سپہ سالار
اور رہنما بھی ملجائے جو اس نازک وقت مین انکی
مدد کرے -

کیتھرائن حیرت کے ساتھ یہ باتین سناکی
اور آخر مین بولی - میرے چچازاد بھائی
مسٹر مارک ایک لائق شخص ہین وہ
مجھے خلاف اپنی طبیعت کے شادی
کرنے پر مجبور نہ کرینگے تاہم میری رعایا کے
رہنما ہوسکینگے -

جان ملینا - تمھارے چچازاد بھائی
مارک نے بھی وفات پائی یا یون کہو
کہ مارڈالا گیا اور اب مین جان ملینا -
جلاوطن جو ترکون کا شریک ہون اور
جسے لوگ مردہ تصور کرتے تھے تمھاری
اس سلطنت کا وارث ہون - ایک ہفتہ
کے اندر تمھاری عمر اکیس برس کی ہوجائیگی
اس عرصہ مین یا تو تم صاحب شوہر ہوجاؤ
یا سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھو تم برج
ڈلسگنو مین - جو میری فوج کی حفاظت
مین ہے - نظربند ہو تمھین میرے ساتھ
شادی کرنا پڑے گی یا اس مقام پر تمھاری
عمر کا اکیسوان برس ختم ہوجائیگا اور سلطنت
سقوطری کا مین مستحق ہون گا -

کیتھرائن نے گھبرا کر - افسوس مین
کیسے جال مین پھنس گئی - لیکن مین خیال
کرتی ہون کہ تم کبھی ایسا نہ کروگے کیونکہ
جب اصل واقعہ معلوم ہوگا تو تمام یورپ
میری طرفداری کریگا -

جان ملینا - مین ایسا نہ کرونگا - !
جسوقت سے تمھارے باپ نے مجھے
جلاوطن کیا مین نے بہت سے پاپڑ بیلے
ہین - تم مجھکو جان ملینا کے نام سے جانتی
ہو - لیکن دنیا مین مین اسمٰعیل بے ترکی جنرل
اور پاشائے البینیہ کے نام سے مشہور ہون
یہ کہکر اُس نے اپنا چوغہ اُتارا جس کے
نیچے اُسکا ترکی لباس تھا اور سینہ پر تمغے لگے

ہوئے تھے۔ جو کارہائے نمایاں کے صلہ
مین سلے تھے۔ وحقیقت سلطان روم کے
یہان اس شخص سے بہتر کوئی جرنیل نہ تھا
کسی نہ کسی طرح سلطنت اسقوطری
مجھے ضرور ملے گی اور تب تمہارے
ساتھی ترکون کے شریک ہونگے اور
ہم بہ آسانی جبل اسود کو برباد کر دینگے
یاد رکھو کہ ایک ہفتہ کے اندر یا تو تم میری
بیوی ہونا منظور کر لو یا ہمیشہ کے لئے
اسقوطری سے دست بردار ہو جاؤ یہ کہکے
اسمعیل بے پلٹا اور کمرہ سے چلا گیا

چوتھا باب

عقد

افسوس اسوقت میری عقل پر کیا پتھر
پڑے تھے کہ مین اس چال کو نہ سمجھی
کیتھرائن نے غصہ سے کہا۔
ایلگزینہ۔ اور اس چال کو سمجھ ہی
کون سکتا تھا۔
کیتھرائن۔ بیشک بڑی چال کی۔
ایلگزینہ۔ (متفکر ہو کے) چھ دن کے
اندر یا تو تم شادی کر لو یا اپنی حقیقت
سے ہاتھ دھو بیٹھو۔
کیتھرائن۔ ہان اور یہ تو کہو اسنے
تدبیر کیا کی ہے۔ مین یہان قید ہون
اور وہ اس امر کا انتظام رکھے گا کہ سوائے
اسکے مین اور کسی سے شادی نہ کرنے
پاؤن۔ خدا جانے میرے والد کو کیا سوجھی
کیا ہو گیا تھا جب انھون نے ایسی وصیت کی
ایلگزینہ۔ لیکن فرض کرو کہ تم رہا بھی
ہو جاؤ تو کیا تم بغیر مجھے پوچھے کسی کے
ساتھ شادی کر لو گی۔
کیتھرائن۔ بیوقوف کیا مین چال کے
جواب مین چال نہین کر سکتی وصیت نامہ
مین سوائے اسکے اور کچھ نہین ہے
کہ مین شادی کر لون اور صاحب شوہر
ہو جاؤن۔ پس یہ کتنی آسان بات
ہے۔ کہ مین کسی شخص کو کچھ دے کر اس
بات پر راضی کر لون کہ وہ میرے ساتھ
بظاہر شادی کر لے لیکن جسوقت عقد ہو چکے
اسوقت سے پھر کبھی میرے سامنے نہ
آئے اور نہ شوہر ہونے کا دعوی کرے
ایلگزینہ۔ (سوچکر) کیا یہ ہو سکتا ہے
کیتھرائن۔ ہان بیشک اگر مجھے
رہائی ملجائے تو اس امر مین مانع کون
چیز ہو سکتی ہے۔
ایلگزینہ۔ کیا یہ ممکن نہین کہ محافظون
کو کچھ دے دلا کے ہم نکل جائین۔؟
کیتھرائن۔ یہ امید بیکار ہے اس
جلساز نے چیدہ چیدہ لوگ حفاظت

کے واسطے مقرر کئے ہونگے۔

ایلگزینیہ نے بہت خوش ہو کے اور بچون کی طرح تالیان بجاکر یہ بہت اچھی تدبیر ہے۔

کیتھرائن۔ کیا۔

ایلگزینیہ۔ پادری ایوان ہمارے ہمراہ ہین۔ اور جو کچھ تم انھین حکم دوگی وہ فوراً کرینگے ان محافظون مین سے کسی کو رشوت دے کے اس بات پر راضی کرو کہ وہ تمھارے ساتھ عقد کرلے پادری ایوان عقد پڑھ دینگے تم صاحب شوہر ہوجاؤگی اور تمھاری سلطنت بچ جائیگی۔

کیتھرائن۔ ستگدسر پلا کر۔ مجھے اس تدبیر کے پورے ہونے مین کلام ہے محافظ سب ترک ہین اور وہ لوگ کبھی اس بات کو منظور نہ کرینگے۔

ایلگزینیہ۔ اور اگر کوئی شخص راضی ہوجائے تو کیا درحقیقت تم اُسکے ساتھ عقد کرلوگی۔

کیتھرائن۔ ہان اگر وہ میری شرطون کو منظور کرلے۔

ایلگزینیہ نے چارون طرف دیکھا تب کیتھرائن کے پاس آگئے چپکے سے کہا ایک صورت ہے اگر تم منظور کرو۔

کیتھرائن۔ جس ذریعہ سے یہ ننگ خاندان ناکام رہے وہ بات مجھے منظور ہے۔ چاہے کیسی ہی ہو۔

ایلگزینیہ۔ تمھین وہ شخص تو یاد ہوگا جو بیڈن مین ملا تھا اور میری طرف بہت متوجہ تھا۔

کیتھرائن۔ وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا۔

ایلگزینیہ۔ ہان رابرٹ لاڈرڈیل۔ وہ یہان موجود ہے۔ اور سامنے والے گوشہ مین پوشیدہ ہے اس گوشہ سے ایک زینہ صحن قلعہ کو گیا ہے۔ لاڈرڈیل نے باشی بزوقون کے ایک افسر سے دوستی پیدا کرلی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے وہ یہان تک پہونچا۔

کیتھرائن۔ اور کیا یہ ممکن نہین کہ ہم اس زینہ سے نکل چلین۔؟

ایلگزینیہ۔ نہین یہ غیر ممکن ہے کیونکہ یہ زینہ صحن کو گیا ہے۔ اور باہر نکلنے کے ہر دروازہ پر پہرا ہے۔ لاڈرڈیل پہاڑیون کے کپڑے پہنے ہے اور اسوجہ سے سب کو دھوکا دیکے قلعہ مین داخل ہوگیا ہے۔

کیتھرائن۔ اچھا تو جب نکل چلنا غیر ممکن ہے تو تمھاری کیا راے ہے

ایلگزنیہ۔ تم شوہر چاہتی ہو اور ایسا جو تمھاری شرطین منظور کرلے۔

کیتھرائن۔ بیشک۔ لیکن کیا اس کام کے واسطے تمنے اپنے عاشق کو تجویز کیا ہے۔

ایلگزنیہ۔ نہین اُسے تو مین نے اپنے واسطے رکھا ہے۔ گو کہ مین تمسے بہت محبت کرتی ہون لیکن ایسا نہین کرسکتی اسکے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے

کیتھرائن۔ اہاہ۔ اور کوئی اسکا ملیفہ کا رستے والا بھی ہے۔

ایلگزنیہ۔ یہ مین نہین بتا سکتی۔ مین نے صرف اسیقدر دیکھا کہ ایک اور شخص بھی ہے۔ اور خوبصورت آدمی ہے۔ لیکن چہرہ سے اُسکے ہاتھ پانون ڈھلے ہین۔

کیتھرائن۔ جیسے ہو جبین ہو کہ بہت غرور سے یا خوبصورت ہو خواہ بدصورت مجھے اس سے کچھ مطلب نہین بشرطیکہ وہ میرا کہنا کرے اور شرطون کا پابند رہے۔

ایلگزنیہ۔ اچھا تو مین جاتی ہون اور لاڈرڈیل سے پورا واقعہ بیان کرتی ہون۔ ایلگزنیہ گوشہ سے باتش گئی دروازہ کھولا اور دونون آدمیون کو اشارہ کیا کہ کمرہ مین چلے آؤ لاڈرڈیل اور وہ کپتان جس سے ابھی ہمارے ناظرین نا واقف ہین کمرہ مین داخل ہوئے۔

ایلگزنیہ نے کل واقعہ بیان کیا لیکن کیتھرائن۔ سر جھکائے ہوئے میز کے پاس بیٹھی رہی اور نظر اُٹھا کے بھی اس شخص کو نہ دیکھا جس سے اُسے یہ کام لینا تھا اور جسکے ذریعہ سے وہ اسمٰعیل بے کو شکست دینا چاہتی تھی ایک خاص کیفیت کپتان کے چہرے پر پیدا ہوئی جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اس سے کیسی خدمات کی درخواست کیجاتی ہے۔ اسنے بنظر غور بیگم کے خوبصورت اور معزز چہرہ کو دیکھا۔ جب ایلگزنیہ نے چپکے چپکے اپنا قصہ تمام کیا تو اسنے کہا ''اگر میرے ذریعہ سے بیگم صاحبہ کا کوئی کام نکل سکتا ہے تو مین بخوشی رضامند ہون۔''

''آپ جاکر پادری الوان صاحب سے کہدو کہ انھیں کیا کرنا ہوگا''

بیگم نے کہا اور جب ایلگزنیہ پادری صاحب کے پاس گئی تو کیتھرائن نے اجنبی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

کے واسطے مقرر کیے ہونگے۔
ایلگزینہ۔ بہت خوش ہو کے اور بچوں کی طرح تالیاں بجا کر۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہے۔
کیتھرائن۔ کیا۔
ایلگزینہ۔ پادری ایوان ہمارے ہمراہ ہیں۔ اور جو کچھ تم انھیں حکم دوگی وہ فوراً کرینگے ان محافظوں میں سے کسی کو رشوت دے کے اس بات پر راضی کر دو کہ وہ تمھارے ساتھ عقد کرلے پادری ایوان عقد پڑھ دینگے تم صاحب شوہر ہو جاؤگی اور تمھاری سلطنت بچ جائیگی۔
کیتھرائن۔ گھبرا کر۔ مجھے اس تدبیر کے پورے ہونے میں کلام ہے محافظ سب ترک ہیں اور وہ لوگ کبھی اس بات کو منظور نہ کرینگے۔
ایلگزینہ۔ اور اگر کوئی شخص راضی ہو جائے تو کیا درحقیقت تم اسکے ساتھ عقد کرلوگی۔
کیتھرائن۔ ہاں اگر وہ میری شرطوں کو منظور کرے۔
ایلگزینہ نے چاروں طرف دیکھا تب کیتھرائن کے پاس آ گئے چپکے سے کہا ایک صورت ہے اگر تم منظور کرو۔

کیتھرائن۔ جس ذریعہ سے یہ ننگ خاندان ناکام رہے وہ بات مجھے منظور ہے۔ چاہے کیسی ہی ہو۔
ایلگزینہ۔ تمھیں وہ شخص تو یاد ہوگا جو پیڈٹن میں ملا تھا اور میری طرف بہت متوجہ تھا۔
کیتھرائن۔ وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا۔
ایلگزینہ۔ ہاں رابرٹ لاڈرڈیل۔ وہ یہاں موجود ہے۔ اور سامنے والے گوشہ میں پوشیدہ ہے اس گوشہ سے ایک زینہ صحن قلعہ کو گیا ہے۔ لاڈرڈیل نے باشی بزوقوں کے ایک افسر سے دوستی پیدا کرلی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے وہ یہاں تک پہونچا۔
کیتھرائن۔ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اس زینہ سے نکل چلیں۔؟
ایلگزینہ۔ نہیں یہ غیر ممکن ہے کیونکہ یہ زینہ صحن کو گیا ہے۔ اور باہر نکلنے کے ہر دروازہ پر پہرا ہے۔ لاڈرڈیل پہاڑیوں کے کپڑے پہنے ہے اور اسوجہ سے سب کو دھوکا دیکے قلعہ میں داخل ہو گیا ہے۔
کیتھرائن۔ اچھا تو جب نکل چلنا غیر ممکن ہے تو تمھاری کیا راے ہے

ایلگزینیہ۔ تم شوہر چاہتی ہو اور ایسا
جو تمہاری شرطین منظور کر لے۔
کیتھرائن۔ بیشک۔ لیکن کیا اس
کام کے واسطے تمنے اپنے عاشق
کو تجویز کیا ہے۔
ایلگزینیہ۔ نہین اسے تو مین نے
اپنے واسطے رکھا ہے۔ گو کہ مین تمسے
بہت محبت کرتی ہون لیکن ایسا نہین
کر سکتی اسکے ساتھ ایک اور شخص
بھی ہے۔
کیتھرائن۔ اہاہ۔ اور کوئی اسکا علیحدہ
کا رستے والا بھی ہے۔
ایلگزینیہ۔ یہ مین نہین بتا سکتی۔ مین
نے صرف اسیقدر دیکھا کہ ایک
اور شخص بھی ہے۔ اور خوبصورت
آدمی ہے۔ لیکن چونکہ اسکے ہاتھ
پانون ڈھیلے ہین۔
کیتھرائن۔ (چین بجبین ہو کر بہت
غرور سے) خوبصورت ہو خواہ بدصورت
مجھے اس سے کچھ مطلب نہین بشرطیکہ
وہ میرا کہنا کرے اور شرطون کا
پابند رہے۔
ایلگزینیہ۔ اچھا تو مین جاتی ہون اور
لارڈ ڈیل سے پورا پورا انتظام
کرتی ہون ایلگزینیہ گوشہ سے باہر

گئی دروازہ کھولا اور دونون
آدمیون کو اشارہ کیا کہ کمرہ مین چلے
آؤ لارڈ ڈیل اور وہ کپتان جس سے
ابھی ہمارے ناظرین ناواقف ہین
کمرہ مین داخل ہوئے۔
ایلگزینیہ نے کل واقعہ بیان کیا لیکن
کیتھرائن۔ سر جھکائے ہوئے میز کے
پاس بیٹھی رہی اور نظر اٹھا کے بھی
اس شخص کو نہ دیکھا جس سے اسے
یہ کام لینا تھا اور جسکے ذریعہ سے وہ
اسمعیل بے کو شکست دینا چاہتی تھی
ایک خاص کیفیت کپتان کے چہرے
پر پیدا ہوئی جب اسکو یہ معلوم ہوا
کہ اس سے کیسی خدمات کی درخواست
کیجاتی ہے۔ اسنے نظر غور بیگم کے
خوبصورت اور معزز چہرہ کو دیکھا۔
جب ایلگزینیہ نے چپکے چپکے اپنا قصہ
تمام کیا تو اسنے کہا "اگر میرے ذریعہ
سے بیگم صاحبہ کا کوئی کام نکل سکتا ہے
تو مین بخوشی رضامند ہون۔"
"آپ جاکر پادری الوان صاحب
سے کہدو کہ انھیں کیا کرنا ہوگا"
بیگم نے کہا اور جب ایلگزینیہ پادری
صاحب کے پاس گئی تو کیتھرائن نے
اجنبی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"قریب آئیے جناب ۔"
یہ شخص آگے بڑھا اور یہانتک بڑھا
کہ کیتھرائن کے پہلو مین پہونچ گیا چہرہ
سے بالکل نہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے
دل پر کچھ بھی اثر اسکے زاہد کش
حسن کا پڑا ہے جسکی وہ ایسی عجیب
خدمت کرنیوالا تھا ۔
کیتھرائن ۔ آپ سب شرائط تو سمجھ
گئے ہونگے ۔
اجنبی ۔ مین تو یہی سمجھتا ہون ۔
کیتھرائن ۔ یہ عقد برائے نام ہوگا
لیکن بعد رہائی پانے کے مین اس
خدمت کا معاوضہ بخوبی کر دونگی ۔
آیا آپ اس بات کا اقرار کرتے
ہین کہ آپ کبھی شوہر ہونے کا دعوی
نہ کرینگے آپ ایک قابل اعتبار شریف
آدمی معلوم ہوتے ہین ۔
اجنبی ۔ امید تو ایسی ہی ہے ۔
کیتھرائن ۔ آپ کا نام ۔
اجنبی ۔ کیا اسکے بتانے کی بھی اسوقت
ضرورت ہے ۔
کیتھرائن ۔ جی ہان ۔
اجنبی ۔ میرا دوست جو یہان موجود
ہے ۔ اور مجھکو بخوبی جانتا ہے مجھے
لال کپتان کے نام سے یاد کرتا ہے

کیتھرائن ۔ ملک توشل اور اہل البینیہ
سے کے آپ بھی ڈاکو ہین ؟
اجنبی ۔ میرے دشمن مجھے اس
نام سے مشہور کرتے ہین ۔
کیتھرائن ۔ (لاپروائی اور غور سے)
آپ اس کام کے انجام دینے پر موجود
ہین جو مین نے آپ سے کہا ہے
مجھے اس سے کچھ غرض نہین کہ آپ
کون ہین اور کیا ہین ۔ البتہ اگر آپ
عالی خاندان ہوتے تو مجھے کسقدر
خوشی ہوتی ۔
اجنبی (سنجیدگی سے) فوج کے
سپاہیون مین سے ایک کی اولاد
مین مین بھی ہون لیکن یہ پتہ نہین لگا
کہ کس سپاہی کی اولاد ہون ۔
کیتھرائن نے چونک کر اُس شخص کی
طرف دیکھا اور اسے خیال ہوا
کہ اسکی بات کا جواب بہت معقول ملا
اس عرصہ مین ایلکزینہ مع پادری
صاحب آگئی اور یہ گفتگو یہین پر ختم
ہوگئی پادری ایوان صاحب کو
اس بات پر بہت حیرت ہوئی اور
اُنھون نے بہت کوشش کی
کہ کیتھرائن کو اس ارادہ سے باز
رکھین لیکن اُسنے ایک نہ مانی ۔

کیتھرائن - نہین پادری صاحب
جسطرح ممکن ہو مین اس جال سے اپنے
تئین ضرور نکالونگی - یہ ننگ خاندان
اپنے تئین چاہے جان بلینا کہے خواہ
اسمعیل بے لیکن یہ معلوم ہو جائیگا
کہ اگرچہ وہ بہت چالاک ہے لیکن
ایک عورت سے اسکی پیش نہ گئی -

پادری صاحب - لیکن یہ
شخص - کیا تم اسکو جانتی ہو -

کیتھرائن - نہین - نہ مین جانتی ہون
اور نہ مجھے اس بات کی فکر ہے اُسے
مین اپنے کام کے انجام دینے کا ایک
آلہ سمجھتی ہون جس طرح ہو جان بلینا کو
زک دونگی -

پادری صاحب آخر خاموش ہو گئے مگر
انکا جی چاہتا تھا - کہ کیتھرائن کو سمجھاکر
اس ارادہ سے باز رکھین لیکن وہ بلینا
کے خاندان سے بخوبی واقف تھے
کہ اس قوم کا ہر شخص جس بات کے کرنے کا
ارادہ کرلیتا ہے - پھر اس سے کسی طرح باز
نہین آتا - پادری صاحب عقد پڑھنے پر
مستعد ہوئے اور انھون نے کہا آؤ میرے
بچو - ،،

دونون انکے سامنے جھک گئے
رسم شروع ہوا تھوڑی دیر پہ ایلکزینہ
اپنے عاشق کے پہلو مین کھڑی ہوئی تھی
اسنے اپنے عاشق سے اجنبی کی طرف اشارہ
کرکے پوچھا وہ یہ کون ہین ،،

لاڈ روڈل - یہ ایک بہادر آدمی ہے
اور کیتھرائن - کو بھی کچھ دنون بعد معلوم
ہو جائیگا کہ اس سے بہتر آدمی ہونا بہت
مشکل ہے -

صیغہ - ختم ہوا اور اب لال کپتان اور
کیتھرائن مین زن و شو کا رشتہ قائم ہو گیا
یکایک شور ہوا - زینہ کا دروازہ دھڑ
سے کھلا اور اسمعیل بے ہاشی بزوقون
کے ایک گروہ کے ساتھ برہنہ خنجر کھینچے
ہوئے کمرہ مین داخل ہوا -

پانچوان باب

اسکیپٹن

اب اس امر کے بتانے کے واسطے کہ یہ
دونون نوجوان کسطرح قلعہ سے نکلے
ہمین اسوقت سے قبل کے کچھ واقعات
بیان کرنے چاہئین -

جبکہ شام کی سیاہی زمین کے زیادہ حصہ
پر طاری ہوتی جاتی تھی - سرائے بلیک
پرس ہیڈ کے کنارے والے جنگل سے
ایک شخص نکلا جو سیاہ رنگ کے لبادہ

مین لپٹا ہوا اور ایک جوڑے کنارہ کی
پھچھے دار ٹوپی پہنے تھا۔ یہ اجنبی اس
میز کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا جو شاہ بلوط
کے درخت کے سایہ مین
بچھی ہوئی تھی۔ لبادہ اُتارا۔ ٹوپی
کو ماتھے پر سے کھسکایا۔ اخاہ۔ یہ تو
وہی باشی بزوقون کا افسر ہے۔
یہ ترکی کپتان بہت ہی خوش مزاج
اور جسیم آدمی تھا لیکن اسکے سر کی
قطع گھونگروالے سنہرے بالون اور نیلی
پتلی سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ یہ مادرزاد
پیرو اسلام نہین ہے۔ تمام دنیا اس
بات کو جانتی ہے کہ دو ثلث فوج
سلطان روم کی غیر ملک کی رہنے والی
ہے۔ اور یہ باشی بزوقون کا سردار
اسکیٹن پاشا اپنے وطن یعنی انگلستان
کے قصبہ یارکشائر مین بھی ویسا ہی مشہور
تھا جیسا کہ اب سلطنت عثمانیہ مین مشہور
ہے۔ اپنے وطن مین وہ ٹام اسکیٹن
کہلاتا تھا اس سے زیادہ شریر لڑکا
کبھی اُستاد کو نہ ملا ہوگا۔
یہ نئے کالے ریچھ کا سرنام سرا کا ہے
جسکی وجہ تسمیہ بظاہر وہی ریچھ کا مجسمہ
جو اس سرا کے دروازہ پر بطور نشان
کے لگا ہوا ہے۔

وہ ایک روز گھر سے بھاگا اور جا کے
انگریزی فوج مین بھرتی ہو گیا تین چار
سال نوکری کی پھر اپنے ایک افسر
سے لڑا۔ اُسے خوب مارا وہان سے
بھاگا اور سلطان کی فوج مین بھرتی ہو گیا
یہ وہی حضرت مین جو اب اسکیٹن پاشا
کہلاتے اور باشی بزوقون کے کپتان
مین خیریت سے عمر اکیس برس کی ہو نے
آئی لیکن مزاج مین ویسی ہی شرارت اب
بھی موجود ہے۔ جسوقت سے فوج
برج ڈلسگنو کے جوار مین آئی ہے وہ
اس سرا کا بڑا سرپرست ہے اگر اسکے
ایسے چند سرپرست اور سرا والے کو ملجاتے
تو اسوقت تک اسکے پاس بہت کچھ ہوتا
بشرطیکہ وہ لوگ نقد دیتے کیونکہ ہمارے
پاشا صاحب کو شراب پینے پلانے کا
شوق تو بہت تھا لیکن قیمت دینے سے
بالکل نفرت تھی۔ انکی شاہ خرچی کا تجربہ اسوقت
تک بھٹیاری کو صرف قرض ہی کے پیرایہ
مین ہوا تھا۔ ہمارے پاشا صاحب کا قول
تھا کہ اُس سے زیادہ کوئی بیوقوف نہین
جو قیمت دیکے چیز خریدے اور یہی وجہ تھی
کہ اب وہ کولاجان کے بہت قرضدار
ہو گئے ہین
آخرکار کولاجان کو ضبط کا یارا نہ رہا اور

آج سے پھر جب یہ کپتان مع اپنے دلی
دوستون کے حسب معمول آیا اور شراب
مانگی تو اسنے صاف صاف کہدیا کہ پہلے
روپیہ دلوا دیجئے آسکے بعد شراب کا نام
لیجئے کپتان نے غصے سے کہا کہ تجھے
میرا اعتبار نہین آج شام ہوتے ہوتے
تیرا سب روپیہ تجکو پہونچ جائیگا اتنا کہا
اور چلدیئے اصل یہ ہے کہ بچارے باشی
بزوق اکثر مفلس رہتے تھے۔ سلطان روم
تنخواہ معقول دیتے تھے لیکن مہینون کے
بعد تقسیم ہوتی تھی رات آئی اور اسکے
ساتھ ہی ساتھ باشی بزوقون کا کپتان
پہونچا۔
شراب کی کھڑکی مین کوئی بیٹھا ہوا اس
کپتان کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اس
شرابہ مین اسکیپٹن کے آنیکی وجہ صرف
شراب ہی نہ تھی۔ کولا کی ایک لڑکی
زلیخہ تھی اسکی پیاری پیاری صورت
ہمارے کپتان کو بھا گئی تھی۔ زلیخہ
بھی کپتان سے مانوس ہو گئی تھی۔
جو ہین اسکیپٹن پاشا آکے میز کے پاس
بیٹھا یہ دوشیزہ اسکے پاس پہونچی
اسکیپٹن۔ تمہاری ماں کہان ہین
زلیخہ۔ اندر مودی خانہ مین۔
اسکیپٹن۔ تمہاری مان کا خیال

ہے۔ کہ آج مین اسکا حساب پاک
کر دون گا۔
زلیخہ۔ نہین یہ تو نہین خیال نہین ہے
بلکہ وہ تو کہتی تھین کہ مین خوب جانتی
ہون کہ ایک حبہ بھی وصول نہ ہو گا۔
اسکیپٹن۔ (قہقہہ لگا کے) تعجب کی بات
ہے۔ کہ میرے سب قرضخواہ ہون کو
اسقدر جلد میری طرف بد گمانی ہو
گئی ہے۔
زلیخہ۔ وہ تم سے بہت ناراض ہین
اسکیپٹن۔ مین سچ کہتا ہون کہ مین نے
بہت کوشش کی کہ کہین سے روپیہ
بہم پہونچاؤن۔ مین اپنے سب ساتھیون
کے پاس گیا۔ اور اپنی حالت بیان کی
مین نے صاف صاف کہدیا کہ مین کولا جان
کی حسین لڑکی سے محبت کرتا ہون۔
اور میری محبت نہین قائم رہسکتی۔
تا وقتیکہ مین یہ قرضہ نہ ادا کر دون۔ یہ
کہکے اسکیپٹن نے ہاتھ پکڑ کے شرمائی ہوئی
زلیخہ کو اپنے زانو پر بیٹھا لیا۔
اور اسکے لب لعلین کے بوسے لینے لگا
زلیخہ۔ تو کیا انہون نے تمہین روپیہ دیا
اسکیپٹن۔ نہین کسی کے پاس تھا
ہی نہین۔
زلیخہ۔ بڑا غضب ہوا۔

اتنی باتین ہونے پائی تھین کہ کوڈا جان نکلین - زلیخہ جلدی سے اپنے عاشق کے زانو سے اٹھی اور بھاگ کے پچھواڑے والے دروازہ سے سرا مین داخل ہوئی - اخاہ آگئے، اس بڑھیا نے کہا - بڑھیا کی قطع یہ تھی - موٹا جسم بد قطع بدقوارہ بدصورت اور اوپر والے ہونٹھ پر اسقدر روئین کہ گویا مونچھین نکلی ہین -

اسکپٹن پاشا - (نہایت لجاجت سے) ہان -

ضعیفہ - اور روپیہ -

اسکپٹن - صبر کرو صبر کچھ مہلت تو دو کل روپیہ ادا ہو جائیگا

ضعیفہ - کل بھی تم یہی جواب دوگے مین تم سب سوارون سے بخوبی واقف ہون -

اسکپٹن - نہین اسقدر بدگمان نہو مین بے ایمان نہین ہون -

ضعیفہ - اس معاملہ کے تصفیہ کی دو صورتین ہین -

اسکپٹن - دو صورتین ؟

ضعیفہ - ہان یا تو میرا قرضہ ادا کردو یا

اسکپٹن - یا -

ضعیفہ - (کپتان کے چہرہ کی طرف دیکھ کے) تم نے مجھے کیا سمجھا ہے

اسکپٹن - (تعجب سے) یہ سوال تو بہت نازک ہے -

ضعیفہ - ایک زمانہ مین لوگ مجھے خوبصورت سمجھتے تھے - مین تین شوہر کرچکی ہون چونکہ میری زندگی انکے ساتھ اچھی طرح بسر ہوئی اسوجہ سے مین پھر چاہتی ہون کہ شوہر کرون - جیسے آدمی کی مجھے تلاش تھی ویسے تم نظر آتے ہو میرے پاس دھن دولت سبھی کچھ ہے اور مین تمکو آرام سے رکھ سکتی ہون تمہارے واسطے بہ نسبت زلیخہ کے مین زیادہ موزون ہون

اسکپٹن - یہ سنکر سناٹے مین آگیا -

ضعیفہ - بولو - دیکھو پھر ایسا موقع نہ ملے گا -

اسکپٹن - (مجبور ہوکے) نہین مجھے معاف ہی رکھیئے -

ضعیفہ - (غصہ سے) اہاہ - سنیئے حضرت آج سے کبھی اس لڑکی کے فراق مین ادھر نہ آئیےگا ورنہ بری طرح پیش آؤنگی بدمعاش آج سے اگر تو میرے مکان پر آیا تو خوب پٹواؤنگی - یہ کہکر بڑھیا سرا کے اندر چلی گئی -

چھٹا باب

آتش ترک

افسوس اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ اسکیبٹن
پاشا نے دل میں کہا۔
یکایک گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز آئی
اور ایک ترکی رسالہ دو خوبصورت حسینوں
کو بیچ میں لیئے ہوئے اودھر سے گزرا
ہمارے ناظرین سمجھ تو گئے ہونگے
کہ یہ دونوں کون ہیں۔ انمیں سے ایک
کیتھرائن بیگم اسقوطری اور دوسری
اسکی کوکا ایلگزینہ ہے جو برج ڈلسکنو
کو جارہی ہیں۔ اسکیبٹن نے فوراً ان
دونوں کو پہچان لیا جنہیں گزرے
تھے جب اسکیبٹن پاشا رخصت پر گیا
تھا تو بیڈن بیڈن میں ایلگزینہ سے
تعارف ہوگیا تھا۔ ہمارا آئرش ترک
حسن پرست تو تھا ہی جہاں کوئی اچھی
صورت دیکھتا پھنس جاتا۔
تھا طرحدار آپ بھی لیکن
رہ نہ سکتا تھا اچھی صورت بن
ایلگزینہ نے بھی اسکیبٹن پاشا کو پہچانا
اور دور ہی سے صاحب سلامت کی
اسکیبٹن پاشا نے اپنے دل میں کہا
یہ لوگ برج ڈلسکنو کو جارہے ہیں
اہاہ آج سنا تھا کہ رات کو چند عورتیں
آنیوالی ہیں وہ یہی ہیں۔ موقع تو اچھا
ہے چلو چلکے ایلگزینہ کو نسبت پیغام
دیں اُسکے پاس دولت بہت ہوگی
برج میں میری رسائی بھی ہے چلو
عثمان آغا کے پاس چلیں اُسکا رسالہ
برج کے باہر پڑا ہوا ہے۔ وہ گارڈ کے
سب حالات جانتا ہوگا۔
جونہیں اسکیبٹن نے اس آئرش ترک
یعنے عثمان آغا کا نام لیا ویسے ہی
عثمان آغا گھوڑے پر سوار سامنے آتا
ہوا نظر آیا۔
اسکیبٹن کو دیکھکے عثمان آغا گھوڑے
سے اتر پڑا۔ گھوڑے کو ایک درخت
سے باندھا اور خود اسکیبٹن کے پاس
آیا دونوں پرانے یار تھے۔
عثمان آغا۔ بھئی خوب آئے۔
اسکیبٹن۔ یار ہم تو تمہیں ڈھونڈتے
تھے۔
عثمان آغا۔ سچ کہو۔
اسکیبٹن۔ ہاں۔ تمہارا رسالہ تو
برج کے باہر ہے نا۔
عثمان آغا۔ ہاں۔
اسکیبٹن۔ اچھا اگر برج میں جانا چاہیں
تو کیونکر جاسکتے ہیں۔
عثمان آغا۔ برج میں جانے کی
تمہیں کیا ضرورت ہے
اسکیبٹن۔ ذرا آنکھ سے اشارہ کرکے

وہان ایک لیڈی سے مجھے ملنا ہے
عثمان آغا۔ اہاہ۔ شیطان کیون؟
اسکپٹن۔ سخت ضرورت ہے۔
عثمان آغا۔ کہین یہ لیڈی بیگم اسقوطری تو نہین۔
اسکپٹن۔ نہین نہین اُسکی کوکا ایلکزینہ
عثمان آغا۔ اندر جانا تو بہت مشکل ہے
اسکپٹن۔ کیون۔
عثمان آغا۔ پھاٹک پر ایک سنتری ہے۔ اور بغیر پرمٹ کے تم نہین جاسکتے
اسکپٹن۔ دستوحش ہو کے، تم اچھا تو پھر کیا جائے۔
عثمان آغا۔ مین چاہون تو تمکو پرمٹ بتا سکتا ہون۔
اسکپٹن (خوش ہو کے) تم بتا سکتے ہو۔
عثمان آغا۔ بیشک لیکن ایک شرط ہے۔
اسکپٹن۔ وہ شرط کیا ہے۔
عثمان آغا۔ سنو تمہین برج مین معشوقہ سے ملنا ہے اور مجھے سرائین معا ہاہ،، اسکپٹن نے نہایت تعجب سے کہا وہ سمجھ گیا کہ اسکی غرض زلیخہ سے ہے
عثمان آغا۔ اور اس پریوش کو بھی مجھسے محبت ہے میرا انتظار کریگی

ہوگی۔ لیکن وہ کمبخت بڑھیا ـــــ،،
اسکپٹن۔ مین سمجھ گیا۔ بڑھیا تمہارے خلاف ہوگی۔
عثمان آغا۔ بس یہی بات ہے اور وجہ یہ ہے۔ کہ اس بڑھیا کی سڑھیل شراب کے کچھ دام مجھپر آتے ہین شراب مین نے صرف اس غرض سے پی تھی کہ اس مہ جبین سے بات چیت کرنے کا موقع ملے۔
اسکپٹن۔ ہان ہان ورنہ تم واہیات شراب کیون پیتے۔
عثمان آغا۔ اور یہ تو دیکھو کہ اس بڑھیا نے کہا کیا۔ وہ کہتی ہے کہ اگر اب مین تمکو یہان دیکھونگی تو کھولتا پانی تمپر ڈال دونگی۔
اسکپٹن۔ خوب۔
عثمان آغا۔ مجھسے اور اس مہ جبین سے آج رات کو ملنے کا وعدہ ہے اپنے کپڑے پہنکے تو سرا مین جا نہین سکتے
اسوقت تک اسکپٹن کو یہ خیال تھا کہ اسکا کوئی رقیب نہین ہے لیکن عثمان آغا کے اس بیان سے اُسے معلوم ہوا کہ صرف مین ہی زلیخہ کا چاہنے والا نہین ہون اس ہرجائی سے اورون سے بھی یارانہ ہے۔

ذرا دیر کے بعد اسکیٹن نے کہا مین
اس بڑھیا سے بخوبی واقف ہون
جو کہا ہے۔ کرے گی۔
عثمان آغا نے غور کر کے کہا کہ
ایک تدبیر ہے۔ یعنی تم اپنا لبادہ اور
ٹوپی مجھے دیدو اور اسکے عوض مین
پرل تمکو بتا دون۔ تم برج مین چلے
جاؤ اور اندر ہوتے ہی اگر کوئی تمسے پوچھے
کہ تم کون ہو تو کہدینا کہ مین اسمٰعیل بے
کے ساتھ آیا ہون۔
اسکیٹن۔ (متحیر ہو کے) اسمٰعیل بے
عثمان آغا۔ ہان آج رات کو اسمٰعیل بے
مع اپنے ہمراہیون کے برج مین ہونگے
اسکیٹن مسکرایا۔ اُسنے خیال کیا کہ اس
سے بہتر موقع عثمان آغا سے بدلہ لینے
کا نہین ملسکتا۔ اُسنے اپنا لبادہ اور ٹوپی
عثمان آغا کو دی اور اُسکی ترکی ٹوپی
لے کے خود پہنی اور بولا۔ اب
عثمان آغا۔ ایلف۔
اسکیٹن۔ مین تمہارا بہت ممنون ہوا
خدا حافظ۔
یہ کہکے اسکیٹن وہان سے چلا لیکن
تھوڑی دور پہونچکر ایک درخت کے
آڑ مین ٹھہر کر دیکھنے لگا کہ عثمان آغا کیا
کرتا ہے۔

عثمان آغا نے ٹوپی پہنی لبادہ اوڑھا
اور سرا کے دروازہ پر پہونچکر دستک
دی۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس بھیس مین
کوئی مجھکو نہ پہچان سکے گا۔ اور رات
بھر سرائے مین مسافرانہ رہنے کا موقع
ملجائیگا۔
سرا والی نے کھڑکی مین سے دیکھا اور
ٹوپی اور لبادہ پہچانا۔ اُسے عثمان آغا
اسکیٹن کا دھوکا ہوا اور اسنے کہا یہ
پھر اسی فراق مین آیا ہے۔
ہمارے ناظرین کو وہ گفتگو تو یاد ہوگی
جو بڑھیا اور اسکیٹن مین ہوئی تھی اور
جسکی وجہ سے یہ بڑھیا اسکیٹن سے جلی
ہوئی تھی۔
بڑھیا کے یہان دو مستند سے نوکر
تھے عثمان آغا پر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر
تک تو عثمان آغا گھبراہٹ مین پٹا کیا
آخر طپنچہ سر کیا۔ وہ لوگ سرا مین بھاگے
عثمان آغا سر جھکائے اپنے رسالہ مین
آیا اور شرم سے اس واقعہ کا کسی سے
ذکر بھی نہ کیا۔
اسکیٹن نے پرل لاور ڈیل کو بتا دیا
اور اسطرح سے ہمارا نوجوان برج مین
داخل ہوا اور اسمٰعیل بے کی تدبیرمین
رخنہ پڑا۔

ساتوان باب

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

برج ڈلسکنو کے اس کمرہ کی کیفیت جو
اسوقت دیکھنے کے قابل تھی جبکہ رومی
افسر اسمعیل بے معہ اپنے ہمراہیون کے
شمشیر برہنہ داخل ہوا۔
جس ترک نے کچھ روپیہ لے کے
ہماری نوجوان اور اُسکے ساتھی کو یہ
زینہ بتایا تھا اسی نے بہ طمع زر آنے
کا حال جاکر اسمعیل بے سے بیان کیا
جب اسمعیل بے کمرے مین داخل
ہوا تو پادری صاحب کو ہاتھ مین کتاب
لیے ہوئے کیتھرائن کا ہاتھ ہمارے نوجوان
کے ہاتھ مین دیکھکر وہ سمجھ گیا کہ کیا واقعہ
ہے۔
کچھ دیر تک وہ حیرت سے چپکا کھڑا رہا
پھر غصہ ہو کر کہا یہ کیا عقد ہو گیا۔
کیتھرائن سے خوش ہو کے کہا ہان عقد
ہو گیا۔ ابھی میری عمر کا اکیسوان برس
ختم نہین ہونے پایا ہے مین اب احساء
ستو سے ہو گئی اور اب اسقوطری کی ریاست
مجھے ملے گی تم نہین پا سکتے۔

جو مین اسمعیل بے داخل ہوا تھا نوشاہ
یعنی ہمارا نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔
دہنے ہاتھ سے اسنے اپنی تلوار کھینچی اور بائین
ہاتھ مین طمنچہ لیا اسکی ساتھی نے بھی ایسا ہی
کیا اُنکے اور زینے کے درمیان مین اسمعیل بے
اور اسکے ساتھی تھے۔
اسمعیل بے نے بہت غصہ سے اپنے
ساتھیون سے مخاطب ہو کر ہان لے
بہادران دونون کتون کو ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالو لیکن ان دونون دوستون نے انکے
حملہ کا انتظار نہین کیا خود ہی انپر جا پڑے
اور تلوار چلنے لگی۔
ہمارے نوجوان یعنی لال کپتان
اور اسمعیل بے کا سامنا ہوا۔ لال کپتان
نے تلوار چلائی اسمعیل بے نے تلوار پر
روکی لیکن تلوار اس زور سے پڑی کہ
اسمعیل بے کی تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے
اور اسکی ٹکان سے اسمعیل بے گر پڑا۔
اپنے افسر کو گرتے ہوئے دیکھکر ترک
سمجھے کہ وہ مارا گیا اور منتشر ہو گئے لال
کپتان اور اسکی ساتھی زینہ مین داخل ہوئے
اور دوڑتے ہوئے صحن مین پہونچے بعجلت
انہون نے چارون طرف دیکھا لیکن
کوئی راستہ برج سے باہر نکلنے کا نہ پایا
دیوار کے روزنون مین سے مشعلون کی

روشنی دکھائی دیتی تھی اور آوازون
سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ جاگتے
جاتے ہین یکایک انکی نظر اس زینہ کے
دروازہ پر پڑی جو برج کی چھت پر گیا تھا
اس زینہ مین ایک لمپ ٹمٹما رہا تھا
جسکی دھندلی روشنی مین چوڑی چوڑی
سیڑھیان کسی قدر دکھائی دیتی تھین
لال کپتان - ہملوگ تو گویا جال مین
پھنس گئے ہین کہ جس سے نکلنے کی
کوئی صورت ہی نظر نہین آتی -
لاڈر ڈیل - بیشک وہ لوگ اپنے
افسر کے گرنے سے گھبرا گئے ہین اسکو
ہوش آیا اور وہ لوگ مثل بھیڑون کے
ہمارے لپٹ گئے -
لال کپتان - اگر جان بچ گئی تو آج
کا دن بھی تمام عمر یاد رہیگا -
اب ہتھیارون کی جھنکار اور پیرون
کی آہٹ زیادہ زور سے آنے لگی
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ قریب
آتے جاتے ہین -
لاڈر ڈیل - اب وقت نزدیک
آگیا سوائے مارنے اور مرجانے کے کوئی
چارہ نہین -
لال کپتان - افسوس کہ اسوقت
موت آئی جسوقت میرے ملک یعنی جاپان کو

کو اسقدر میری ضرورت ہے - لیکن
آجکل میرے مرنے سے ملک کو بہت
نقصان پہونچے گا -
لاڈر ڈیل - ان دیوارون کو توڑ
کے نکلجانا تو غیر ممکن ہے اور نہ ہمارے
پر ہین کہ اڑ کر نکلجائین آؤ اس سامنے
والے زینہ سے چڑھین - خدا جہان
لے جائے - بہر طور جو حالت ہماری
یہان ہے اس سے بدتر حالت تو
ہو نہین سکتی -
لال کپتان - رائے تو معقول
ہے - اگر زینہ کے ذریعہ سے ہم قلعہ کے
کوٹھے پر پہونچگئے تو صرف ایکسو فیٹ
کے قریب بلندی سے ہم بحیرہ آڈریاٹک
مین کود جاسکتے ہین -
اتنا کہکے کپتان جھپٹ کے زینہ پر پہونچا
اور لاڈر ڈیل کے ساتھ چڑھنے لگا -
یہ دونون دو ہی تین سیڑھیان چڑھنے
پائے تھے کہ مسلمان سپاہی صحن مین پہونچے
چونکہ انکے پاس مشعلین اور لالٹینین تھین
انھون نے فوراً دیکھ لیا کہ مفرور
یہان بھی نہیں ہے -
حسن - پھاٹک سب بند ہیں صرف
یہ زینہ کھلا ہوا ہے اسی راستہ سے
وہ لوگ گئے ہونگے یہ کہکے اسمعیل سے

اور حسن المولا سب کو ساتھ لے کے
سیڑھیوں سے کھٹے کی طرف چلے
اب چاند کسی قدر بلند ہو چکا تھا جھینی
جھینی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔
جب مسلمان کوٹھے پر پہونچے تو
اُنہوں نے دیکھا کہ کوٹھے نے اُس
کنارہ پر جسکے نیچے بحیرہ آڈریاٹک ہے جین
مار رہا ہے۔ دونوں دوست کھڑے
ہوئے ہیں۔
اسمٰعیل بے۔ بندوق سر کرو
یکایک بندوق کی آواز آئی اور دونوں
نوجوان بحیرہ آڈریاٹک میں گرے۔

آٹھوان باب

کشتی

کیا یہ دونوں مر کے گرے ہیں یا اپنے دشمنوں
سے بچنے کی غرض سے وہ از خود سمندر
مین کود پڑے بحیرہ آڈریاٹک کے پانی
نے دو نوجوان جری بہادروں کو اپنے
کنار عافیت مین لیا یا وہ مجروح مقتولوں
کو۔ ایسے ہی سوالات اُسوقت ہر ایک
کے دل مین پیدا ہوتے تھے اہل اسلام
دوڑ کے اسی کنارہ قلعہ پر پہونچے اور جھک
کر نیچے دیکھا مگر کچھ دکھائی نہ دیا۔

اسوقت بہت سرد ہوا چل رہی تھی
جنگل کے درختون اور سمندر کے پانی
سے جو اس قلعہ کے پہاڑی دیوار سے ٹکراتا
کھاتا تھا عجب موثر آواز آرہی تھی
کیا یہ سمندر ہمارے نوجوان اور اسکے
بہادر ساتھی کے حال پر رو رہا ہے
جنہوں نے اُسکے گود مین تڑپ تڑپ
کے جان دی یا اس بات پر نعرہ خوشی
کر رہا ہے۔ کہ دونوں بہادرون نے اُسکے
دامن مین پناہ لی۔
رات ایسی اندھیری اور چاندنی ایسی
ہلکی تھی کہ نیچے کچھ صاف دکھائی نہ دیتا
تھا۔
حسن۔ دیکھو دیوار مین جمتا ہوا ایک ہاتھ
مین ایک مشعل لیئے ہوئے جھانک رہا تھا
چلو سنو تو یہ کسی کے کراہنے کی آواز ہے
اسمٰعیل بے۔ اجی یہ دریائی چڑیون
کی آواز ہے۔
حسن۔ مجھے یقین ہے کہ اُنکے گولی
ضرور پڑی۔
ہمراہی۔ بیشک گولی ضرور پڑی۔
حسین۔ بیشک۔ مین نے اُس کشیدہ
قامت شخص کو جو سرخ کپڑے پہنے تھا دیکھا
تھا۔ وہ کود نہیں وہ قلعہ پر سے گر پڑا
اسمٰعیل بے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ

اسکے نیچے پہاڑ ہے یا پانی؟
بڈھا مکانڈار - حضور اسکے نیچے پانی
اور بہت گہرا -
اسمعیل بے - اور اگر یہاں سے کوئی
شخص کود پڑے تو وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا
مکانڈار - خدا معلوم کوئی شخص یہاں
سے پھاندا نہین -
اسمعیل بے - اچھا کتنے دور پر جاکے
کے بعد کودنے والے کو خشکی مل سکتی
ہے؟
مکانڈار - چاہے جسطرف جائے دوسو
فیٹ پیرنا پڑے گا -
اسمعیل بے - ہم وقت برباد کر رہے
ہین - چلو ساحل پر چلو حسن! تم
جنوب کی جانب جاؤ اور مین شمال کی جانب
جاؤن گا جو اس شخص کا پتہ لگائے اسکو
ایکسو اشرفیان انعام ملینگی لوگ مشعلین
لیکر ساحل پر پہونچے اور تلاش کرنے لگے
مگر کچھ پتہ نہ لگا -
ایک ترکی افسر - کل دونون کی
لاشین ابھر ینگی -
یہ سنکے اسمعیل بے کے چہرہ پر شک
کے آثار نمایان ہوئے اسے ابتک
یقین نہین ہوا کہ جو بہادر نوجوان دیوار
مین شخص [illegible] ہوا وہ ہمیشہ [illegible]

ڈوب مرا - اسوقت تک اسمعیل بے کو یہ
نہین معلوم تھا کہ شادی کیونکر ہوئی لیکن اسنے
خیال کیا کہ یہ نوجوان بھی بیگم اسقوطری کے
چاہنے والون مین ہوگا جو وقت پر آکے اسکے
کام آیا - جبکہ وہ چارون طرف بغور دیکھ
رہا تھا اسکو سمندر مین دور پر کوئی سفید
سفید چیز نظر پڑی -
اسمعیل بے - یہ سامنے کسی جاتی
ہوئی کشتی کے بادبان دکھائی دیتے
ہین - یا یہ میری نظر کی غلطی ہے
ایک افسر - حضور یہ شاید کسی ماہی گیر کی کشتی
ہے جو اب کنارہ کی طرف آ رہی ہے
اسمعیل بے - بہت غور کرکے مجھے
تو یہ معلوم ہوتا ہے - کہ یہ کشتی وسط سمندر
مین جا رہی ہے -
دوسرا شخص - بیشک
اسمعیل بے - اب تلاش کی ضرورت
نہین ہے - جن لوگون کے ہم متلاشی ہین
وہ اسی کشتی مین ہین جب وہ دونون
قلعہ پر سے کودے تھے تو یہ کشتی قلعہ کے
قریب سے جا رہی تھی پس وہ اس کشتی
پر سوار ہو گئے اور اب بھاگے جاتے ہین
اس مجمع مین کسی کو اس رائے سے
اتفاق نہ تھا - ہر شخص کو یقین تھا کہ وہ
دونون نوجوان ڈوب گئے -

اس اثنا مین حسن مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا۔

اسمٰعیل بے۔ کہو کیا خبر لائے۔

حسن۔ کہین پتہ نہین لگا۔

اسمٰعیل بے۔ کسی ماہی گیر کی کشتی ساحل سے سمندر کی طرف جاتے دیکھی تھی؟

حسن۔ جی ہان حضور۔

اسمٰعیل بے۔ سو بس وہ تو ہمارے مجرم اس کشتی مین تھے۔ خیر صبح کو کم از کم بیس بیس میل ساحل پر دونون جانب تلاش کرو اور دریافت کرو کہ وہ کشتی کسکی ہے اور مشتہر کردو کہ جو شخص ہمارے مجرمون کو پتہ لگا کے گرفتار کرادیگا سو اشرفیان پائیگا۔

حسن۔ بہت خوب

اسمٰعیل بے۔ (حسن کو الگ لیجا کر) ٹھیک بارہ بجے رات کو برج مین افسرون کو جمع کرنا مجھے کچھ صلاح کرنا ہے۔ اب ریاست اسقوطری ہمارے قبضہ سے نکل گئی لہذا ہمین بہت کوشش کرنا چاہئیے ورنہ اسقوطری کے جنگی جہاز دشمن سے شریک ہوجائینگے لیکن اگر درہ ڈیو کا مین جبل اسود والون کو شکست ہوجائے تو اسقوطری والے کم از کم کسی کے شریک تو نہو سکین گے۔

حسن تو اس کام کو انجام دینے گیا اور اسمٰعیل برج مین داخل ہوا۔

نوان باب

اسمٰعیل بے کی تدبیر

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا پڑ گئی آہ یہ کیسی میرے اللہ نئی

اسمٰعیل بے سیدھا اس کمرہ کی طرف چلا جسمین کیتھرائن بیٹھی تھی۔ بلا اطلاع کرائے یہ کمرہ مین داخل ہوا۔ دیکھا کہ وہ دونون لیڈیان اس کھڑکی مین کھڑی ہوئی ہین جو سمندر کی طرف ہے۔ اور جھک کر نیچے دیکھ رہی ہین کیتھرائن گویا اس ہمہ کبر و غرور اس شخص کے واسطے تشویش تھی جسنے اسکے واسطے ایسی جانبازی کی۔ اسنے فوراً پادری ایوان صاحب کو حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا اور انکی زبانی معلوم ہوا کہ وہ دونون نوجوان کوٹھے پر پہونچے اور مسلمانون کی گولیون سے بچنے کے واسطے سمندر مین کود پڑے۔

کیا شادی ہونے کے ساتھ ہی فلک نے مجھے بیوہ بھی کردیا؟ کیتھرائن نے

اسنے دل مین کہا اور کھڑکی سے سمندر
کی طرف دیکھنے لگی وہ غور سے سن رہی
تھی کہ کچھ بھی ایسی آواز آئے جس سے
معلوم ہو کہ کوئی نوجوان ڈوب رہا ہے
دونون جانب ساحل پر قلعہ کی دیوار پر
سے دور تک مشعلون کی روشنی معلوم
ہوتی تھی - اہل اسلام کے ہنسنے اور برا
بھلا کہنے کی آوازین کان مین آتی تھین
لیکن کہین اس بہادر کا پتہ نہ لگتا تھا
جسنے اسکے واسطے اپنی جان دینا قبول کیا
اسمعیل بے کے داخل ہونے سے دونون
لیڈیون نے سمندر کی طرف سے منھ
پھیرا اور اسکی طرف متوجہ ہوئین -
اسمعیل بے - کیتھرائن یہ چال تو
تمھاری چل گئی - اب تم صاحب شوہر
ہوگئین اور تمھاری سلطنت بچ گئی -
کیتھرائن - ہان اور اب مین امید
کرتی ہون کہ تم قلعہ کا پھاٹک کھلوا کے
مجھے یہان سے جانے دوگے -
اسمعیل بے (مسکرا کے) یہ جلدی
وہ رشتہ جو اس پادری نے قائم کیا تھا میری
تلوار نے قطع کر دیا تمھاری شادی ضرور
ہوئی لیکن اب تم بیوہ ہو -
کیتھرائن - کیا میرا شوہر مارا گیا -
اسمعیل بے - ہان !

کیتھرائن - (غرور کے ساتھ مسکرا
کے) نہین کبھی نہین -
یہ کلمہ اسمعیل بے کو بہت ناگوار گزرا اسے
یہ خیال بھی نہ تھا کہ کیتھرائن اصل واقعہ
سے واقف ہے -
اسمعیل بے - نہین تمھارا شوہر
مرگیا - آخر تمھین شک کیون ہے
کیتھرائن - کیونکہ یہ بات غلط ہے
تمھاری گولیون سے اپنے تئین بچانے
کے واسطے لال کپتان اور اسکا ساتھی
سمندر مین کود پڑے -
اسمعیل بے - اور ڈوب کے
مرگئے ہونگے
کیتھرائن - اسکا یقین نہ کرو -
وہ ماہیگیرون کی کشتی جو اب سمندر کی
طرف جا رہی ہے اسوقت قلعہ
کی دیوار کے نیچے سے گزری تھی یقیناً
وہ دونون بہادر ڈوبے نہین بلکہ
اسوقت اس کشتی مین بخیریت موجود ہین
اسمعیل بے نے اس پر بحث کرنے
کی کوشش نہین کی - لیکن وہ اس امر
کو تحقیق کرنا چاہتا تھا کہ یہ نوجوان
کون تھا - جسنے ایسے وقت پر اسکے
معاملات مین دخل دیا اور خلل انداز ہوا
اسمعیل بے - یہ کون شخص تھا

جسنے تمھارے واسطے اپنی جان تک عزیز نکی ؟
کیتھرائن - ابھی تو مین نے اسکا نام لیا تھا وہ لال کپتان کہلاتا ہے
اسمعیل بے - عرف تو اچھا ہے لیکن کیا اسکا اور کوئی نام نہین ہے
کیتھرائن - دوسرا نام تو نہین معلوم -
اسمعیل بے کی تیوریان چڑھ گئین اُسے خیال ہوا کہ کیتھرائن اُسے دھوکا دیتی ہے -
اسمعیل بے - ایسی بات چھپانا بالکل بیکار ہے - کیتھرائن بیگم اسقوطری کے عاشق کا نام چھپا نہین رہسکتا -
کیتھرائن - میرا عاشق ! نہین نہین یہ خیال تمھارا بالکل غلط ہے بلکہ جہان تک مجھے یاد ہے - اس سے بیشتر مین نے اس شخص کی کبھی شکل بھی نہین دیکھی -
اسمعیل بے سکتہ مین آگیا -
کیتھرائن - تمنے خود وہ شرطین مقرر کی تھین جنکے مطابق مجھے کار بند ہو جانا چاہیئے تھا - اکیسوان برس ختم ہونے کے بیشتر یا تو مین صاحب

شوہر ہو جاتی یا اپنی سلطنت سے ہاتھ دھوتی یہ اجنبی شخص آیا اور جب مین نے اس سے اُسکا نام پوچھا تو اُسنے لال کپتان بتایا - میرے واسطے یہ کافی تھا جو شرطین مین نے مقرر کین تھین اُسنے منظور کیا مجھے شوہر کی ضرورت تھی وہ میرے مطلب کا نکلا وہ میرا عاشق واشق کچھ بھی نہین ہے - بلکہ محض ایک آلہ ہے جس سے ایسی مشکل کے وقت مین نے کام لیا -
اب اسمعیل بے کو یقین ہو گیا کہ کیتھرائن سچ کہتی ہے -
کیتھرائن - تمھاری تدبیر بیٹا بیٹھ ی اب قلعہ کا پھاٹک کھلوا دو اور مجھے میرے گھر جانے دو اسمعیل نے مسکرا کے بولا مین تو کہچکا کہ تمھاری یہ چال چلگئی لیکن آخر مین بازی مین ہی جیتونگا کیتھرائن کا چہرہ لال ہو گیا لیکن ضبط کر کے اُسنے کہا مین سمجھی نہین مہربانی کر کے اسکا مطلب بیان کیجیئے ،،
اسمعیل بے - تمھاری شادی ضرور ہوئی لیکن اول تو تم بیوہ ہو گئی ہو اور بالفرض تمھارا شوہر یہی لال کپتان میرے ساتھیون کی گولیون اور بحیرہ اڈریاٹک کی موجون سے بچ گیا اور زندہ ہے تو مین

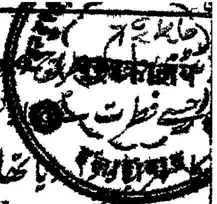
تلاش کر کے آسے تلوار کے گھاٹ اتارونگا
پھر تمکو ضرور رہو گا کہ دوسرے شخص کے
ساتھہ شادی کرو اور اسوقت مین اس
بات کا خیال رکھون گا کہ سواے میرے
کوئی دوسرا شخص تمھین شوہر بنانے کے واسطے
نہ ملے جب تک وہ وقت آئے تم اسی
مقام پر قید رہوگی۔
کیتھرائن۔ (گھبرا کے) یہ تو بہت
ہی بیجا ہے۔
اسمعیل بے۔ اچھا دیکھو جان بلینا
جسوقت جلاوطن ہوا تو شخص ایک
لڑکا تھا نہ اسکا کوئی سرپرست تھا نہ
اسکے پاس دولت تھی۔ آسنے کیا کیا
نہ کیا ہوگا کہ آج وہی جان بلینا اسپینگا
گورنر ہے۔ اور دنیا مین اسمعیل بے کے
نام مشہور ہے۔ یہ شخص جسنے میری تدبیر
مین رخنہ ڈالا جبل اسود کی اس فوج کا
کوئی افسر ہے جو درہ ڈیوگا مین پڑی
ہوئی ہے تین دن کے اندر مین اس
فوج کو بھگادونگا جبل اسود کو برباد
کردونگا اور وہان کے باشندے
پچھتائینگے کہ کیون انھون نے اپنے
مالک سلطان روم سے مخالفت کر کے
یہ آفت اپنے سر لی۔
کیتھرائن۔ (جوش مین آکر) ترکون
نے کبھی جبل اسود کے آزاد پہاڑی
لوگون پر فتح نہین پائی اور اس عیسائی
قوم کو مسلمانون کے ہاتھ سے برباد
ہوتے ہوئے دیکھ کے چپکا نہ بیٹھے
رہے
اسمعیل بے۔ اچھا پہلے سن تو لو
چاہے جبل اسود والون کی فتح ہو چاہے
شکست لیکن تم میرے ہاتھ سے نکل
نہین سکتین۔ مین تمکو یہین قید رکھونگا
جبتک مین یا تو اس امر کو تحقیق نہ کرلون
کہ یہ اجنبی لال کپتان مرگیا یا آسے
گرفتار کر کے قتل نہ کرون۔ اسوقت
تمھین اختیار رہوگا کہ مجھے قبول کرو۔
عرصہ گزرا کہ تمھارے باپ نے صرف اس
خطا پر مجھے گھر سے نکالدیا تھا کہ مین نے
تمھاری طرف محبت کی نظر سے دیکھا
لیکن مجھے یہ کل واقعہ معلوم ہوتا ہے
زمانہ نے اب مجھے بدلا لینے کا موقع دیا
ہے۔ اور قسم ہے مجھے اپنی جان کی کہ
دنیا کی کوئی چیز اب مجھے اس ارادہ سے
باز نہین رکھہ سکتی۔ تمھاری صورت
نے مجھے جلاوطن کرایا مجھے میرا ملک
چھوڑایا اور اب اسکا بدلہ صرف تمھاری
ذات سے ہو سکتا ہے۔ یہان سے
بھاگنے کا خیال بھی نہ کرنا کیونکہ مین نے

پہرہ چوکی کا بخوبی بندوبست کرلیا ہے۔ کل مین وردہ ڈیو گا پہ حملہ کرونگا اور جب واپس آؤن گا تو تمکو سب مجھے قبول کرنا پڑے گا۔
یہ کہکے اسمعیل بے کمرہ مین چلا گیا۔

دسوان باب
پیشقدمی

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

بارہ بجے رات کو سب افسر جمع ہوئے اور مشورہ ہوا۔ چونکہ کمانڈر انچیف یعنی اسمعیل بے کے آنے کا پہلے سے خیال تھا لہذا ہر چیز تیار رکھی گئی تھی۔
ترکون نے دس ہزار فوج ہج کے نواح مین جمع کی تھی اور گو کہ انھون نے کہا تھا کہ یہ فوج صرف محافظت کی غرض سے رکھی گئی ہے لیکن دور اندیش پہاڑی اصل مطلب کو بخوبی سمجھ گئے تھے اور جانتے تھے کہ یہ سب ہمپر حملہ کرنے اور ہمارے ملک کو برباد کرنیکا سامان ہے۔ اس رومی فوج مین اعلیٰ درجہ کے افسر تھے۔
سلطان روم کی سلطنت بھر مین مختار پاشا سے بہتر آدمی نہ تھا اور بحیثیت سواروں کے افسر کے تمام یورپ مین عثمان پاشا سے بہتر ہاشی بزوقون کا سردار نہ تھا۔ رہا کمانڈر انچیف اسمعیل بے اسکی بہادری اور جرأت کی حکایتین شاہ ایران کی فوج مین اسوقت تک بیان کیجاتی ہین۔ اور روس والے بھی کریمیا کی لڑائی مین اس ترکی افسر کا لوہا مان گئے جب رومی فوج ڈلسگنو مین جمع ہونے لگی تو جبل اسود والے بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہین بیٹھے رہے جب ہاشی بزوقون کا رسالہ برج ڈلسگنو کے پاس سے گزر کے اُس ساحل والے جنگل مین جسکے پاس کی شاہراہ شمال کی جانب گئی ہے مقیم ہوا تو تین دن کے اندر اندر لڑائی کی خبر جبل اسود بھر مین پھیل گئی اور کوئی قریہ اور گاؤن ایسا نہین تھا جسکے لوگ یہ نہ جان گئے ہون کہ ترک ہمارے ملک پہ حملہ کرکے ہماری آزادی چھیننا چاہتے ہین اور اب ہمکو لڑنے کے لیئے تیار ہوجانا چاہیئے۔
یہ لوگ یونان کے ایک پرانے خاندان سے تھے جنکا پیشہ ہمیشہ بھیڑین چرانا لوٹ مار کرنا تھا انکی خلقت مین یہ بات تھی کہ لمحہ بھر مین آلات زراعت کو پھینک ہتھیار اٹھا کے لڑنے پر تیار ہوجائین۔ یہ لوگ اپنے پہاڑی جھونپڑون سے نکل کے



...ڈیو گا بھوٹے
...سلطنت جبل اسود
...یا تھا۔ ترکی جاسوس
بھی اس امر کو نہ دریافت کر سکے کہ ان
لوگوں کی جماعت کتنی ہے۔ ایک کہتا
تھا کہ ہزار آدمی ہیں دوسرا کہتا تھا
پانچ ہزار ہیں۔ پس کوئی تعجب کی بات
نہیں اگر اسمعیل بے ایسے بہادر لائق
افسر نے درہ میں لڑکر جبل اسود کو شکست
دینے کے بالعوض حکمت عملی سے اُنکے
قلب لشکر پر پشت کی جانب سے حملہ کرنا بہتر
سمجھا۔ اور وہ فوجی افسر جس نے ایک
تھوڑی سی فوج سے اسمعیل بے کو جسکے
ساتھ دس ہزار فوج تھی ایسا گھبرا دیا
کہ اُسنے سر مکھ ہو کے درہ میں لڑنا نامناسب
جانا۔ یہ افسر کون تھا؟ جسطرح ان بہادروں
کی فوج کی تعداد کسی کو معلوم نہ تھی اسی
طرح اس افسر کا نام بھی کوئی نہیں جانتا
تھا۔ جبل اسود کا فرمانروا شاہزادہ نکولس
تھا لیکن بقول رومی افسروں کے وہ بھی
طفل مکتب تھا۔

چشم بد دور وہ کمسن یہ ابھی کیا جانے
کرتی ہے فوج ادا اولیہ چڑھائی کیونکر

اور کیا یہ وہی طفل مکتب جو ابھی بیس برس
ایسے عمر سے جہاں حسن پرستی کا مذہب

اسقدر ترقی پر ہے۔ سوائے عیش و
تعیش کے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ ہر
ہر وقت وضع کے اختراع کی فکر رہتی
ہے۔ تعلیم پا کے آیا نے یکا یک ایسا
تجربہ کار اور لائق فوجی افسر ہو گیا اور
ایک ادنی سی حرکت سے روسی افسروں
کی سب لیاقت خاک میں ملا دی؟
نہیں نہیں یہ خیال تو بالکل غلط ہے۔
معلوم ہوتا ہے۔ کہ در پردہ روس نے
مدد دی ہے یہ بھی مشہور ہے کہ جبل اسود
کی فوج کا افسر انہیں بہادروں میں سے
ہے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ اسنے لندن
کی فوج میں ایسی ہی ضرورت کے وقت
کے واسطے تعلیم پائی ہو۔

لیکن یہ خبریں سچ ہوں خواہ جھوٹ یہ
امر یقینی تھا کہ اسنے رومی افسروں کو
تشویش اور فکر میں ڈال دیا تھا۔

عثمان آغا کو جس سے بہتر سواروں کا سردار
سلطان کی فوج بھر میں کوئی نہ تھا حکم
ہوا کہ کوئی ایسا راستہ نکالے جس سے
دشمن کی قلب فوج پر حملہ کیا جا سکے۔
عثمان آغا کو ایک شخص بھی مل گیا
جو عثمان کے خیال میں قابل اعتبار سمجھا
جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ اسے اجرت معقول
دیجائے یہ شخص انہیں پہاڑوں میں رہتا تھا

اور ایک گڈریہ تھا اس سے عثمان آغا
کو معلوم ہوا کہ دہانہ پر ایک پگڈنڈی اُسکے
طلب کی ہے۔
وہ راہیوں کے ساتھ بندوقیں لے کے
بغرض [illegible] کی غرض سے عثمان آغا
اس پگڈنڈی پر چلا گڈریا سچ کہتا تھا
یہ پگڈنڈی ناہموار مقاموں پر ہوتی ہوئی
درہ ڈیوگا سے آدھے میل پر شمال کی
جانب نکلی تھی۔
اس راستہ سے توپیں لیجانا غیر ممکن تھا
البتہ کچھ پیدل یا ایک رسالہ سواروں کا
باآسانی جاسکتا تھا اس طرح یہ مسئلہ حل
ہوگیا جسنے رومی افسروں کو اسقدر تشویش
میں ڈال رکھا تھا رائے یہ قرار پائی کہ
دو چار ہزار فوج درہ ڈیوگا میں دشمن کے
لشکر کو دھوکے میں رکھے اور بقیہ فوج
اس راستہ سے جاکر قلب فوج پر حملہ کردے
اگر یہ تدبیر بن پڑی تو پھر فوج مقابل کو
غارت کردینا کون بات ہے۔
ایک بجے یہ گفتگو ختم ہوئی۔ صبح کا سپیدہ
نمودار ہونے کے ساتھ ہی اسمعیل بے
معقول فوج لے کر اس پگڈنڈی پر چلا
اور مختار پاشا جھوٹ موٹ کا حملہ کرکے
جبل اسود کی فوج کو بہلا دینے پر مستعد ہوا
سدی پر ایک پہاڑی میں چھپے ہوئے
دو شخص اس لشکر کو دیکھ رہے تھے جو
پگڈنڈی پر جارہا تھا۔ لال کپتان نے
کہا "خدا مالک ہے" کیونکہ ان دونوں
شخصوں میں ایک لال کپتان خود تھا۔ یہ
فوج بے دست و پا ہوکر اپنے تئیں ہار
تاوان دے رہی ہے۔

گیارھواں باب

درہ کا حملہ

منتخب لوگ اپنے ہمراہ لے کے اسمعیل بے
چل نکلا۔
اس پہاڑی پگڈنڈی پر چلنا اور دیوار سے
کرنا جسے خدا نے جبل اسود کی حفاظت
کے واسطے حائل کیا تھا کوئی آسان بات
نہ تھی۔ دو ہزار باشی بزوق اس کام میں
مشغول تھے۔ راستہ ایسا ناہموار تھا
کہ ہر سپاہی کو گھوڑے سے اتر کے ہاتھ
پر لگاکے چلنا پڑا علی الصباح ان لوگوں
نے چڑھنا شروع کیا تھا اور اس غرض
سے کہ اس چال کی اطلاع دشمن کی اس
فوج کو نہ ہونے پائے جو درہ ڈیوگا میں
پڑی ہوئی تھی مختار پاشا دس ہزار فوج لیکر
درہ کی طرف یہ دکھانے کو بڑھا کہ گویا وہ
درہ سے زبردستی نکل جانا چاہتا ہے
بگلوں کی آواز آئی ڈھول بجے اور فوج

عثمانی آگے بڑھی لیکن جبل اسود کی
فوج بھی غافل نہ تھی اور جب مختار پاشا
نے ایک دستہ فوج یہ دریافت کرنے
کو آگے روانہ کیا کہ دشمن کی فوج خاص
کس مقام پر ہے۔ تو دشمن کی فوج
سے [illegible] سختی سے لڑی
[illegible] ہوئے اس فوج [illegible]
بچانا پڑا اب کوئی شبہ باقی نہ رہا کہ جبل اسود
والوں کی کثیر فوج ترکی فوج کے بالکل
مقابل پڑی ہوئی ہے۔ اپنے سپاہیوں
کی جان بچانے اور دشمن کو لگائے رکھنے
کی غرض سے مختار پاشا نے اپنا توپخانہ
آگے بڑھایا اور دشمن پر گولے برسانا
شروع کیا۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ جبل اسود
کی فوج پر حملہ کرنے اور گھمسان لڑائی
لڑنے سے زیادہ کی جگہ نقصان ہوگا
لیکن ترکوں کو بڑا تعجب ہوا جب دشمن
نے اُنکی توپوں کے جواب میں ایسی سخت
گولہ اندازی شروع کی کہ چھ گھنٹے میں انھیں
مجبور ہوکر توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا۔ رومی
فوج کے بہت سے سپاہی اسوقت تک
کام آچکے تھے مگر یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ
غنیم کس مقام پر پڑا ہوا ہے۔ البتہ یہ
فائدہ ہوا کہ اتنی دیر تک دشمن دھوکے
میں رہا کہ مظہر ایجنٹ یعنی اسمعیل بے

نے کہا تھا کہ وہ وادی اس راستہ سے
زاید سے زاید چھ یا آٹھ گھنٹہ کی راہ ہے
لہذا دوپہر ڈھلے تک اُس فوج کو دشمن
کی پشت پر [illegible] بھیج جانا چاہیے
حسب الحکم اسوقت مختار پاشا نے ہی
فوج کو آہستہ آہستہ آگے بڑھایا [illegible] کیا
اور اس بات پر [illegible]
دشمن کے چہرہ پر فوراً بھی تغیر دیکھے جس
معلوم ہو کہ وہ اپنی پشت پر فوج
دیکھ کے گھبرایا ہے۔ تو فوراً حملہ کردے
جہانتک مختار پاشا نے سُنا تھا دشمن
کی فوج دو ہزار سے زائد نہ تھی۔ خدا خدا
کرکے دوپہر ہوئی اور اسمعیل بے کی ہدایت
کے موافق مختار پاشا نے ایک سخت حملہ
دشمن پر کیا فوج کو حکم تھا کہ دشمن کو دباؤ
اور اسکے چہرہ پر فوراً بھی گھبراہٹ کے آثار
پاؤ تو فوراً گھمسان کی لڑائی شروع کردو
ان احکام کی پوری تعمیل کی گئی لیکن خلاف
امید دشمن نے ایسا مقابلہ کیا کہ گھنٹہ بھر
لڑنے کے بعد مختار پاشا کو صدائے
بازگشت دینا پڑی اور پیچھے ہٹ کر اسی
مقام پر پھر آجانا پڑا جہاں وہ پہلے تھا
ہزارہا سپاہیوں کی جانیں گھاٹے میں
گئیں۔ بظاہر فوج جو پگڈنڈی پر گئی [illegible]
کسی حادثہ سے راہ میں رک گئی [illegible]

ابھی دشمن کی پشت پر وادی مین نہین
پہونچ سکی - ان خلاف امید واقعات
پیش آنے کی وجہ سے مختار پاشا نے
سکوت اختیار کیا ہے اور گھوڑے پر
بیٹھا ہوا اس والئی مسافر کو بہت تشویش
سے دیکھ رہا ہے جو خط استوا کو طے کر کے
مغرب کی جانب جھکتا جاتا ہے -
لیکن اسوقت اسمٰعیل بے کہان ہین ؟
اسے دیر کہان ہوئی ؟

نور سکے ترکے ماتحتی بڑی فوج نے کوچ کیا
عثمان آغا اپنے رسالہ کے آگے آگے ہے
اور قلب فوج کی رہبری اور فرید
اسکینڈن پاشا کر رہا ہے چڑھائی ایسی
سخت ہے کہ سب گھوڑون سے اتر پڑے
ہین اور گھوڑون کی باگ پکڑے ہوئے
چڑھ رہے ہین - رہنما یعنی وہی گڑریا
جو اپنے گلہ کے ساتھ وعدہ کر نیکے بعد ہٹ
میں گیا ہے آگے آگے جا رہا ہے اس گڑریہ کا
نام کتانہ ہے یہ عثمان کو گانون کے ایک
کلوارخانہ مین ملا تھا اور جب عثمان آغا کو معلوم
ہوا کہ یہ شخص یہین کا رہنے والا اور پہاڑ کے
چپہ چپہ سے واقف ہے - تو وہ اسے اپنے
مطلب کا آدمی پا کر اسکی طرف متوجہ
ہوا اس گڑریہ نے پہلے انکار کیا سیکڑون
قسمین کھائین کہ پہاڑ پر کوئی راستہ نہین
ہے - لیکن عثمان آغا خوبی جانتا تھا کہ
ایسے شخصون پر روپیہ کا کیا اثر ہوتا ہے
اسنے ایک ریشمی جالی کی ہمیانی نکالی جسکے
جالون مین سے اشرفیان چمکتی ہوئی نظر
آئین - اور اس بیچارے غریب گڑریہ کی
عقل کی آنکھون مین چکا چوند ہو گئی
دولت نے اسکے ایمان مین خلل ڈالدیا
اور وہ راضی ہو گیا -

بعض مقامات پر یہ راہ ایسی تنگ اور
ڈھالو تھی کہ دو آدمی بھی برابر نہین
چل سکتے تھے آگے آگے وہ گڑریہ تھا اسکے
پیچھے عثمان آغا اور اسکے بعد اسمٰعیل بے
تھا جسکے قدم بقدم رکھتا ہوا عثمان پاشا
چلا جاتا تھا عقب مین دو ہزار فوج
گھوڑون کو ہاتھ پر لگائے چلی آتی تھی تین
میل تک یہ لوگ سیدھے چڑھتے چلے گئے
اب چوٹی پر پہونچے اور اس گھنے جنگل مین
داخل ہوئے جسمین ہو کر یہ ناہموار راستہ
گذرا تھا - اب نہ ڈلسگنو کی وہ دشت وادی
تھی جسکے کنارہ پر بحیرہ اڈریاٹک نے
مخملی فرش کر رکھا تھا - کھائی دیتی تھی
اور نہ بحیرہ اڈریاٹک کا نیلگون صاف
اور شفاف پانی جسمین ماہی گیرون کی سفید
کشتیان ادھر ادھر پھر رہی تھین جسطرف
نظر جاتی ہے سوائے ویرانہ کے کچھ نظر

نہیں آتا۔ کہیں پہاڑ کا پتھر گرا ہوگا گار
بے ثباتی دنیا کی خبر دے رہا ہے
کہیں ٹوٹ کر گرا ہوا درخت حوادث
ارضی و سماوی کی یاد دلا دلا کے عبرت
دلا رہا ہے۔ نیچے دیکھو تو پتھر کی
چٹانیں ہیں۔ اوپر دیکھو تو آسمان کسی
سوگوار کی طرح سیاہ پوش ہے گو کہ
اب آفتاب مشرق سے نکل کر کسیقدر
بلند ہوچکا ہوگا۔ اس ویرانہ کا ہیبتناک
سناٹا موت اور بربادی کی صورت
دکھا کے ان رہروان منزل نامعلوم کو
متنبہ کر رہا ہے۔

بارھواں باب

اہل جبل اسود کا اعتقاد

چوٹی پر کے میدان کو طے کر کے روی سپاہ
نے دوسری جانب اترنا شروع کیا
اس مقام پر پگڈنڈی اتنی چوڑی تھی
کہ دو تین آدمی ملکر چل سکتے تھے اس سے
زیادہ مخدوش مقام اسمعیل بے نے
تمام عمر نہیں دیکھا تھا۔ یہاں لشکر
بآسانی برباد ہوسکتا تھا۔ دونوں
طرف ایسا گنجان جنگل کہ دشمن بآسانی
اس میں چھپکر اپنا کام کرے اور پھر فریق
ثانی کی نظروں سے نہاں رہے

لشکر کو کوچ کئے ہوئے قریب پانچ گھنٹہ
کے گذرے ہونگے اور ابھی تک بظاہر
یہ لشکر اس پہاڑی سلسلہ کے قلب ہی
میں ہے۔ اسمعیل بے کے دل میں تشویش
پیدا ہوئی اُسنے عثمان آغا کو اپنے پاس
بلایا اور کہا۔
کپتان تمکو اس شخص (رہنما) کے معتبر
ہونے کا یقین ہے؟
عثمان آغا۔ جی ہاں۔ بیشک۔
اسمعیل بے۔ تم ایک مرتبہ اسی
راستہ سے اسکے ساتھ جا چکے ہو؟
عثمان آغا۔ جی ہاں۔
اسمعیل بے۔ اور وہ ڈیوگا کے
شمال جانب والی وادی میں نکلے تھے۔
عثمان آغا۔ جی ہاں۔
اسمعیل بے۔ تمہارے بیان کے
موافق اب ہمیں پہاڑ کے اس حصہ
میں ہونا چاہیئے جسکے دامن میں
وہ وادی ہے۔
عثمان آغا۔ جی ہاں حضور۔
تھوڑی دور آگے چل کے ہمیں داہنے
ہاتھ مڑنا پڑے گا اور تب وہ وادی
ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رہجائیگی
اسمعیل بے۔ تمہیں یقین ہے
اسمیں کوئی غلطی نہیں ہے؟ یاد رکھو کہ کل

لشکر کی زندگی تمھاری یا وپر منحصر ہے
یہ رہنما ہمین دھوکا نہ دے رہا ہو۔
عثمان آغا۔ جی ہان ممکن تو ہے
لیکن ذرا بھی شبہ ہوا تو مین فوراً اسے
منزل عدم کی طرف روانہ کرو دن گا
اسمعیل بے۔ (متانت سے) وہ
بعض وقت انسان اپنے ملک کے
واسطے جان بھی دیدیتا ہے جبل اسود
والے اپنے ملک سے محبت رکھتے ہین
عثمان آغا۔ لیکن مجھے یہ شخص
ایسا بیوقوف تو نہین معلوم ہوتا کہ
اپنی جان گنوائے۔
اسمعیل بے۔ (شک کے لہجہ مین)
شاید ایسا ہی ہو تاہم انسان کو ہوشیار
رہنا چاہئے۔
عثمان آغا۔ جی ہان آپ اطمینان
رکھین مین ہوشیار رہون گا۔ ذرا بھی
شبہ ہوا اور مین نے (بندوق کی طرف
اشارہ کرکے) دھوان اسکے پار کردیا
یہ کہکے عثمان آغا پھر اپنے مقام پر آگیا
تھوڑی دور چل کے رہنما دہنے جانب
مڑا جیسا کہ عثمان آغا نے کہا تھا۔
اس سے سب کو کسیقدر اطمینان ہوا
ایک میل لشکر نے اور راہ طے کی۔
اس اثنا مین عثمان آغا غور سے گرد کی

سرزمین کو دیکھا کیا اور اب اسکے
چہرہ سے شک کے آثار نمایان ہونے
لگے۔ اسنے اپنے حافظہ پر بہت زور دیا
لیکن کسی طرح اسے یاد نہ آیا کہ اس سے
پیشتر بھی کبھی اسکا گذر اس مقام پر ہوا
تھا۔ رہنما ایک مرتبہ دہنے ہاتھ کو مڑا
تھا اور تھوڑی دور چل کے وہ پھر
دہنے ہاتھ کی طرف مڑا۔ اس سے
عثمان آغا کی پریشانی بڑھ گئی کیونکہ
دوبارہ دہنے ہاتھ مڑنا اسے یاد نہ تھا
تاہم یہ خیال کرکے کہ مجھے خیال نہ رہا ہوگا
وہ چپ رہا۔
اب یہ لشکر ایسے مقام پر پہونچا جو عثمان آغا
کے یقین مین اسنے کبھی دیکھا نہ تھا
یہ لوگ ایک کھلی ہوئی وادی سے گزر
رہے تھے جسکی حد بندی قدرت نے
بلند پہاڑی اور مستحکم دیوارون سے
کی تھی۔ یہ وادی طول مین قریب ایک
میل کے ہوگی اور عرض مین بھی اتنی
تھی کہ لشکر بغیر بازرہکر چلنے لگا۔ اب
عثمان آغا کا شک یقین سے بدل گیا
رہنما اس مقام پر تھا جس سے آگے
یہ راستہ تنگ ہوگیا ہے۔ اور دو رویہ
جھاڑیون کی وجہ سے دور تک کچھ
دکھائی نہین دیتا جو مین رہنما اس

راستہ مین داخل ہونے کی غرض سے
مڑا اور یہ دیکھنے کے واسطے پیچھے پھرا
کہ اُسکے عقب مین سب لوگ موجود مین
یا نہین ۔ عثمان آغا نے اُسکے گریبان مین
ہاتھ ڈالدیا اور کمر سے طپنچہ نکال کے
اُسکے سر کے مقابل کر کے غصہ سے کہا "
ملعون دھوکا دیتا ہے "
اسمعیل بے اور دیگر افسر بھی یہ واقعہ
دیکھ کے پاس پہونچ گئے ۔ گرٹریہ حیرت
سے عثمان آغا کی طرف دیکھنے لگا ۔
عثمان آغا ۔ شیطان ہمکو دھوکا
دیتا ہے ۔
اسمعیل بے ۔ (غصہ سے) تو نے
ہمکو دھوکا تو دیا ہے تیری بھی جان
جائیگی ۔
رہنما ۔ واللہ مین نے دھوکا نہین دیا
یہی راستہ ہے ۔
عثمان آغا ۔ لیکن اس دن تو مجھے
اس راستہ سے نہین لے گیا تھا ۔
گرٹریہ ۔ کیا مین نے آپ سے یہ نہین
کہا تھا کہ اس راستہ سے گھوڑے لیجانا
غیر ممکن ہے ۔
عثمان آغا ۔ بیشک کہا تھا ۔ لیکن
ہم گھوڑے جا سکتے تھے ۔
گرٹریہ ۔ یہ راستہ نزدیک کا ہے اور
ہر طرح اُس راستہ سے بہتر ہے ۔
اسمعیل بے ۔ (شک کے لہجہ مین)
لیکن تو نے یہ کیون نہین کہدیا کہ میرا قصد
دوسرے راستہ سے چلنے کا ہے ۔
گرٹریہ ۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون
کہ مین یہ نہ جانتا تھا کہ اسمین کوئی بھید ہے
آپ نے کہا تھا کہ ہمین نزدیک کی راہ
سے اُس وادی مین لے چل جو درہ ڈیوگا
کے شمال مین ہے لیکن اگر آپ اُسی راستہ
سے چلنا چاہتے ہین تو بہتر ہے مین پلٹ
کے اُسی راستہ سے آپ کو لے جاؤنگا
مین تو صرف اسوجہ سے ادھر آیا کہ یہ راستہ
بہتر اور نزدیک کا ہے = اسمعیل بے کسیقدر
پیچھے ہٹا اور دیگر افسرون کو اشارہ سے
بلا کر مشورہ کرنے لگا ۔
اسمعیل بے ۔ عثمان آغا پاشا
تمھارا کیا خیال ہے ۔
عثمان پاشا ۔ بدمعاشی تو اس
شخص کی صورت سے برس رہی ہے
کسی درخت سے باندھکر اسکو اتنا مارئیے
کہ وہ بول دے ۔ دوپہر ڈھل چکی ہے
اور اسنے کہا تھا کہ دوپہر کے پیشتر ہم
اس وادی مین پہونچ جائینگے ۔
عثمان آغا ۔ میری سمجھ مین تو کچھہ
نہین آتا ۔ ممکن ہے کہ اسکا بیان سچ ہو

اسمعیل بے ۔ کیا اُسنے کبھی تمسے یہ
کہا تھا کہ وہ راستہ مین ہے
عثمان آغا ۔ جی نہین ۔
اسمعیل بے ۔ یہ شخص ہمین کسی جال
مین پھنسانا چاہتا ہے بلکہ شاید پھنسا چکا
ہو ۔ یہ کہکے اس پہاڑ کی طرف دیکھا جہر
ایسا گنجان جنگل تھا کہ اُسوقت بھی کہین
سوائے تاریکی کے روشنی کا پتہ نہ تھا ۔
اور وہ اسکی پروا نہین ۔ عثمان آغا نے
اس اطمینان کے ساتھ کہا جو جزیرہ
آئرلینڈ کے باشندون کی خلقت مین ہے
اور جسکی وجہ سے انھین اپنی ذات پر بھروسہ
ہوتا ہے جا ہے کیسے ہی خوف اور
خدشہ کا مقام ہو انہین کبھی ہراس نہین
ہوتا ۔
اسمعیل بے ۔ (تشویش سے)
مجھے ایسا اطمینان نہین ہے ۔ ہمین
ہوشیار رہنا چاہیے یہان کی پہاڑی قدرتی
قلعہ ہے ۔ اگر دشمن آجائے تو ہماری کوشش
کارگر نہین ہوسکتی ۔ اور اب ان ترکون کے
کان مین دور کی توپون کی آواز آئی ہوا نے
اس فوج کو جو مثل امید موہوم کے اس
پہاڑی سلسلہ مین بکھر رہی تھی اس جنگ
کی خبر پہونچائی جو درہ دیوگا مین ہو رہی
تھی ۔

اسمعیل بے کا چہرہ بحال ہو گیا اور اُسنے
کہا ۔ ہاہا ۔ ہم درہ کے نزدیک ہین اور
مختار حملہ کر رہا ہے ۔
یہ کہکے وہ رہنما سے باتین کرنے کے لیے
پھرا لیکن رہنما غائب تھا ۔

تیرھوان باب

لال کپتان

گڈریہ غائب ہو گیا ۔
ترکی افسرون نے تشویش کے ساتھ چارون
طرف دیکھا لیکن وہ انکو نظر نہ آیا وہ انھین
جھاڑیون مین جو کنارہ لگی ہوئی تھین چھپ
رہا تھا ۔
جہان تک کہ تلسکنو کا گڈریہ ایسا بیوقوف
نہ تھا ۔ اُسنے دیکھا کہ میری حالت شک پیدا
ہو گیا ہے جو ہین یہ لوگ توپون کی آواز
کی طرف متوجہ ہوئے اُسنے جھاڑیون
مین چھپکر عثمان آغا کے شکنجہ سے جان
بچائی ۔
اب شک سے یقین کا درجہ حاصل ہو گیا دور کی
توپون کی آواز جو صاف سنائی دیتی تھی
ظاہر کر رہی تھی کہ مختار پاشا پوری تعمیل آن
[illegible]
[illegible]

مصروف ہے۔
جب عثمان آغا نے دیکھا کہ رہنما فرار ہو گیا تو وہ نہایت غصہ سے بولا دوست مجھے اس مردود کا کام تمام کر دینا تھا۔
اسمٰعیل بے نے۔ اچھا اب کیا رائے ہے۔ آگے بڑھیں یا واپس ہوں۔
عثمان پاشا۔ آگے بڑھیے اب وہ وادی دور نہیں ہے ورنہ توپوں کی آواز ایسی صاف نہ آتی۔ غدار رہبر ڈر کے مارے بھاگ گیا ہوگا۔
اسمٰعیل بے۔ (غور کر کے) اچھا اب تھوڑی دیر میں اصلی واقعہ معلوم ہو جائیگا لیکن بہر طور ہمیں مرنے مارنے پر تیار رہنا چاہیے تم کچھ فوج لیکر آگے بڑھو بہتر ہے کہ اسوقت تک ہم آگے نہ بڑھیں جبوقت تک اصلی کیفیت معلوم نہ ہوئے۔
عثمان آغا اس حکم کی تعمیل کے واسطے چلا اور اسمٰعیل بے نے لشکر کو اس طرح ترتیب دیا کہ جس بات کا موقع ہو وہ فوراً ہو سکے عثمان آغا نے رسالہ کو لیکر تین قدم بھی نہ بڑھنے پایا تھا کہ یکایک بگل کی آواز کہ دسکے پہاڑوں پر سے سنائی دی بگل کی آواز کا ہے کو تھی کیونکر سکے آنے کے ساتھ ہی ہر پہاڑی میں سے جبل اسود والوں کی فوج پیدا ہوئی اور روح وحشت کی آنکھوں سے لمبی لمبی بندوقیں دکھائی دیں یورپ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جبل اسود ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔ اور روم بہت بڑا ملک ہے لیکن تواریخ سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ میں ان آزاد پہاڑی قوموں نے انکی متابعت نہیں کی۔
اسمٰعیل بے نے بعجلت احکام مناسب دیئے۔ درہ ڈیوگا کی شمالی وادی میں لڑ بھڑ کے پہونچنے کی کوشش کرنے کا اب خیال بھی باقی نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ رہنما نے بالقصد انکو دھوکا دیا۔ اب صرف ایک امید موہوم باقی تھی یعنی اس لشکر سے لڑ بھڑ کے نکل جائیں جو رومی فوج اور اس راہ کے درمیان میں تھا جس راہ سے یہ فوج آئی تھی۔
اسوقت تک دونوں لشکر خاموش تھے رومی اپنی صفوں کو درست کر رہے تھے اور جبل اسود والے اپنی بندوقیں تانے ہوئے انکو دیکھ رہے تھے۔
اب سکینتن پاشا کا رسالہ زیر حکم عثمان پاشا سب سے آگے تھا اور قلب فوج میں سب گھوڑے جمع کر دیئے گئے تھے کیونکہ اس موقع پر وہ بیکار تھے ترکی افسر حملہ کرنے کا حکم دینے ہی پر تھے

کہ پھر بگل کی آواز آئی اور فوج خانف
سے چند لوگ جو بظاہر افسر معلوم ہوتے
تھے ایک سفید جھنڈا ہاتھ مین لیے ہوئے
نکلے۔

مشہور ہے کہ نفرت کی نظر بھی ویسی
ہی تیز ہوتی ہے جیسے محبت کی پس
کوئی عجب نہین اگر پہلی ہی نظر مین اسمعیل بے
نے دشمن کی صفوف مین لال کپتان
کو پہچان لیا جسکے ہاتھ مین جھنڈا تھا
اور چار افسرون کو ہمراہ لیے پہاڑی
سے اترکے وادی کے کنارہ پر
پہونچگیا تھا۔ جہان باشی بزوق قربانی
کی بھیڑون کی طرح لفظ غزا کے منتظر
کھڑے تھے اسمعیل بے نے ایک سفید
رومال اپنی تلوار کی نوک مین باندھا
اور دو افسرونکے ساتھ اس جھنڈے
کی طرف بڑھا۔

جب اہل اسلام اتنی دور پہونچ گئے
کہ بات سنائی دے سکے لال کپتان
نے پوچھا۔ اس رومی فوج کا افسر
کون ہے۔

اسمعیل بے۔ (غرور سے) کس
استحقاق سے تم یہ سوال کرتے ہو؟

لال کپتان۔ اس افسر کے استحقاق
سے جو شاہزادہ نکولس۔ اجبل اسود
نے جسکی زمین پر اب تم موجود ہو مجھے
دیا ہے۔

اسمعیل بے۔ شاہزادہ نکولس
والی جبل اسود نے؟

لال کپتان۔ ہان میرا مالک
یہ دریافت کرنا چاہتا ہے کہ اس امن
کے زمانہ مین جبکہ کوئی اشتہار جنگ
نہین دیا گیا ہے کیون ایسا کثیر رومی
لشکر اسکی سرحد مین داخل ہوا ہے؟
تمہارا ارادہ کیا ہے اور اس حرکت
سے کیا مطلب ہے؟

اسمعیل بے۔ کیا یہ فوج زیر حکم
شاہزادہ نکولس ہے؟

لال کپتان نے ہان۔

اسمعیل بے۔ جاؤ اور شہزادہ سے
کہدو کہ اسمعیل بے گورنر البانیہ آپ
سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین۔

لال کپتان۔ (غرور سے)
جاؤ اور اپنے مالک سلطان روم
کہدو کہ وہ آئین اور تب شاہزادہ
نکولس انسے بات چیت کرے گا
شاہزادہ نفرون سے گفتگو نہین کرتا۔

اسمعیل بے کی تیوریان چڑھ گئین اور
غصہ سے ہونٹ چبانے لگا۔

اسمعیل بے۔ قسم ہے پیغمبر خدا کی

اے شخص تو نے بہت سخت بات کہی
مین اس مقام کا گورنر اور وہ شخص ہون
کہ شاہ ایران نے خود مجھسے ملنے کی خواہش
کی اور آنکی اجازت طلب کی اسمعیل بے
صرف سلطان روم اپنے آقا کا تابعدار
ہے اور کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔
لال کپتان۔ تاہم میرے مالک
یعنی شاہزادہ کی نگاہ مین تو وہی جان
بلینا ہے جو اُسکی۔ عایا مین سے تھا اور
ملک سے نکال دیا گیا جو مسلمانون کا
شریک ہوکر یہان تک بھولگیا ہے کہ
کبھی وہ عیسائی تھا۔ جان بلینا کو میرا
مالک طلب کرتا ہے کہ اُسکا اظہار لیا
جائے اور سزا اُسے مناسب دیجائے
اس مفسد کو میرے حوالہ کرو اور کل لشکر
بلاچون وچرا جس راستے سے
آیا ہے۔ اسی راستے اُلٹا چلا جائے
کچھ مزاحمت نہ ہوگی۔
اس کلام کو سنکر جو حالت اسمعیل بے
کی غصہ سے ہوگئی اسکی تصویر ناظرین
کی خدمت مین پیش کرنے کی طاقت ہے
نہ زبان مین طلاقت وہ سر سے پاؤن
تک لال ہوگیا تمام رگین جوش سے
ابھر آئین۔
اسمعیل بے۔ (پیچ کھاکر) جاؤ
اوسگ سرخ اپنی صفون مین واپس جا
آج ہی شام ہوتے ہوتے اس
طفل مکتب شاہزادہ کو معلوم ہوجائیگا
کہ میدان جنگ مین اسمعیل بے ایسے
شخص سے مقابلہ کرنے سے تیر کے منھ
مین سر دیدینا کہین بہتر ہے
لال کپتان۔ آج شام ہوتے
ہوتے تیری فوج کے جھنڈے سرنگون
بر سرنگون ہونگے تیرے سپاہی قتل
ہوجائینگے اور تو خود یا تو مارا جائیگا یا پا
بجولان ہوگا اور تیرے مالک کو
معلوم ہوجائے گا کہ جبل اسود کے آزاد
پہاڑی تابع نہین ہوسکتے۔
جھنڈے الگ ہوگئے۔ دونون گروہ
اپنی اپنی فوجون کو واپس گئے اور معرکہ
جدال وقتال گرم ہوا۔

چودھوان باب

جنگ

اسمعیل بے نے لشکر مین داخل ہوتے
ہی تلوار میان سے نکالی اور اپنی فوج کیطرف
مخاطب ہوکر للکارا اے فدایان اسلام
آج اسلام اور کفر کا سامنا ہے بہادرو
جہاد تمپر فرض ہے ملک کا حق

ادا کرو۔ اس سرزمین کو کفرآباد ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری بہادری کی دھاک بیٹھی ہے دشمن بھی تمہاری تلوار کا لوہا مانے ہے مکاروں نے تمہین پھانس لیا ہے راستہ بند کر دینا چاہتے ہین۔ میرے شیرو اس گلہ گوسفند کو تحس نحس کر دو۔ ہان بہادرو حملہ کرو

ای مردان بکوشید تا جامہ زنان نہ پوشید۔

اللہ اکبر کی آوازین پہاڑین گونجین ننگی تلوارین ہوا مین چمکین اور اسلامی باشی بزوق بہادرون نے حملہ کردیا اس صدا کے جواب مین تڑاتڑ کی آواز آئی دشمن نے باڑھ ماری پہاڑیون کی قادر اندازی مشہور ہے انکا نشانہ خطا نہین کرتا۔ ایک ہی باڑھ نے صدہا کو لٹا دیا۔ پہاڑین سے جنے بجنے لگے پھر تو گولیون کا مینھ برسنے لگا سپاہی پر سپاہی گرنے لگا۔ جو صفین سب سے آگے بڑھ کے حملہ آور ہوئی تھین انکا ستھراؤ ہوگیا۔ وہی اسلامی بہادر جنھون نے ابھی نعرہ تکبیر بلند کیا تھا کراہ رہے ہین۔

باشی بزوقون نے بھی اسکے جواب مین بندوقین چلائین اور دشمن [illegible]

فوج کو تاک کے باڑھ ماری لیکن پہاڑی لوگ درختون اور پتھرون کی آڑ مین تھے گولیون سے انکو بہت ہی کم نقصان پہونچا جس مقام سے اس اسلامی فوج نے لڑنا شروع کیا تھا وہ اس وادی کے مرو پر نصف میل پر ہے۔ خیال تو کیجئے کہ جو اسلامی بہادر جوش مین آکر اس رستہ کی طرف دوڑے ہین میمنہ میسرہ سے گولیون کا مینھ برس رہا ہے ایک ایک قدم پر چار چار گرتے جاتے ہین لیکن یہ بہادر مطلق خیال مین نہین لاتے اور اسی طرح بڑھتے آتے ہین۔

اسمعیل بے عثمان پاشا سے مخاطب ہوکے (یہ گولیون کی بوچھار آخر کو ضرور کم ہو جائیگی۔

عثمان پاشا۔ قسم ہے خدا اور اُسکے رسول کی اس آگ کو دیر تک برداشت کرنا انسان کا کام نہین ہے یہ جملہ عثمان پاشا کی زبان سے پورے طور پر ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گولی پڑی اور اُنکے منہ سے "آہ" کی صدا نکلی دونون ہاتھ سینے ہوا مین [illegible] اور [illegible] کے بھل آرہا۔ اُسکے گرتے ہی لشکر بھاگا اور یکایک تھم گیا۔

[illegible] لالہ کہستان

آگے بڑھا موقع پاکر اپنی فوج کو جسے
اسنے کمینگاہ مین فوج اسلام کے مقابل
چھپا رکھا تھا حملہ کرنے کا حکم دیا۔
یکایک دوسو پہاڑی جھاڑیون مین
کھڑے ہوگئے۔ بندوقین ہتھیالین
غنیم کے منہ پر باڑہ ماری اور پھر
گولیان مارتے ہوئے دوڑ پڑے
اسلامی صفین ٹوٹین۔ لشکر تتر بتر ہوا
سراسیمہ ہوکر بھاگا بعضون نے بدحواسی
مین سلاح بار دوش سمجھکر پھینک دیے
لال کپتان نے حکم دیا۔ دونون سو سپاہی
جو آگے بڑھے چلے جاتے تھے رک گئے
یہ شکاری اپنے کتون کی زنجیر اپنے ہی
ہاتھ مین رکھتا تھا ادھر موقع دیکھا
اور انھین چھوڑ دیا۔ جب کام ہوگیا تو
روک لیا۔

اسوقت تک زیادہ آدمیون کی جانین
نہین گئی تھین اور جبل اسود کے سپہ
سالار کو یہ منظور نہ تھا کہ اہل اسلام
کو زچ کرکے دیوار تک پسپا کردے
اور اپنے سپاہیون کی جانین مفت
گنوائے وہ جانتا تھا کہ اسقدر دبنے
کی مسلمان تاب نہ لائینگے اور جان پر
کھیل کے پلٹ پڑینگے اسوقت
کسکی مجال ہے کہ مقابلہ کی تاب
لاسکے۔

اب سامنے کے سپاہی تو چپ ہوگئے
لیکن جناح کی پہاڑیون کے سپاہی
ٹپ ٹپ گولیان ٹپکاتے جاتے ہین
ان ٹیکریون نے اسوقت جسقدر زخمون
کا انھین دودی تھا اسکا جوش لے
لیا۔ یہ پہاڑی بلڈاگ صرف بہادر
ہی نہ تھے بلکہ اُسی کی طرح غصے مین
اندھے بھی ہوجاتے تھے لیکن اپنے
مالک کی گرفت سے جبکی قوت اور
اختیار دیکھ چکے تھے اُسی طرح ڈرتے
اور کہنا مانتے تھے جیسے بلڈاگ اپنے
ڈوریہ سے ڈرتا اور غصہ کی حالت
مین بھی اُسکے حکم پر کام کرتا ہے۔
رفتہ رفتہ گولیون کی بوچھار کم ہوئی۔
ترکی سپاہی دھنونین مین آ گئے
زخمون سے خون بہتا ہوا اوسی کے
اس سرے پر اپنے افسرون کے گرد
جمع ہوئے۔ اب نہ صف بندی تھی نہ
کسی اصول جنگی کی پابندی تھی۔ معلوم ہوا
نہ ہوتا تھا کہ یہ کسی باضابطہ فوج کے
سپاہی اور افسر ہین۔

اس تھوڑی دیر کی لڑائی مین ایک
ہزار سے زیادہ مجاہد کشتہ و زخمی ہلاکر
کام آیا۔ کمانڈر [illegible] عبدالعزیز سردار

عثمان پاشا مجروح ہو کر زخموں سے
چور چور بیکس و مجبور میدان جنگ میں
پڑا ہے۔ اب گولی چلنا بالکل موقوف
ہوگیا اور ترکی سپاہیوں کے کان میں
دور کی توپوں کی آواز آئی اسمعیل بے
اس آواز کو بخوبی جانتا تھا۔ مختار پاشا
درہ ڈیوگا کے اندر آنے کی کوشش
کر رہا ہے۔ اس خیال نے اسمعیل بے کے
چہرہ پر تبسم کے آثار پیدا کر دیئے۔ اسوقت
مختار پاشا درہ میں ہمارا عوض لے رہا
ہوگا اور دشمن کی وہاں یہی حالت ہوگی
جو یہاں ہماری ہے۔ جبل اسود کی فوج
جو ہمارا مقابلہ کر رہی ہے۔ ایک ہزار
سے کم نہ ہوگی اور چونکہ غنیم کی فوج کثیر
نہیں ہے ایکہزار سپاہیوں کے
نکل جانے سے اسکی قوت بہت کم ہوگی
اور مختار پاشا تو دس ہزار بہادر اور اتنا
بڑا توپخانہ لیکر حملہ کر رہا ہوگا اور یقینی
کشت و خون کرکے درہ کے اس پار
آجائیگا لیکن اسمعیل بے کو اپنی بدقسمتی پر
کسقدر افسوس ہوتا اگر وہ اسوقت
مختار پاشا کی حالت دیکھتا کہ مختار پاشا
نے حملہ کیا دشمن نے سخت مقابلہ کرکے
اُسے بالکل پسا کر دیا تھا۔ اور ایسی گولہ
اندازی کی کہ بہت سی توپیں بیکار
ہوگئیں۔ توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا غرضکہ
جو تدبیر مختار پاشا کرتا ہے وہ پٹ پڑتی
ہے اور اسلامی بہادروں کی جانیں
جاتی ہیں۔ اگر یہ کیفیت اسمعیل بے اپنی
اس بےبسی کی حالت میں دیکھتا تو شاید
تبسم کی جگہ صدمہ اور غصہ کے آثار
اُسکے چہرہ سے نمایاں ہونے
لگتے اور اُس گھڑی پر بہت لعنت کرتا
جب اُسنے ان آزاد قوموں کو مطیع
کرنے کے واسطے گھر سے قدم باہر نکالا
تھا۔

اس اثنا میں عثمان آغا نے جسکی حفاظت
میں گھوڑے دیئے گئے تھے چاروں
طرف ڈھونڈھا کہ کوئی راستہ ملے
لیکن راستہ کا پتہ بھی نہ ملا جس سے
ثابت ہوگیا کہ رہنما دھوکا دے کے بالقصد
یہاں لایا جب عثمان آغا نے اسمعیل بے
سے یہ بیان کیا تو اُسنے فوراً مشورہ
کے واسطے افسروں کو جمع کیا انکی رایوں
میں بہی کم اختلاف تھا۔ اس مختصر لیکن
خونریز لڑائی نے سکو یقین دلا دیا کہ اس
آگ کے پار ہو کر راستہ تک پہونچنا غیرممکن ہے
ہر افسر یہی کہ رہا تھا مقابلہ کرنا بیکار ہے
مقدر ہی برگشتہ ہے ہمارے سپاہی
پیاس کی شدت سے ہلاک ہو رہے ہیں

اور بانی بابا ب ہے جاہیے جو شرائط
ہوں صلح کرنا جاہیے۔
کسی شخص کو اس رائے سے اختلاف
نہ تھا۔ کیوں مفت جان دے دیجئے۔
اسمعیل بے چپکا کھڑا سن رہا تھا۔
اسوقت تک اسنے اپنی رائے ظاہر
نہیں کی تھی آخر کار وہ بولا۔ مرضی
مولا از ہمہ اولی یہ مقدرات میں سے
ہے۔ اکثر لڑائیاں میں لڑا۔ فتح بھی
حاصل کی شکست بھی کھائی لیکن کبھی
مطابعت نہیں اختیار کی۔ عثمان آغا
عثمان پاشا کی غیبت میں افسری تمھاری
سپرد کرتا ہوں جن شرائط پر جی چاہے
صلح کر لو۔
یہ کہکے اسمعیل بے سب سے الگ ہوا
ایک درخت کے نیچے جہان سے گڈریا
غائب ہو گیا تھا بیٹھا اور رنج تفکر میں
غرق ہو گیا۔
عثمان آغا نے فوراً صلح کا جھنڈا لال کپتان
کی طرف بھیجا۔ جواب یہ لایا کہ بلا شرط
تابع ہونا پڑے گا اور ہتھیار رکھ دینا
پڑینگے۔
دراصل ترکوں کو اور کسی جواب کی
امید بھی نہ تھی لہذا فوراً معاہدہ ہو گیا
سپاہیوں نے ہتھیار ڈالدیئے اور مطیع
ہو گئے۔
لیکن اسمعیل بے کا کہیں پتہ نہیں۔

پندرھواں باب

مختار پاشا کا تحیر

یہ تو بیان ہو چکا ہے کہ روسی افسر مختار
پاشا اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا آفتاب کو
دیکھ کر اور اپنے افسر اعلی اسمعیل بے کی
تاخیر پر بہت جھلا رہا ہے۔
اب دو بج چکے ہیں لیکن اسوقت
تک دشمن کے چہرہ پر کوئی علامت
ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ ثابت
ہو کہ وہ دو ہزار فوج جو امید موہوم
ہو گئی ہے اب دشمن کی پشت پر پہونچ گئی
دونوں فوجوں میں بالکل سناٹا ہے۔ روسی
فوج سے عیسائی فوج ایک گولی کے
ٹپہ پر بالکل مقابل میں پڑی ہوئی ہے۔
اور مختار پاشا نے حکم دیدیا ہے کہ دشمن
کی فوج ورہ سے جتنی معلوم ہو تو اسکو فوراً
اطلاع کیجائے۔
اسمعیل بے کی فوج دشمن کے قلب
فوج پر پہونچنے سے عیسائی فوج میں
ضرور ہلچل پڑجائیگی اسوقت ایسا سناٹا
تھا کہ اگر کوئی اجنبی قریب کی

کسی پہاڑی پر کھڑا ہوکر دیکھتا تو کبھی
نہ سمجھتا کہ یہ دونون فوجین جو ایک
دوسرے سے اسقدر قریب پڑی ہوئی
ہین باہم مخالف ہین مختار پاشا نے اپنا
توپخانہ اس مقام سے ہٹا کے جہان
دشمن کی توپون سے نقصان پہونچتا تھا
دہنے ہاتھ والی پہاڑی پر ایسے مقام
پر لگایا ہے۔ جہان گھنا جنگل ہے اور
اور بظاہر کسی دوسری طرف راستہ نہین
ہے۔ توپخانہ کے ایک جانب اس پہاڑی
چوٹی کے دامن مین ایک رسالہ حفاظت
کے واسطے متعین ہے اور دوسری جانب
میدان مین باقی لشکر پڑا ہوا ہے یہان
توپخانہ کو کسی قسم کے نقصان پہونچنے
کا خیال ہی نہیں ہوسکتا۔

حقیقتاً جس مقام پر جبل اسود کے سپہ
سالار نے عیسائی فوج کو رکھا تھا وہ
ایسا تھا کہ ایک ایک عیسائی دس دس
مسلمانون پر بھاری تھا لیکن فوج کے
توپخانہ تک پہونچنے کی کوشش محض
خیال خام ہے۔ اگر لڑائی کھلے میدان ہو
تو اسلامی لشکر مقابلہ عیسائی کے ایسا
کثیر ہے کہ عیسائیون کو یقیناً شکست
فاش ہوجائے ۔ یہ تو خیال بھی نہ
ہوسکتا تھا کہ دشمن دو حملہ کرے گا۔

مختار پاشا کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ لڑائی
اس ترکیب سے ہونا چاہئے کہ دشمن
پسپا ہوکے وہ جگہ چھوڑ دے۔ زمانہ اپنی
معمولی تیز رفتاری سے جا رہا ہے خوش
نصیبون کو لحظہ بہ لحظہ کامیابیان ہو رہی
ہین معشوقہ مراد سے وصل کے مزے
لوٹ رہے ہین بدنصیبون پر آفت
پر آفت آرہی ہے ابھی ایک حادثہ کا
صدمہ کم نہ ہونے پایا تھا کہ دوسرا
پہاڑ ٹوٹ پڑا اب تو ذرا موہوم امید
تھی وہ بھی منقطع ہوگئی ع وہ چمن ہی
مٹ گیا جس مین بہار آنے کو تھی ۔ اور
اس مصیبت پر رہائی کی فکر اسپر طرہ ہے کہ
مختار پاشا نے جیب سے گھڑی نکالی
اور کہا دو ہی تین بج گئے اب تھوڑی
دیر مین اندھیرا ہوجائیگا۔ اب تو اتنا بھی
وقت نہین کہ دل کھول کے ایک لڑائی
بھی لڑ سکین۔

اتنے قریب ایک افسر دوڑتے ہانپتے
ہوئے آئے شخص کو دیکھ کر پہچانا یہ جرنیل کے
رسالہ کے ... کی پہاڑی
پر جھنڈے سے ہاتھ ہلاتے ہوئے اشارہ
سے دشمن کا حال بیان کر رہے تھے
یہ افسر مضطر ... کہتا ہے کہ
مختار پاشا ... دیکھو کیا ...

وہ افسر ان اشارون کا مطلب سمجھ گئے کہ دشمن پیچھے ہٹتا معلوم ہوتا ہے مختار پاشا۔ دوسرے وہ اتنا ہی وقت ہے۔ اسمٰعیل بے قلب لشکر پر پہونچ گیا۔

ہان لے بہادران اسلام تمہارے کھیل کا وقت آپہونچا ہے۔ توپخانہ گولہ اندازی شروع کردے اور جب دھوئین کی آڑ مین دشمن تک پہونچ جاؤ حملہ کرو مارو یا مرجاؤ۔

افسر گھوڑون کو سرپٹ دوڑا کے تعمیل حکم کو دوڑے۔ بہادر ترک جو اسوقت تک چپ چاپ بیٹھے بیٹھے تھک گئے تھے خوش خوش صفون مین آکے جان دینے پر مستعد ہوگئے۔

دناسے توپ کی آواز مین میدان اور پہاڑیون مین گونجین گولہ اندازی شروع ہوئی اور دھوئین کی آڑ مین مختار پاشا نے تین ہزار اسلامی بہادر اُس پہاڑی کی طرف روانہ کیے جسکے اُس پار روسیون کا لشکر تھا۔

اس لشکر کے پہلو مین تین ہزار سپاہی ایک کھیون کے کھیت مین پڑا ہوا تھا مختار پاشا اپنے لشکر کی تعداد اور پھر تقسیم کی بابت سوچ رہا تھا ان تین ہزار سپاہیون کی

اشارہ کرکے بولا ان کے سردار سلیم بے کو حکم دو کہ اپنا لشکر تیار رکھے اور جسوقت ضرورت دیکھے فوراً فوج ہراول کو مدد دے فوراً تعمیل حکم ہوئی چار ہزار سپاہی سپہ سالار مختار پاشا کے پس پشت مسلح حکم کا منتظر کھڑا ہے اسنے مخاطب ہوکے مختار پاشا نے کہا دو آدہ بہادر وہ ہماری بھی وہان ضرورت ہوگی،، (پھر عیسائی فوج کی طرف انگلی سے اشارہ کرکے) ہان آگے بڑھو ہم ابھی اس فوج طفلان سے درہ خالی کرالینگے۔ لشکر چل نکلا۔

حقیقتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون نے ہمت ہار دی کیونکہ گو ترک گولہ پر گولہ مار رہے ہین۔ لیکن اسطرف سے ایک توپ کی بھی آواز نہین آتی۔

نعرۂ تکبیر پہاڑیون مین گونجا۔ اسلامی بہادر حملہ کرکے اُس ٹیلے کے پاس پہونچ گئے جو شانون تک اونچا تھا اور جسکے اُس پار دشمن کی فوج قریب ہی پڑی ہوئی تھی دشمن کی توپین بغیر دورین کے دکھائی دینے لگین۔ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اہل اسلام دشمن کو پیس ہی ڈالینگے۔

الحمد و المنۃ درہ لے لیا۔ مختار پاشا نے چیخ کے کہا اور اپنا لشکر لے کے ایک

سخت حملہ کیا۔ لیکن اس کلمہ غرور کے جواب مین دشمن کی فوج بھر مین ایک بجلی سی چمکی ون سے آواز آئی زمین کانپ گئی اور اسلامی لشکر کے آگے والے سپاہیون کے سر اڑ گئے۔ گولہ اور گولیون کی باڑھ نے بالکل ستھراؤ کر دیا کیونکہ دشمن کی سب توپون کا منہ غنیم کے لشکر کی طرف تھا اور بندوقین بھی دشمن نے بہ اطمینان نشانہ تاک کر ماری تھین ترکی فوج یکایک ٹھہر گئی۔ کانپی اور بھاگنے کو مڑی لیکن گئی روایت دیکھکر تھمی اور بندوقین اٹھا کے بے ترتیبی کے ساتھ دشمن پر باڑھ ماری جس دشمن کو بہت ہی کم نقصان پہونچا لیکن دشمن کے گولون نے اس لشکر مین قیامت کر رکھی ہے۔

یکایک اسلامی توپخانہ کے توپون کی آواز کی رفتار مین کمی ہوئی جسکے دھوئین کے سایہ مین ہراول کا دستہ فوج روانہ ہوا تھا۔ مختار پاشا غصہ سے بلبلا کہ اس خاموشی کی کیا وجہ ہے۔ لیکن کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے کنارہ پر جہان اسلامی توپخانہ ہے لڑائی ہو رہی ہے۔ مختار پاشا حیرت کے عالم مین دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ گولہ انداز توپین چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین وہ رسالہ جو توپخانہ کی حفاظت کر رہا تھا منتشر ہو کر و بفرار ہے اور جبل اسود کے لشکر نے جو پہاڑ کے پہلو سے اتر رہا تھا کل رومی توپخانہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لشکر مین سپہ سالاری لال کپتان کر رہا تھا۔ مختار پاشا کو یقین ہو گیا کہ لڑائی بگڑ گئی۔ غنیم نے بڑھکر حملہ کیا۔ ترکی فوج بدحواس ہو چکی تھی جھرمٹ کھایا اور بھاگی۔ نصف کے قریب رومی فوج کام آئی۔ توپخانہ چھن گیا۔ کوئی جھنڈا ایسا باقی نہ رہا جو دشمن کے ہاتھ نہ لگا ہو۔ اس سے زیادہ فاش شکست اور کیا ہو سکتی ہے۔

سولھوان باب

انتظار

تمام رات اسلحہ کی آواز قلعہ ڈلسکنو مین گونجتی رہی۔

دونون حوروش خاتونین جو قلعہ کے کمرون مین قید تھین بخوبی سمجھ گئین کہ کوئی نازک وقت قریب ہے۔ بہت رات گئے ان دونون کی آنکھ لگی اور سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے ساتھ

کھل گئی۔ اُنکا بہت ہی جی چاہتا تھا کہ اس تباہی کی وجہ دریافت کرین لیکن ایک مسلمان سنتری بندوق ہاتھ مین لئے دروازہ پر ٹہل رہا تھا اور جب اُنہون نے باہر نکلنا چاہا تو اُس نے روکا۔

بیگم غصہ سے کانپنے لگی اور پرجوش آواز سے بولی کہ مین اُس افسر سے ملاقات کرنا چاہتی ہون جس کی سپردگی مین یہ قلعہ ہے۔

سنتری۔ حسن الولا قلعہ کا افسر ہے ایک گھنٹہ بعد جس وقت میرا پہرہ بدلا جائیگا اُس وقت آپ کا پیغام سردار سے کہدون گا۔

بیچارہ سنتری صرف اُن احکام کی پابندی کر رہا تھا۔ جو اُسے دیئے گئے تھے اور وقت مزاج بیگم نے اُس سے باتین کرنا محض تضیع اوقات سمجھکر سکوت کیا پانچ چھ حبشی غلامون نے صبح کا کھانا میز پر لگایا اور کھانے سے فراغت ہونے کے بعد باشی بزوقون کا افسر حسن الولا حاضر ہوا

بیگم۔ آپ ہی اس قلعہ کے افسر ہین؟

ترک۔ جی ہان۔

بیگم۔ اور کیا مجھ جبل اسود کے آزاد باشندے کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس قلعہ مین مقید ہون۔

ترک۔ (فوراً) جی نہین۔

بیگم۔ کمرے کے دروازہ پر سنتری کا پہرہ ہے

افسر۔ صرف احتیاطاً۔ اس قلعہ مین فوج نے وحشی اور ناآزمودہ سپاہی پورے طور سے کسی کے کہنے مین نہین اور آمادہ ہین کہ اپنے سلطان

اور پیغمبر کے دشمنون کے مقابلہ مین جاکر یا فتح حاصل کرین یا شہید ہون پس اسمعیل بے نے اس خیال سے کہ مبادا کوئی بے ادبی آپ کی خدمت مین ایسی ہو جو باعث ملال خاطر ہو کمرے کے دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا ہے۔

بیگم۔ اور یہ فوج کب تک رہیگی۔

ترک۔ لشکر کوچ کر چکا قلعہ بھر مین جہان آپ جی چاہے پھریئے۔

بیگم۔ تو شاید لڑائی شروع ہوگئی ہے؟

ترک۔ جی ہان ہماری فوج نے علی الصباح کوچ کیا تھا۔ اور اسوقت تک ایسے مقام پر پہونچ گئی ہوگی کہ فوج مخالف پر درہ ڈیوگا میں حملہ کر سکے اسی قسم کی چند اور باتون کے بعد گفتگو ختم ہوئی دونو خاتونین قلعہ کی چھت پر چڑھ گئے پشتہ پر کھڑی ہوئین کہ اس بلندی سے عنقریب شروع ہونے والی لڑائی کی کیفیت دیکھ سکین لیکن یہ امید پوری نہ ہوئی کیونکہ قلعہ کے تین طرف حد نظر تک ویرانہ نظر آتا تھا اور ایک جانب بحیرہ آدریاٹک کا نیلا نیلا پانی دکھائی دیتا تھا اور جب پشتہ پر سے جھک کے بیگم نے اس پانی کو دیکھا جو اس پرانے قلعہ کی دیوار میں لہرین مار رہا تھا تو اُسے دونون نوجوان بہادرون کی یاد آئی جو اس قلعہ کی چوٹی سے سمندر مین کود پڑے تھے۔

الکزینہ۔ یقیناً وہ بچکر نکل گئے۔

مانی آتنی دیر تک دیکھنے سے دونون آبدیدہ تھی

یہ دونون خاتونین برابر کھڑی ہوئی نیچے کے پانی کو دیکھ رہی تھین - الگزینہ کے دل مین اپنے دلدادہ عاشق کی بہادرانہ اور عجیب حرکت کا خیال آ رہا تھا - پس کوئی تعجب نہین اگر اُسکو خیال ہوا کہ اُسکی ہجولی یعنے اسقوطری بیگم کے دل مین بھی ایسے ہی خیالات گزر رہے ہونگے بیگم کے چہرہ پر خفیف آثار ناراضی کے ظاہر ہوئے در اصل وہ خود بھی اپنے بہادر لال کپتان کے اس بلندی سے کودنے کا خیال کر رہی تھی تاہم اُسکے غرور نے اس امر کی اُسکو اجازت نہ دی کہ وہ اپنے خیالات کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار کرے -

غرور حسن اجازت مگر نہ داد کہ گل
کہ پرسش نکنی عندلیب شیدا را

الگزینہ - یقیناً وہ ضرور نکل گئے اُس بیچ کی کشتی نے جسے ہمنے اُسوقت جاتے دیکھا تھا اُنکو بچا لیا اور ایک نہ ایک دن وہ بہادر اُس ظالم اسمعیل بے سے ضرور بدلا لینگے -

بیگم - کیا تمسے اُ ر تمھارے دوست سے اُسکی بابت کچھ بات چیت ہوئی تھی کہ یہ شخص جو اپنے تئین لال کپتان کہتا ہے کون ہے ؟

الگزینہ - صرف چند باتیں ہوئی تھین -

بیگم - اچھا تو یہ شخص کون ہے اُسکا نام معلوم ہے

الگزینہ - نہین مین بھی اُسکے حالات سے ایسی ہی ناواقف ہون جسقدر تم ہو -

بیگم - کیا وہ جبل اسود کا رہنے والا ہے ؟

الگزینہ - معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے -

یکایک توپونکی آواز سے اس گفتگو مین خلل آیا - یہ آواز رومی توپخانہ کی تھی مختار پاشا مع اپنے لشکر کے غنیم کی فوج مین در آنا چاہتا تھا - یہ دونون دوشیزہ خاتونین اس آواز کو غور سے سننے لگین یکایک دھوئین کے بقے طبقہ ہوا مین نظر آ گئے اُس جانبازی کے کھیل کی خبر دینے لگے جو بہادر ترک اور جبل اسود کے آزاد پہاڑی باہم کھیل رہے تھے - یہ دھوان نہ تھا - ان ناشدنی نامرادونکی حسرتین تھین جنھون نے تمام مدعا سے ہم آغوشی کی آرزو مین جان شیرین برباد کی دن بھر دونون اس جانب ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھا کین کہ شاید کچھ پتا چلے کہ کسکی طرف فتح کی امید کیجا سکتی ہے - کیتھرائن اس سرزمین اور ترکون کے مقصود سے بھی آگاہ تھی - کہ اسوقت ورہ ڈیوگا مین جفاکش پہاڑی اپنی آزادی کیواسطے جان پر کھیل کے لڑ رہے ہین - دوپہر کے وقت حبشی غلامون کے سردار نے اطلاع دی کہ کھانا میز پر لگا ہے - بیگم کو اشتہا کم تھی لیکن یہ اپنی ہجولی کو لئے ہوئے اُتر ہی گئی اور کھانا کھانے کے بعد قلعہ کے افسر حسن المولا کو طلب کیا اور نہایت تشویش کے ساتھ اُس سے پوچھا کہ لڑائی ہو رہی ہے یہ نہین ؟

حسن المولا - جی ہان معلوم تو ہوتا ہے -

بیگم۔ کیا اسمعیل بے نے جبل اسود کی اُس
سمت پر حملہ کیا ہے جو درہ نیوگا مین پڑی ہوئی ہے
حسن المولا۔ (دست ہلاکر) ہان انکا قصد تو یہی تھا
بیگم۔ اور کیا اسوقت سے حملہ شروع ہوا ہے
کوئی خبر میدان جنگ سے نہین آیا۔
حسن المولا۔ جی کوئی نہین۔
بیگم۔ کچھ خبر بھی ملی کہ اس کوشش مین کامیابی
ہوئی یا ناکامی۔
حسن المولا۔ جی نہین لیکن اس امر مین تو گویا
کوئی شک بھی نہین کہ حملہ مین کامیابی ہو گئی
یہ ساری فوج دشمن کی فوج سے دس گنی ہے۔
بیگم۔ جون ہی خبر ملے مجھے فوراً اطلاع دیجئے گا
ترک نے جواب دیا "بہت خوب" اور چلا گیا
پھر یہ دونون قلعہ کی چھت پر آئین اور میدان جنگ
کی جانب دیکھنے لگین۔
مشہور ہے کہ زمانہ کی تیز رفتاری مین اگر کچھ وقت
کی کمی محسوس ہوتی ہے تو حالت انتظار مین
ناظرین انتظار کا مزا تو آپ نے بھی چکھا ہوگا
کیسے عشق مین دین و دنیا بھلا بیٹھے کوشش کر کے
ور دلدار تک رسائی ہوئی فلک نے رحم کیا
آج شام کو کسی نے آنے کا وعدہ بھی کیا ہے
شام ہی سے آنکھین دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔
ذرا سی آہٹ ہوئی کہ ہم سمجھے کہ وہ آ گئے۔ اٹھ کے
دوڑے لیکن وہان سوائے ہمارے تو ہم کے کچھ
نہ تھا اب پریشانی اور بڑھ گئی گھڑی گھڑی

جب ہاتھ جاتا ہے گھڑی نکلتی ہے
وقت دیکھا جاتا ہے ایک ایک لمحہ ایک ایک سال
معلوم ہوتا ہے۔ وقت کاٹے نہیں کٹتا یا بستر مرگ
پر پڑا ہوا ہے بیمار و ارگرد جمع ہین۔ رات زیادہ
آ چکی ہے۔ بیمار کی حالت ردی ہوتی جاتی ہے
لیکن اسوقت کوئی تدارک بھی نہین ہو سکتا
صبح کا انتظار ہے تیماردار گھڑی گھڑی اٹھ
کے صحن مین آتے ہیں آسمان کو دیکھتے ہین
اور مایوس ہو کے کہتے ہین ابھی تو صبح کے آثار
کہین نظر نہیں آتے۔ آج کی رات تو پہاڑ ہو گئی
کاٹے نہیں کٹتی۔
مجرم کو حکم قتل دیا جا چکا ہے لیکن اُسکے ورثا نے
اپیل کیا ہے۔ آج پیشی کا دن ہے مجرم قیدخانہ
مین کچھ عجیب امید و بیم کی حالت مین ہے
کبھی امید اسی نورانی صورت دکھا کے اسے
خورسند کر دیتی ہے کبھی یاس بصورت مہیب
اسکے سامنے آ کے اُسے سہما دیتی ہے۔
مقدمہ کے نتیجے پر اسکی قسمت کا فیصلہ ہے
یہ بیچارہ طوق و زنجیر مین مسلسل بیٹھا ہوا گھڑیان
گن رہا اور نہایت پریشانی کے ساتھ اُس
نتیجہ کا انتظار کر رہا ہے جس پر اُسکے آیندہ زندہ
رہنے یا مرنے کا انحصار ہے بالکل یہی
حالت اسوقت ہماری بیگم کی ہے۔ آج لڑائی
پر اُسکی قسمت کا فیصلہ ہے۔ اگر ترک فتحیاب
ہو گئے تو اسے ابھی اس قید میں نہین معلوم

کیسی کیسی سختیاں اٹھانا پڑینگی - اگر عیسائی فوج فتحیاب ہوئی تو بیشک رہائی کی امید ہے خدا خدا کرکے شام قریب آئی - اُسنے اُس سخت گولہ اندازی کی آواز سنی جو مختار پاشا نے اپنے آخری حملہ مین کی تھی اور اسکے بعد سناٹا ہوگیا - اب لڑائی ختم ہو گئی -

بیگم نے مسافر روز یعنی آفتاب کی جانب دیکھکر کہا جو اپنے بستر راحت کی تلاش مین بحیرۂ آذر یاٹک کے پانی مین جو اسوقت کندن کی طرح دمک رہا تھا غروب ہوتا نظر آرہا ہے -

"اگر ترکون نے فتح پائی تو ہمیں اسی قلعہ مین ناچار قید رہنا پڑے گا لیکن اگر انھین شکست ہوئی تو البتہ کوئی امید رہائی کی ہوسکتی ہے"

یہ باتیں ختم نہ ہونے پائی تھین کہ پہلے کچھ سوار اور اُنکے بعد کچھ پیدل ترکی توپخانہ کے بالکل بدحواس بھاگتے ہوے نظر آئے -

بیگم - معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کو شکست ہوئی اور یہ شکست کوئی معمولی شکست نہین معلوم ہوتی بھگدڑ بڑی سخت ہے سب بھاگے جاتے ہین

اس اثنا مین حسن المولا آگیا اور بیگم خاموش ہوگئی -

حسن المولا نے بیان کیا کہ مختار پاشا کو شکست ہوئی اور اب ہروقت خیال ہے کہ جبل اسود والے اس قلعہ پر حملہ کرینگے لہذا آپ لوگ اسکے گھر مین جا بیٹھیے -

یہ دونون خاتونین وہان ٹھہرنے پر اصرار کرنا فضول سمجھکر اپنے کمرہ مین چلی آئین -

رات ہوئی دونون نے کھانا کھایا اور پھر اس بات پر غور کرنے لگین کہ انکی رہائی کی کیا صورت ہوسکتی ہے -

الکزینیہ - دل ایسے تیورون سے جیسے کسی شخص کو کسی بات کا پورا یقین ہو تمھارا شوہر لال کپتان تمھین ضرور چھڑائیگا -

لیکن گویا اس بات کو غیر ممکن ثابت کرنے کے واسطے یکایک اسمعیل بیگ کمرہ مین داخل ہوا

ستر ھوان باب

جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے

محض اپنی خوش نصیبی سے اسمعیل بے اس جال سے بھی نکل گیا جو لال کپتان نے اپنے عمدہ اصول سے لگایا تھا کہ کل ترکی فوج جو پکڈنڈی سے روانہ ہوئی تھی بہادر عثمان پاشا سے لیکر ادنی سپاہی تک اس مین پھنسکر قید ہوا -

اسمعیل بے ابتک پہنچنے مین جبل اسود کی پہاڑیون پر کھیلا کرتا تھا اُسے اس پہاڑی کے راستون سے کسی قدر آگاہی تھی دشمن کو غافل پاکر اس گھاٹی جنگل مین اتر گیا جس مین گڈریے آیا تھا اور دوسری طرف سے اُس پگڈنڈی پر پہونچ گیا جد ہر سے فوج کو لیجایا گیا تھا

جنگل میں داخل ہونے کے تھوڑے ہی دیر بعد
اسمعیل بیگ کے غائب ہوجانیکی خبر معلوم ہوئی اور
لوگ چاروں طرف بیکار اسکی تلاش میں دوڑے
رات ہوتے ہوتے پہاڑی کے اس کنارے پر پہونچ گیا
جسکے پاس قلعہ کے پھاٹک کے سامنے والا میدان
واقع ہے - اسنے دیکھا کہ مختار پاشا نے آخری
حملہ کیا کہ اسلامی توپخانہ پر دشمن قابض ہوگیا
اور آخرکار ترکی فوج تباہی میں مبتلا ہوکے
بدحواس بھاگ کھڑی ہوئی -
وہ اسلامی فوج جو آج صبح کو دشمن پر حقارت
کی نظر ڈالتی اپنی کثرت پر نازاں میدان جنگ
میں گئی تھی اسوقت جبکہ آفتاب بہادر روحِ جنگ
تلوار کے خوف سے گوشہ مغرب میں چھپ
گیا تھا اسی حقیر و قلیل لشکر سے شکست فاش
کھا کے بالکل بدحواس بھاگی چلی آرہی ہے
اور اس تباہی کا سبب کون شخص ہے - ؟
وہی بیدالتی بہادر لال کپتان -
بس کوئی تعجب کی بات نہیں اگر ان واقعات
کو آنکھوں سے دیکھکر اسمعیل بیگ لال کپتان
کے خون کا پیاسا ہوگیا -
یہ خبر تو شاید نہ تھی کہ عیسائی فوج کا سپہ سالار
وہ طفل مکتب شاہزادہ نکوس ہے - نہیں یہ
فوج اس تجربہ کار سپہ سالار کے ماتحت ہے
جو لال کپتان کہلاتا ہے اسی نے تدبیر بھی سوچی
اور اسی نے دونوں مقاموں پر اسکی تعمیل
تکمیل بھی کی یہ کون ایسا بہادر افسر اور کون مشہور
سپہ سالار ہے جسنے اپنا نام اور مقصد چھپانے
کے واسطے اپنا نام لال کپتان رکھا ہے -
یہ مسئلہ تو اسمعیل بیگ سے بھی حل ہو سکا اسنے
یہ دیکھ سکے کہ دشمن کے حملہ و خنجر گاہ میدان جنگ
میں استادہ ہو رہے ہیں نہایت غصہ سے سینے
ہاتھ تھپڑ رو سے مارے اور گویا لال کپتان سے
مخاطب ہوکر کہنے لگا آج کی باری تو ملعون
گمنام تیرے ہاتھ رہی لیکن یاد رکھ کہ کسی دن
میرا ستارہ بھی چمکے گا اور تو میرے ہاتھوں میں
بے دست و پا ہوگا اسوقت صرف ڈھائی گھڑی
تیرے مذبح کیجانیکی جا ہے توشہ عقبا
روس کا نور نظر ہی کیوں نہو رات نے تاریکی
کا پردہ زمین و آسمان پر ڈالا اور ان بہادر روحوں کی
پردہ پوشی کی جو میدان جنگ میں بے جان
پڑے ہوئے زبان حال سے دنیا کو عبرت
دلانے کے واسطے کہہ رہے تھے ؎

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

صبح کو ہم کس شان شوکت سے اس
مقام پر آئے - دل میں خیال تھا - کہ دشمن کو
مار بھگائینگے اسوقت اسی دشمن کے ہاتھ سے
بے سر پڑے ہوئے ہیں - نہ کوئی یار ہے
نہ مددگار ہے چاہے دشمن جلا دے چاہے
صحرا کے درندے نوچ ڈالیں کوئی پرسان

حال نہین۔

اسمعیل بے پہاڑی سے اتر کے دشمن سے چھپتے قلعہ کی طرف روانہ ہوا تھا دریا سا اور اسکے ہمراہ تھوڑے سپاہی قلعہ کی دیوار کے نیچے پہنچے ہوئے آگے چلے گئے اور اسوقت تک ترک جسوقت تک اُنکے اور دشمن کے درمیان کوسون کا فاصلہ نہین ہوگیا۔ کچھ دور تک عیسائی فوج نے لشکر کا تعاقب کیا لیکن جب لال کپتان نے دیکھا کہ میری پوری فتح ہوگئی اور ترکی لشکر کی حیثیت بھی نہ باقی رہی تو اُس نے اپنی فوج کو ٹھہر جانے کا حکم دیا۔

قلعہ ڈلسگنو بہت اچھی طرح آراستہ تھا اور رسد وغیرہ کا بھی بخوبی انتظام کرلیا گیا تھا۔ کہ اگر دشمن محاصرہ کرے تو اہل قلعہ کو کسی چیز کی تکلیف نہ ہونے پائے۔

اور جب مختار پاشا قلعہ کے نیچے سے گزرا تو اُسنے حسن المولا سے جو دیوار قلعہ پر کھڑا ہوا تھا پکار کے کہا۔ دس روز تک قلعہ کو بچائے رہنا۔ مین ایکی مرتبہ اتنی فوج لیکر آؤنگا کہ ان عیسائیون کو سوا اسکے سمندر مین ڈوب مرنے کے کوئی چارہ نہ رہیگا

حسن المولا۔ خاطر جمع رکھیے دس دن کیسے دس ہفتہ تک بھی دشمن قلعہ نہین لے سکتے مختار پاشا نے اپنی راہ لی اور حسن المولا توپونکے انتظام مین مصروف ہوا حسن المولا سمجھا تھا کہ دشمن اسی وقت قلعہ پر حملہ کریگا مگر اسکا خیال غلط نکلا دشمن کی کچھ فوج سامنے والے جنگل مین نظر آئی لیکن آگے نہین بڑھی۔

ترکی سپہ سالار اسمعیل بے کے آنے سے سب کو حیرت ہوگئی۔

حسن المولا نے مفرور سپاہیون سے پوچھا تھا۔ لیکن ہر ایک نے اسمعیل بے کے حال سے عدم آگاہی ظاہر کی تھی جس سے اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ اسمعیل بے بھی کام مین آیا لیکن جب اسمعیل بے صحیح وسالم قلعہ مین داخل ہوا تو یہ سب خیالات برطرف ہوگئے کوئی عجب نہین اگر لشکر مفرور کے ہمراہ بھاگ جانے کے عوض اسمعیل بے نے قلعہ مین محصور ہونے کو ترجیح دی کیونکہ قلعہ مین کیتھرائن موجود تھی جو اسمعیل بے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی۔

اسمعیل بے۔ حسن المولا کی طرف مخاطب ہوکر میرے حملہ کے واسطے تیار ہو۔ بہت ہوشیاری سے فصیلون کا انتظام کرو۔ رات ختم ہوتے ہوتے جبل اسود والون کی طرف سے کچھ نہ کچھ ضرور ظہور مین آئیگا۔

حسن المولا۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ دشمن قلعہ پر حملہ کریگا۔

اسمعیل بے۔ نہیں تو سامنے آکے تو حملا

ظاہر کریگا نیکن پوشیدہ ۔
اور حسن تم جانتے ہو کہ دشمن کی فوج
مین سپہ سالار کون ہے نہین تمہارا وہم بھی
وہان تک نہین جا سکتا ۔ وہی لال کپتان جسنے
بیگم سے عقد کیا ہے ۔
حسن المولا ۔ (متحیر ہو کے) خوب ۔ یہ
شخص تو بلی سے بھی زیادہ سخت جان نکلا
اس گفتگو کے بعد اسمعیل بے بیگم کے کمرہ مین آیا
اسوقت اُسکے دل مین اس قسم کے خیالات
تھے ۔ قلعہ گو کہ مستحکم ہے لیکن ممکن ہے
کہ دشمن اُس پر قبضہ کر لے ۔ اور اُسوقت
کیتھرائن مجھسے چھن جائے ۔

اٹھارھوان باب

اسمعیل بے کا ارادہ

اسمعیل بے کے دفعتاً کمرہ مین داخل
ہونے سے بیگم چونک پڑی ۔ لشکر عثمانیہ
کی شکست اور تباہی کا حال حسن المولا بیان
کر چکا تھا ۔ پس اسمعیل بے کے چہرہ پر فکر و
تردد کے آثار دیکھکے مغرور مستقل مزاج
کیتھرائن کا چہرہ بحال ہو گیا ۔
اسمعیل بے نے یہ خوشی کے آثار
کیتھرائن کے خوبصورت چہرہ پر دیکھے اور
اُسکا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا ۔
کیتھرائن ۔ تم واپس آ گئے ۔ کیا عیسائیون
کی شکست ہوئی ۔ کیا اسلامی جھنڈا جبل
اسود کے پہاڑون پر لہرا رہا ہے ۔
اسمعیل بے نے غصہ کو ضبط کر کے ۔ تم
جانتی ہو کہ ترکی فوج شکست کھا کر برباد ہو گئی
کیتھرائن ۔ ہان قلعہ کی چوٹی سے مین نے
تمھاری ہزیمت خوردہ فوج کو بھاگتے ہوئے
دیکھا تھا ۔ اپنی تمام عمر مین سے ایسی بدحواسی
نہین دیکھی ۔
اسمعیل بے ۔ سچ ہے ۔ بڑی فاش شکست
ہوئی وہ فوج جو آج صبح کو اپنے قوت
بازو پر پورا بھروسہ کئے ہوئے چشم زدن
مین یقینی فتح کا خیال دل مین سے لئے دشمن کے
مقابلہ مین گئی تھی ایسی برباد ہوئی کہ اُسکی
ہستی نہ رہی ۔ جبل اسود والون کی فتح ہوئی
انہون نے ہمین پسپا ہی نہین کیا ۔ بلکہ
ہماری فوج کو بالکل برباد کر دیا ۔ اور اگر
اب وہ پہاڑون سے نکلین تو صوبہ البینیہ کا
راستہ اُنکے لئے بالکل صاف پڑا ہے ۔
اس قلعہ کا بھی مجھے خیال ہے کہ کوئی دم
دشمن کی فتح نصیب فوج محاصرہ کر لیگی
اور مجھے اُس کے تابع ہونے کے پیغام کا
جواب دینا پڑے گا ۔
اُتقرب آنے والی مدد اور قید سے

بانی کی امید نے کیتھرائن کے چہرہ پر حیرت
کے آثار پیدا کر دیئے۔
اسمعیل بے نے اس بات کو دیکھا
اور اسکے چہرہ پر تبسم کی علامتین ظاہر
ہونے لگین۔
اسمعیل بے۔ (کسی قدر طنزیہ لہجہ مین) تم
اب تو تمھین اپنے قیدخانہ کا دروازہ
گویا کھلا معلوم ہوتا ہوگا۔ شاید یہ سننے سے
تمھاری حیرت اور بڑھ جائیگی کہ وہ شخص
جس سے تمنے کل شب کو عہد کیا تھا اسوقت
تک زندہ ہے۔ وہ میرے سپاہیون کی
تلوار اور گولیون سے بچ گیا۔ اتنی بلندی سے
کودنے کا صدمہ اسکی جان نہ لے سکا
اب وہ جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہے
اسی کے جال مین ہم بذریعہ رہنما کے گرفتار
ہوئے اور اسی کے ہاتھ سے ترکی فوج پر
درہ ڈیوگا مین آفت نازل ہوئی جسوقت
بھی چاہے لال کپتان ور قلعہ پر آئے اور
جبل اسود کی فاتح فوج کے زور پر اپنی
دلہن کو طلب کرے۔
کیتھرائن۔ بخوبی سمجھ گئی کہ یہ بیان خالی
از علت نہین ہے اور ان حالات کے
سننے سے جو مسرت اسکو ہوئی اسکے آثار
چھپا کر پوری گفتگو سننے پر مستعد
ہو کے متوجہ ہو گئی۔

اسمعیل بے۔ اور مین کیا بیوقوف اور
بے عقل ہون۔ اس شکست نے میرے
دل کو ایسا توڑ دیا ہے اور مایوسی کے
ہاتھ مین ایسا بدحواس ہوگیا ہون کہ اپنے
ساتھیون کے ساتھ بھاگ جانے کے
عوض مین بالقصد اس بوسیدہ قلعہ مین
آکر پناہ گزین ہوا ہون تاکہ لال کپتان
جب اپنی فوج لیکر آئے اور اس قلعہ کو فتح
کرے تو علاوہ مال غنیمت کے اسمعیل بے
کو بالکل لاچار بے یار و مددگار قیدیون
مین سے لے۔
کیتھرائن۔ (اسکے طرز کلام سے وہ کچھ کا
نہ کہا کے) لیکن تمھارا قصد متابعت اختیار
کرنے کا نہین ہے تم قلعہ بند رہنا چاہتے ہو
کہ قلعہ بہت مستحکم ہے اور تمھارے زیر حکم
فوج آخر تک ہمت نہ ہارے گی۔ اس اثنا مین
مختار پاشا کثیر فوج لیکر آپہونچیگا اور دشمن کی
فوج کو اپنی قلت کی وجہ سے پسپا ہو کے
پھر درہ کے اس پار جانا پڑیگا۔
اسمعیل بے۔ (کسیقدر رنج کے) تم بہت
ذہین اور دوراندیش ہو۔ جو تم سمجھی ہو وہ صحیح
ہے۔ مین جانتا ہون کہ تمھارا شوہر لال کپتان
حملہ کرے گا۔ وہ جانتا ہے کہ تم یہان موجود ہو
اور قلعہ پر قبضہ پا اہل قلعہ کو تابع کرنیکے واسطے
لال کپتان کوئی بات اٹھا نہ رکھے گا

لیکن جب تک میرے دم مین دم ہے قلعہ
کو بچاؤن گا۔ دس دن کے اندر رسد آجائیگی
مختار پاشا اتنی فوج لیکر آئیگا کہ ان
پہاڑیون کو درہ ڈیوگا کے اُس پار بھاگ
جانا پڑے ان کی قوت جتنی ہے اُس سے
چاہے دونی بھی ہوجائے۔

کیتھرائن۔ تو میری قسمت کا انحصار اِس
قلعہ کے استحکام پر ہے۔ تم اب بھی میری بات
اپنے ارادہ سے باز نہین ہو۔

اسمٰعیل بے۔ (غصہ سے) نہین میری
خلقت مین یہ بات ہے۔ کہ جب کسی بات
کا قصد کرلیتا ہون۔ تو پھر اُس سے باز نہین
آتا۔ کئی سال گزرے جب مین نے ارادہ کیا
تھا کہ تم میری ہوجاؤ۔ تمھارے باپ نے
مجھے سخت شکست کہا جبل ہاسود کی سرحد
سے نکال دیا اور مجھے دوسرے ملک مین
جا کے پناہ لینا پڑی جو جو میری ترقی ہوتی تھی
مین اس خیال سے خوش ہوتا تھا کہ اب مین
تم سے قریب تر پہونچتا جاتا ہون اور اب جبکہ
نتیجہ حاصل ہوگیا اور تم بالکل میرے قابو مین
آگئین تو کیا یہ خیال بھی ہوسکتا ہے۔ کہ مین
تمھین بہ آسانی جانے دون گا۔ نہین
کبھی نہین۔ وہ گمنام قلعہ پر حملہ کرے۔
قلعہ کی دیوارین مستحکم مین۔ اور ہمارے
پاس نہایت عمدہ توپخانہ موجود ہے اور
اگر دیوارین بھی ٹوٹ جائین۔ اور مجھے یقین
ہوجائے کہ قلعہ پر دشمن ضرور قبضہ کرلیگا
تو خنجر میری ڈاب مین لگا ہوا ہے اسکا بیان
تمھارا دل ہوگا جب تک میری جان مین
جان ہے تم سوائے میرے کسیکی نہین ہوسکتین

بیگم۔ یہ گفتگو چپ چاپ سنا کی اُسکا چہرہ سرخ
ہوگیا۔ جان بلینا کی گذشتہ زندگی کے واقعات
سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ جو کچھ اُسنے کہا وہ کرگذرے
بھی ضرور۔

لیکن اُسکی باتون سے کیتھرائن ڈری نہین
اُسنے اُنھین تیورون سے جواب دیا۔

اسمٰعیل بے۔ تم کشت وخون کے عادی ہو
تواریخ مین تمھاری بابت یہ لکھا جائیگا کہ
تمنے ایسے افعال کا ارتکاب کرکے جو محض
وحشیون کے شایان تھے سپاہگری اور
بہادری کا نام ڈبویا۔ مین گو کہ ایک ضعیف البنیان
عورت ہون لیکن خاندانی جرأت و
شجاعت کا اثر میرے دل مین ہے۔ تم کہتے ہو
کہ تم مجھے قتل کر ڈالو گے لیکن رہا نہ کروگے
مجھے تمھارے کہنے کا یقین ہے تمھاری گذشتہ
زندگی کے واقعات سے مین سمجھتی ہون۔
کہ تمھین بدتر سے بدتر کام کرنے مین بھی
باک نہ ہوگا۔ ذرا دھیان دے کے سنو کہ
میری عمر کم ہے۔ اور دنیا اپنی دلفریب
صورت دکھلا کے مجھے بہت کچھ امیدین

ولاتی ہے۔ تاہم مین موت کو اُس زندگی
پر ترجیح دیتی ہون۔ جو تمھارے ساتھ بسر ہو۔
اسمعیل بے حجاب سنتا رہا اور
کہنے ہی کو تھا کہ قلعہ کے باہر سے بگل کی
کچھ آواز آئی لال کپتان آپہونچا۔

اکیسوان باب

جبل اسود والون کا پیام

جس وقت شکست خوردہ فوج
اس قلعہ کی طرف سے بھاگتی ہوئی نکلی تھی
اُس وقت سے اہل قلعہ بہت ہوشیار ہو گئے
اور لڑنے پر تیار تھے۔
آفتاب گوشۂ مغرب مین روپوش
ہو چکا ہے۔ ماہتاب سپاہ انجم ساتھ لئے ہوئے
میدان فلک مین صف آرا ہے۔ چاند
اور ستارون کا عکس بحیرۂ ڈریاٹک کے
پانی مین جگمگا رہا ہے۔ کنارہ پر چاندنی
نے روپہلی فرش کیا ہے۔ طیور جو دن بھر
اپنے رزق کی تلاش مین اُڑا کئے ہین
اسوقت آشیانون مین بیٹھے ہوئے
صناع ازل کی صنعتین دیکھ دیکھ کے وجد
کر رہے ہین۔
قلعہ کی شمال کی طرف د، ریر اُس
گنجان جنگل مین جو سڑک کے پاس والی
پہاڑیون کے دامن مین واقع ہے جبل
اسود والے وقت کے منتظر کھڑے ہوئے ہین
قلعہ ڈلسگنو بہت مستحکم ہے اور بلندی پر واقع
ہونے کی وجہ سے نواح مین کوئی مقام
ایسا نہین ہے۔ جہان سے قلعہ پر گولہ اندازی
کیجائے اور قلعہ کی توپون کے گولے
اُس مقام پر نہ پہونچ سکین۔
قلعہ مین پہرا دونا کر دیا ہے۔ اور ہر شخص کو
حکم ہے کہ کوئی بھی علامت دشمن کی طرف
حملہ کرنیکی دیکھو اور فوراً اطلاع دو۔
ترکون کو دفعتہً حملہ ہونے کا خوف تھا انھین
اس بات کا یقین نہ تھا کہ عیسائی باقاعدہ
محاصرہ کرکے قلعہ لینے کی کوشش کرینگے
بجوف رات آچکی تھی۔ جب بگل کی آواز
قلعہ کے جنوب بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے
درہ ڈیوگا کی پہاڑیون سے سنائی دی جس سے
معلوم ہوا کہ جبل اسود کی کثیر فوج قلعہ کو سب
طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔
بگل کی آواز آنے کے بعد قلعہ کے شمال
مین واقع ہونے والے جنگل سے کچھ
سوار صلیب کا جھنڈا لئے ہوئے نکلے۔
اسمعیل نے بگل کی آواز سنتے ہی قلعہ کے
پھاٹک کی چھت پر آگیا تھا۔ ان لوگون
کو صلیب کا جھنڈا لئے ہوئے آتے دیکھکے

اسکی تیوریان چڑھ گئین ۔
اسمعیل بے ۔ واللہ کیا یہ عیسائی کتے
خیال کرتے ہین کہ ہم انکی زبانی باتون سے
ڈر جائینگے ۔ ایک ہی فتح کے نشہ نے اسقدر
انکے دماغ مین خلل ڈالدیا ۔ اچھا ایک
توپ کا رخ انکی طرف پھیر دو ۔ ہم پہلے انکا
پیام سنینگے لیکن اگر انھون نے گستاخی کی
یا کوئی کلمہ ہماری شان کے خلاف زبان سے
نکالا تو ہم فوراً انھین جہنم واصل کر دینگے ۔
گولہ اندازنے توپ کا رخ اُن سوارون
کی طرف کردیا ۔ اور جوں جوں وہ آگے بڑھتے
گئے توپ کا رخ بھی پھرتا گیا ۔
چاندنی ایسی صاف وشفاف تھی کہ ہر چیز
اس توپ اور گولہ انداز کے جو دیوار کے
سایہ مین تھے مثل دن کے دکھائی دیتی تھی ۔
قلعہ کی دیوار سے قریب سو فٹ کے
فاصلہ پر پہنچکر یہ گروہ ٹھیرا اور باجہ والون نے
اہل قلعہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض
سے باجہ بجایا ۔
ان سوارون کے افسر کو اسمعیل بے
بخوبی پہچانتا تھا ۔ یہ وہی اسکاٹ لینڈ کا
رہنے والا رابرٹ لارڈ ڈیل تھا ۔
غور سے اسمعیل بے نے ان لوگون کو
دیکھا کہ انمین لال کپتان تو نہین ہے
اگر وہ ہوتا تو کوئی چیز اسمعیل بے کو ان سوارون
کے اڑا دینے سے نہ روک سکتی ۔
لیکن جس شخص سے اسمعیل بے کو اسقدر
نفرت تھی وہ ان لوگون مین نہ تھا پس وہ
غصہ ضبط کر کے ان لوگون کی طرف متوجہ ہوا
اسمعیل بے سایہ مین کھڑا تھا اسلیے اہل
جبل اسد کی نظرون سے پوشیدہ تھا اور
انھین خیال بھی نہ تھا کہ اسمعیل بے قلعہ مین
موجود ہے ۔
لارڈ ڈیل ۔ (بگل بجنے کے بعد) اس قلعہ کا
افسر کون شخص ہے ۔
اسمعیل بے ۔ حسن تم جواب دو ۔
حسن المولا اسد دیوار کے کنارہ پر آکے ۔ م
مین حسن المولا اس قلعہ کا افسر ہون ۔
لارڈ ڈیل نے صاحب سلامت کی ۔
لارڈ ڈیل ۔ مین رابرٹ لارڈ ڈیل جو جنرل بو
کی فوج مین کرنیل ہون شاہزادہ نکولس
کی طرف سے جنکی فوج تمھین چارون طرف سے
گھیرے ہوئے ہے اس قلعہ کو مانگتا ہون
شرائط مین بہت لحاظ کیا جائیگا ۔ اہل
قلعہ کو عزت کے ساتھ نکل جانیکی اجازت
ہے ۔ اور افسر ہتھیار بھی لگائے
رہ سکتے ہین ۔
اسمعیل بے ۔ یوچھو کہ جتنے لوگ قلعہ
مین موجود ہین اُن سب کو نکل جانے
کی اجازت ہے حسن المولا نے حسب الحکم

سوال کیا۔

لاڈر ڈیل اصل منشا سمجھ گیا۔ اور اُسنے جواب دیا عان سب لوگون کو نکل جانے کی اجازت ہے۔ جو سلطان روم کے تحت ہین۔ لیکن اگر اس قلعہ مین جبل اسود یا البیہ کا کوئی باشندہ ہے اور سرحد روم مین داخل ہونا نہین چاہتا تو اُسکو آزادی دیجائیگی کہ جہان جی چاہے جائے۔

اسمعیل بے۔ (حسن المولا سے مخاطب ہوکر) کہو کہ اسمعیل بے کی منگیتر بیگم استقوری قلعہ مین موجود ہے۔ اُسکی بابت کیا حکم ہے

حسن نے یہی سوال کیا۔

لاڈر ڈیل۔ وہ بیگم جسے تم اسمعیل بے کی منگیتر بتاتے ہو جبل اسود کی فوج کے ایک بہادر افسر کی زوجہ منکوحہ ہے۔ وہ ترکی فوج کے ساتھ نہین جاسکتی۔

اسمعیل۔ (حسن سے) کہو کہ بیگم سلطان روم کی تولیت مین ہے اور بغیر سلطان کی اجازت کے اسکا عقد جائز نہین ہوسکتا

لاڈر ڈیل۔ اس دعوی سے تو اہل جبل اسود کو انحراف ہے اور سلطانی حکومت ہی کے سوال کے فیصلہ کے واسطے تو آج اسوقت ہتھیار باندھے ہوئے یہان جمع ہین۔ جبل اسود والے یہ نہین تسلیم کرتے کہ جبل اسود کی چپہ بھر زمین بھی سلطان روم کے زیر حکومت ہے یا اُنکے پہاڑون کے باشندون مین سے کسی ادنی شخص پر بھی سلطان روم کو کوئی اختیار ہے۔

اسمعیل بے۔ (سایہ سے نکل کر دیوار کے کنارہ پر آکے نہایت برہمگی کے ساتھ) ہم چھوٹا منہ بڑی بات +

اسمعیل بے کے سامنے آنے سے لاڈر ڈیل اور اسکے ساتھیون کو حیرت ہوگئی ان کو خیال تھا کہ وہ پہاڑون مین ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہوگا۔ اس بات کا تو کسی کو وہم ہی نہ تھا کہ وہ قلعہ مین موجود ہین۔

اسمعیل بے۔ تم تو غیر ملک کے رہنے والے ہو تمھین جھگڑے سے واسطہ نہ تعلق جبل اسود زیر حکومت سلطان روم ہو یا نہ تو تم کون ہو۔ یا تو تم جری اور بہادر ہو یا بالکل بیوقوف ہو کہ مفت اپنی جان پر کھیل کے میرے سامنے آئے ہو تم تمہارا راہزن دوست اسمعیل بے کی تدبیر مین دخل انداز ہوئے اور اب تم صلح کا جھنڈا لیکر شیر کے مقابل آئے ہو۔ تم قلعہ خالی کر دینے کا سوال کرتے ہو مین اسکا جواب خونریزی سے دونگا (گولا انداز کی طرف مخاطب ہوکر) الست اپنی توپ کے پاس جاؤ

اور گولا انداز جلی ہوئی مہتاب ہاتھ مین لیکر توپ کے پاس پہونچا۔

بیسواں باب

قلعہ پر حملہ

گولہ انداز کی اس حرکت سے جبل اسود کے سواروں کے چہرہ پر کوئی آثار خوف کے نہین ظاہر ہوئے گو کہ وہ خوب جانتے تھے کہ اسوقت انکی موت اور زندگی اُنکے دشمن اسمعیل بے کے ہاتھ مین ہے۔

اسمعیل بے (لاڈر ڈیل اور اُسکے ساتھیون سے) اے جبل اسود کے باشندو مین تمھین صرف انگلی کے اشارہ سے ملک عدم کو روانہ کر سکتا ہون۔

لاڈر ڈیل۔ (اطمینان کے ساتھ کہ گویا کوئی بات خوف یا خدشہ کی ہے ہی نہین) یہ جھنڈا ہمارا محافظ ہے۔

اسمعیل۔ (غصہ سے) جھنڈا بھلا اس جھنڈے کی وقعت ایک باضابطہ فوج کے سردار کی نظر مین کیا ہو سکتی ہے خصوصا جب وہ ایک قزاقون کے گروہ کی طرف سے آیا ہو کیونکہ میری نظر مین تم لوگ ڈاکہ زنون سے بہتر نہین ہو۔

لاڈر ڈیل۔ تم اس جھنڈے کا لحاظ نہ کروگے۔

اسمعیل بے۔ ہہین مین تمکو صرف چند منٹ کی مہلت اس غرض سے دیتا ہون کہ تم سفر آخرت کے واسطے تیار ہو جاؤ اور اسکے بعد مین قسم کھاکر کہتا ہون کہ تمکو توپ سے اوڑا دونگا۔

لاڈر ڈیل۔ اس حرکت پر تمام مہذب دنیا لعنت کرے گی۔

اسمعیل بے۔ خوب ہمین دنیا سے مطلب۔ تم باغی ہو۔ تم اپنے بادشاہ سے برسر مقابلہ آئے ہو۔ اپنی حماقت سے تمنے اپنے تئین میرے قابو مین دیدیا ہے اسی سزا دونگا کہ سب کو عبرت ہو۔

لاڈر ڈیل۔ (بہت اطمینان سے) ذرا تامل کرو اور غور کرکے دیکھو۔ کیا اُن ایک ہزار سے زیادہ ترکی سپاہیون اور افسرون کی جان کوئی چیز نہین ہے جو اس لڑائی مین گرفتار ہوئے ہین۔ اور اہل جبل اسود کے یہان قید ہین۔

یہ کلمہ کچھ ایسا موثر تھا کہ اُسنے اسمعیل بے کو بالکل ساکت کردیا۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا لیکن نہایت غیظ و غضب سے لاڈر ڈیل کی طرف دیکھنے لگا۔

لاڈر ڈیل۔ شاہزادہ نکولس کے ہاتھ مین تمھارے بہت سے لوگ ہین۔ اور ان مین بعض اعلے درجے کے افسر بھی ہین ہم سبکو

آڑا دو مگر جب صبح ہوگی تو اس قلعہ کے سامنے کا ہر درخت ہمارے الاک کے انتقام کی شہادت دے رہا ہوگا ہر درخت میں ایک ترک کا سر لٹکا ہوا نظر آئیگا ہم سپاہی موت کی موت مرینگے لیکن تمہارے ساتھیوں کو چوروں اچکوں کی طرح پھانسی دیجائیگی۔

اسمعیل بے۔ (نہایت غصہ سے) تمہارا سردار ایسی جرأت نہ کریگا۔

لارڈ ڈیل۔ حقارت کے لہجہ میں جرأت نہ کریگا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ہمیں جھنڈے کے آنے میں کچھ پس و پیش ہوا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ بعد اس کو بی کے جو آج ہمنے تمہاری کی ہے۔ تم اس جھنڈے کے ساتھ آنیوالوں سے کسطرح پیش آؤگے لیکن ہمارے شاہزادہ نے فورًا جواب دیا۔ اگر وہ لوگ اس جھنڈے پر آگ برسائینگے تو میں صبح ہوتے ہر ترک کا جو میرے قلمرو میں ہے۔ سر اڑا دونگا۔ تم صاف صاف کہدینا۔

اسمعیل بے۔ تمام اہل جبل اسود کی جانوں سے عثمان پاشا کی جان زیادہ قیمتی ہے اور اس خیال سے کہ کہیں اپنی فتح کے نشہ سے اندھا ہوکر تمہارا شاہزادہ عثمان پاشا کو کوئی ضرر نہ پہونچا بیٹھے میں اپنے ارادہ پر پھر غور کرونگا۔ اسوقت تو چھوڑے دیتا ہوں۔ لیکن اب کوئی جھنڈا میرے پاس نہ بھیجنا۔ ورنہ جو میری زد پر آئیگا میں توپ سے اڑا دونگا۔ تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب تک قلعہ میں ایک سپاہی بھی زندہ رہیگا۔ قلعہ خالی نہ کیا جائیگا۔

لارڈ ڈیل نے رخصتی سلام کیا۔ باجہ بجا اور یہ سوار اپنے لشکر کی طرف واپس ہوگئے۔ اب اسمعیل بے حملہ روکنے کا بندوبست کرنے لگا۔ سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے ساتھ ہی حملہ شروع ہونے کا اُسے یقین تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ قلعہ کے چاروں طرف عیسائی فوج پڑی ہوئی ہے اور اندھیرے میں اپنی توپیں مورچہ پر لگا لے گی تاکہ روشنی ہونے کے ساتھ ہی گولہ اندازی شروع کردے اسمعیل بے نے حکم دیا کہ جنگل کی طرف گولہ بارود۔ توپوں کا منہ بلند کردو اور پہاڑ کے اس کنارہ تک نصف دائرہ قائم کرکے گولہ بازی کرو اور اسیطرح پر گولہ اندازی شروع بھی ہوگئی۔

تمام رات اسطرف سے گولہ پر گولہ مارا گیا۔ لیکن دشمن کی طرف سے ایک توپ کی بھی آواز نہیں آئی ظاہرا دشمن ابھی جائے قیام چھپانا چاہتا ہے۔

آخرکار صبح ہوئی اور دو گھنٹہ بعد حملہ شروع ہوا۔ اسطرف سے رات بھر گولہ اندازی

کی گئی تھی۔تاہم دشمن نے اپنی توپین موقع پر لگائین اور پھر سخت آتشبازی شروع کی۔سہ پہر تک گولہ کی لڑائی رہی جسمین اہل قلعہ اچھے رہے جبل اسر دکی فوج کی دو توپین پھٹ گئیں۔اور تین توپین غنیم کی بیکار ہوئین اس سے نقصان بہو نچا کیونکہ اُنکے پاس توپین بہت ہی کم تھین اور قلعہ کی دیوار مین کہین پر کوئی سوراخ بھی نہ ہوا۔

اسمعیل بے۔دشمن کی طرف سے آتشبازی بس کی ہوئی ار رسانے سے توپین ہٹتی دیکھکر[?] ایا جب تک تمہارے پر نہ ہون ادر تم آتشدسلو تم بسج دلسگنو پر قابض نہین ہوسکتے۔

اکیسوان باب

بد قسمتی

پھر رات آئی اور قلعہ کے گردمین ہوا اس کمرہ مین جسکی کھڑکی سمندر کی طرف تھی۔دونون خاتونین بیٹھی ہوئی ہین۔دن بھر وہ مجرمون کی طرح ایک کمرہ مین قید رہی ہین اور اُسکے دروازہ پر سمعیل بے کے حکم سے سنتری ٹہلا کیا ہے۔

اسمعیل بے نے اسکی وجہ صاف صاف بتادی تھی۔اُسنے کہا تھا۔لڑائی شروع ہوا چاہتی ہے۔یہ لوگ جو قلعہ کے باہر پڑے ہوئے ہین ہمارے توپخانہ کی قوت اور قلعہ کی دیوارون کے استحکام کا تجربہ کرنا چاہتے ہین۔دونون طرف سے سختی کیجایگی گولا رگولی کسی کا خیال نہ ہوگا اور اگر تم مین سے کوئی دریار پرجائیگا۔تو وہ بھی اسی طرح زخمی ہوسکتا ہے جسطرح قلعہ کا کوئی سپاہی۔اور مجھے منظور نہین کہ تم اس خدشہ مین اپنے تئین ڈالو۔

پس یہ دونون پھر تنہا کمرہ مین لیٹی رہین۔

کچھ دیر تک گولہ اندازی بہت زور وشور سے ہوا کی۔ہر توپ کی آواز کے ساتھ انکے دلون مین امیدین پیدا ہوتی تھین۔اور مایوسی انکو مٹادیتی تھی۔

بیچاری کیتھرائن کچھ عجیب امید وبیم کی حالت مین تھی۔کھڑکی سے بحیرۂ آڈریاٹک کے پانی کے کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔لیکن جب آفتاب بحیرۂ آڈریاٹک کے نیلے نیلے پانی مین ڈوبنے لگا اور توپون کی آواز دن مین کمی ہونے لگی تو اُنکے دلونمین ازسرنو تشویش پیدا ہوئین۔

کیتھرائن۔(الکزینہ سے مخاطب ہوکر) تم

دیکھتی نہین کہ توپون کی آواز مین کمی ہوتی جاتی ہے۔ یقیناً جبل اسود کی فوج کی توپون سے قلعہ کی توپین بیکار ہوگئی ہین شاید دیوار ٹوٹ گئی ہے۔ اب کچھ دیر مین ہمارے ہموطن قلعہ مین حملہ کرکے گھس آئینگے اور ہمین اس ظالم کے چنگل سے چھڑا لین گے

الکزینہ۔ (جوش سے) آمین آمین۔

یہ کہکے دونون گوش برآواز انتظار کرنے لگین۔

آہستہ آہستہ آفتاب غروب ہوا اور دنیا پر شام کی سیاہی چھا گئی۔

اب باہر موت کا ایسا سناٹا ہوگیا اب نہ بگل بجتا تھا نہ طبل گڑگڑاتے تھے نہ گولون کے سناٹے کی آواز آتی تھی۔ اور جب رات کی سیاہی زیادہ بڑھتی جاتی تھی۔ یکایک چند ملازم روشنی لئے ہوئے کمرہ مین آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ترکی سپہ سالار داخل ہوا۔

اسمٰعیل بے کے چہرہ پر مسرت کے آثار دیکھ کے ان دونون کو یقین ہوگیا۔ کہ فوج کی لڑائی مین اہل قلعہ اچھے رہے اور حملہ سے قلعہ کو کوئی ضرر نہین پہونچا۔

ملازمین چلے گئے اور اسمٰعیل بے ایک کرسی پر بیٹھکے دونون کی طرف [illegible]

اسمٰعیل بے۔ مین تمھارے رفع تردد کے واسطے اسوقت آیا ہون اہل جبل اسود نے آج سویرے سے آتشباری کرنا شروع کی تھی۔ اور دو گھنٹہ گذرے کہ حملہ ختم ہوا۔ اُنکی توپون سے ہمین ذرا بھی نقصان نہین پہونچا بلکہ ہمارے توپخانہ نے دشمن کو بہت ضرر پہونچایا۔ ہمنے اُنکی توپین بیکار کردین۔ درا انہین حملہ سے دست بردار ہونا پڑا۔ کیتھرائن اب رہائی کی امید اپنے دل سے نکال ڈالو تم اسطرح میرے اختیار مین ہو۔ کہ گویا قسطنطنیہ مین میرے محل مین بیٹھی ہوئی

کیتھرائن نے کچھ جواب نہین دیا۔ بلکہ نہایت حقارت کی نظر سے اسمٰعیل بے کو دیکھ کر منہ پھیر لیا اور سمندر کی طرف دیکھنے لگی۔

رات کے ساتھ ہی طوفان بھی آیا۔ چاند اور تارے چھپ گئے آسمان کافر کے قلب کی طرح سیاہ نظر آنے لگا۔

اسمٰعیل بے۔ دس پندرہ دن یہ باغی اس قلعہ کی بیرونی لیکن مستحکم دیوارون پر گولہ اندازی کرکے اپنا حوصلہ نکالین اس اثنا مین [illegible] پاشا فوج ظفر موج لیکر آجائیگا اور ہم ان باغیون کو سزا دلوائینگے۔

کیتھرائن ۔ اگر پروردگار دنیوی کو وہ عادے اگر جبل اسود کے پہاڑ مسمار ہو جائین اگر جبل اسود والون کے دلون سے جرأت اور بازوٴن سے قوت سلب ہوجائے اگر وہ بھی غلامی کے ظلم سہنے پر مستعد ہوجائین تو اسلامی جھنڈا جبل اسود کے پہاڑ پر پہونچ سکتا ہے ۔ ورنہ وہ ہرگز ہرگز مسلمانون کی متابعت اختیار نہ کرینگے ۔

اسمٰعیل بے کیتھرائن کے پیارے پیارے چہرہ کو دیکھا کیا جسمین اسوقت جوش اور غصہ کی افروختگی نے عجب عاشق کش ادائین پیدا کر دی تھین ۔

اسمٰعیل بے ۔ واللہ تم اس قابل ہو کہ ایک شجاع و بہادر سپاہی کی بیوی ہو ۔ تمھاری بات سے میری دلی کیفیت بڑھتی جاتی ہے ۔ اب تو سب موانع دفع ہوگئے ہین ۔ دیکھین خدا کب تمھین میری بناتا ہے ۔

کیتھرائن ۔ وہ وقت کبھی نہ آئیگا ۔

اسمٰعیل بے ۔ دشکرا کے اس بحرونہ بنا ۔ ہمارے درمیان مین جو جو موانع تھے وہ سب دفع ہوگئے ۔ اب جسوقت میرے جی مین آئے مین اپنی مراد پوری کر سکتا ہون ۔ کہ جس سے ساتھ مناسب سمجھون تمھاری شادی کر دون خواہ تم رضامند ہو خواہ ناراض کل تمھارا عقد میرے ساتھ ہوگا ۔

کیتھرائن ۔ (گھبرا کر) کل ؟

اسمٰعیل بے ۔ ہان کل وقت کے ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور تم ایک ہفتہ یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد بھی میرے ساتھ عقد کرنے پر اسیطرح ناراض رہوگی جیسے کہ آج ہو ۔

کیتھرائن ۔ لیکن تم شاید یہ بھول گئے ہو کہ میرا عقد ہو چکا ہے ۔

اسمٰعیل بے ۔ کیا مین تم سے کہہ نہین چکا کہ سب موانع دفع ہوگئے وہ گمنام جو اپنے تئین لال کپتان کہلاتا تھا آج کی لڑائی مین مارا گیا ۔

بیگم یہ گفتگو جن تیورون سے سن رہی تھی انکے دیکھنے سے اسمٰعیل بے کو معلوم ہوگیا کہ میرے کہنے کا اُسے یقین نہ آیا ۔

اسمٰعیل بے ۔ تمھین میرے کہنے کا یقین ہے ؟

بیگم ۔ بالکل نہین ۔

اسمٰعیل بے ۔ جب کل میرا عقد تمھارے ساتھ ہو جائیگا اُس وقت تو تم کو یقین آجائیگا ۔

بیگم ۔ اگر ایسا رسم ادا کیا جائے تو وہ خدا اور دنیا دونون کے سامنے بالکل ناجائز ہوگا

اسمٰعیل بے - جب اسکے ذریعہ سے
مجھے وہ چیز مل جائیگی جسکے واسطے مین سالہا
سال سے حیران و سرگردان ہون تو مین عقد
کے جواز و غیر جواز کی کسی سے شکایت
نہ کرونگا - تم کبھی ایسے فعل شنیع کی مرتکب
نہ ہوگی - بیگم نے کہا اور اسکا گلاب سا
چہرہ غصہ سے گل لالہ ہوگیا - سلطان روم
بھی گو کہ تو سہی مین دنیا کی کسی سلطنت
سے نہین دبتا مگر ایسے امر کو جائز نہ رکھیگا
کہ یورپ کے ایسے پرانے معزز خاندان
کی خاتون کی ایسی ہتک کی جائے
اگر مجھ پر ظلم کیا جائے تو تمام عیسائی
دنیا کے اسکا قصاص سے لینے پر موجود
ہوجائیگی -

اسمٰعیل بے - (اس جواب سے بالکل
متاثر ہوکے) اچھا یہ تو بعد کو دیکھا جائیگا
اسوقت تو میری حسرت نکلتی ہے آگے
بڑھکے چاہے جو ہو مین تو اس موقع کو
ہاتھ سے جانے نہ دونگا کل تم میری
بیوی ہوجاؤ گی ہر چہ باد اباد -

یہ کہکے اسمٰعیل بے اٹھا اور اطمینان
کے ساتھ کمرہ سے باہر چلا گیا -

اسوقت بیگم کی آیندہ زندگی کا آئینہ
ایسا تاریک معلوم ہوتا تھا جیسا کہ اسوقت
باہر کا اندھیرا کہ ہاتھ نہین سوجھائی دیتا

بائیسوان باب

جور فلک سے عاجز ہو کر
ملک عدم بسا لینگے ہم

الکزنیہ - ایسی جرأت تو وہ نہ کریگا کیون
کیتھرائن - نے مغموم ہوکے گردن
جھکائی -

الکزنیہ - لیکن یہ تو انتہا درجہ کی
ہتک ہے -

کیتھرائن - اس شخص کی زندگی کے
گذشتہ واقعات پر نظر کرو اور دیکھو کہ اسنے
کون کونسی بدکرداریان کی ہین اب زمانہ
بھی بدل گیا ہے - وہ اگلا وقت نہین
جب کسی بیکس عورت پر ظلم کیا جاتا تھا
تو اسکی خبر دنیا بھر مین فوراً مشہور ہوجاتی
تھی اور ہر طرف سے بہادر اسکا عوض
لینے کو اپنا سر ہتیلی پر رکھے ہوئے
دوڑتے تھے - ہم اس قلعہ مین قید ہین
چارون طرف وہی لوگ ہین جو اسمٰعیل بے
کی ایسی کہینگے - مین دیکھتی ہون کہ اسنے
مجھ پر یہ ظلم کرنے کا مصمم قصد کرلیا ہے
جو چاہے ہو وہ اپنے ارادہ سے باز
نہ آئیگا - وہ مجھے مجبور کرکے مجھ سے عقد
کرے گا - نہ خوشامد سے اسپر اثر ہوگا نہ

دھمکاتے ہیں اور جب عقد ہو گیا ہے تو
پھر میں کیا کر سکتی ہوں سو وہ ایک نئی حکایت
دنیا کے سامنے پیش کرکے کہدیگا ۔ کہ
یہ رضامند تھی ۔ اسکی ہاں میں ہاں ملانے
والے بہت نکل آئینگے اور یہاں سے مجھے اور میری
وجہ سے تمہیں بھی قید رکھے گا ۔ اب اس
امر سے تمہیں واقفیت اسقدر ہو چکی ہے
کہ وہ تمہیں رہا نہیں کر سکتا ۔ اگر ہے مجھے کچھ
امید تھی تو اس بنا پر کہ شاید اس قلعہ پر
عیسائی قبضہ کریں ۔

الکزینہ ۔ لیکن کیا تمہیں اسمعیل ہے
کے کہنے کا یقین ہو گیا ۔

بیگم ۔ ہاں قلعہ پر کے حملہ کا واقعہ اسنے ٹھیک
بیان کیا ۔ ہر بات سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ اہل قلعہ آج اچھے رہے ۔ گولہ اندازی
بند ہوئی عرصہ ہوا اگر دیوار کہیں سے
بھی شکستہ ہوتی تو جبل اسود کی فوج کب کی
دوڑ پڑی ہوتی ۔ یہ وہ سچ کہتا تھا ۔
قلعہ بہت مستحکم ثابت ہوا اور انھیں حملہ میں
ناکامی ہوئی ۔

الکزینہ ۔ شاید اب کی حملہ میں کامیابی ہو ۔
بیچاری سادہ لوح الکزینہ کو ذرا سی
بات سے امید ہو جاتی تھی مشہور ہے
کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے ۔

بیگم ۔ شاید تمہیں یاد نہیں کہ میری
قسمت کا فیصلہ کل ہی ہو جائیگا ۔

الکزینہ ۔ تو کیا تمہیں لال کپتان کی موت
کا یقین ہو گیا ۔

بیگم ۔ نہیں یہ قصہ تو اسنے اسلئے گڑھ
لیا ہے ۔ کہ میں اپنے تئیں بالکل بیکس و
ناچار سمجھ لوں ۔

الکزینہ ۔ تو خوش رہو کہ اگر لال کپتان
زندہ ہے تو پیاری کیتھرائن تم خاطر جمع رکھو
تم ضرور چھوٹ جاؤگی ۔ وہ تمپر عاشق ہے
اور وہ تمھارے واسطے زمین آسمان
ایک کر دے گا ۔

بیگم مسکرائی ۔ بیوقوف بھلا یہ گمنام عہدہ
سپاہی جسکی دولت اسکی تلوار ہے اسمعیل جیسے
ایسے ترکی افسر کے مقابلہ میں کیا
کر سکتا ہے ۔

الکزینہ ۔ لال کپتان تمہیں چاہتا ہے
عشق اسکی رہبری کریگا ۔ اور وہ اسمعیل جیسے
ایسے معزز شخص سے گوے سبقت
لیجائے گا ۔

بیگم نے سر ہلایا ۔

الکزینہ ۔ تمہیں یقین نہیں آتا ۔

بیگم ۔ نہیں یہ تمہارے خیالات بچوں
کے ایسے ہیں ۔ یہ باتیں قصہ کہانیوں
کی ہیں ۔ ایسے واقعات دنیا میں نہیں
ہوتے ۔ میں نے اس گمنام شخص کے

ساتھ جلدی مین سماقت سے عقد کر لیا
اسوقت مجھے دین و دنیا کسی سے مطلب
نہ تھا صرف مطلوب یہ تھا کہ کسی طرح اسمعیل بے
کو ناکامی ہو۔ مین سمجھتی تھی کہ عقد کر لینے
سے چھوٹ جاؤنگی لیکن اب جو دیکھتی
ہون تو اور عذاب مین مبتلا ہو گئی۔

الکزنیہ اٹھی اور اسنے دونون ہاتھ
کیتھرائن کے گلے مین ڈال کے کہا میری
پیاری بہن حقیقتاً کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا
ہوتا ہے۔

کیتھرائن۔ ہان کچھ سمجھ مین نہین آتا
البتہ اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنے کی
ایک صورت ہے۔

الکزنیہ۔ وہ کیا؟

کیتھرائن۔ اگر مین مرجاؤن تو اس عذاب
سے نجات ہو جائے۔

الکزنیہ۔ پیاری کیتھرائن ایسا قصد کرنا

کیتھرائن۔ اور کیون ہو موت زندگی سے
بہتر نہین جو اس شخص کے ساتھ بسر ہو جس سے
مجھے نفرت ہے۔

الکزنیہ۔ لیکن ہان تمھاری جوانی یون مٹ
جائیگی و دلی آرزوئین دل ہی مین رہ جائینگی

کیتھرائن۔ ہان۔ میری قسمت برگشتہ ہو
گئی ہے۔ اور اس زندگی سے مجھے موت بہتر
معلوم ہوتی ہے۔ اگر خدا نے میری مدد نہ
کی اور مجھے عقد کرنے پر مجبور ہونا پڑا تو مین
اس کھڑکی سے سمندر مین پھاند پڑونگی۔
ڈوب کر مرنا مجھے قبول ہے لیکن اسمعیل بے
کی زوجہ بن کے رہنا منظور نہین۔

الکزنیہ۔ افوہ! اسقدر اونچے سے پھاندنا
تو بہت مشکل ہے۔

یہ دونون غمزدہ خاتونین کھڑکی کے پاس
آئین اور باہر دیکھا۔

اسوقت زمین و آسمان سیاہ ہو رہا تھا
ہوا چل رہی تھی اور بڑی بڑی بوندین
پڑ رہی تھین۔ تاریکی اسقدر تھی کہ ہاتھ
نہین سجھائی دیتا تھا۔ بحیرہ آڈریاٹک کا
پانی قلعہ کی دیوارون مین تھپیڑے کھا کھا کے
عجب ہیبتناک شور مچا رہا تھا۔

الکزنیہ نے کھڑکی سے جھک کے نیچے دیکھا
یکایک بجلی چمکی اور نیچے کا پانی بہت دور
تھا۔ بجلی کی روشنی مین دکھائی دیا۔ الکزنیہ
کانپ گئی۔

الکزنیہ۔ (بہت خوف زدہ ہوئی اور پانی
کی طرف اشارہ کر کے) کیسا خوف معلوم
ہوتا ہے۔

کیتھرائن۔ ہر چند موت سے خوف معلوم
ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان زندگی سے
تنگ آجاتا ہے۔ تو موت تھکے ہوئے
شخص کی نیند معلوم ہوتی ہے۔ مرنا بھی

ایک طرح کا سونا ہے۔
الگزینیہ۔ میرا تو اس خیال سے جی گھبراتا ہے
کیتھرائن۔ مین عجب مخمصہ مین ہون
اگر کوئی رہائی کی صورت نہ پیدا ہوا اور
اسمعیل بے اپنی خواہشات حیوانیہ کا الہ کار
بنائے تو موت اچھی۔ بیگم اگر آخر وقت
پر بھی خدا مدد کرے اور رہائی ملے تو اس سے
بہتر کیا ہے۔ مین اس ظالم کے ہاتھ سے
تو بچ جاؤنگی لیکن مین نے حماقت
سے اپنے تئین دوسرے شخص کا پابند
کر لیا ہے۔ یہ لال کپتان کون ہے۔ و
کوئی جانتا ہے۔
وہ ایک سپاہی آدمی ہے اور گو بظاہر
شریف النفس معلوم ہوتا ہے لیکن خدا
جانے دراصل اس کی کیسی طبیعت ہے
وہ اپنے اس اختیار کو جو مین نے بے سمجھے
بوجھے اسے دیدیا ہے نہین معلوم کس
کام مین لائے۔ اسنے قسم کھائی ہے
کہ کبھی شوہر ہونے کا دعوی نہ کریگا لیکن
ہمارے پاس کون ایسی چیز ہے جس سے
ہم اسے اقرار کی پابندی پر مجبور کر سکین
اسنے آخر میرے ساتھ عقد کیون کیا اسکی
غرض کیا تھی۔ افسوس۔ الگزینیہ اگر مین
اس سے بنے ہوئے ترک یعنی اسمعیل بے
کے چنگل سے چھوٹ بھی جاؤن۔ تو
شاید یہ لال کپتان ہی کا ایسا ظالم ثابت
ہوا۔
الگزینیہ۔ نہین نہین ہا مجھے یقین نہین
لال کپتان کے چہرہ سے شریف النفسی
برستی ہے کیون تم کیا کہتی ہو۔
بیگم۔ اب مین کیا کہون خدا جانے۔
یکایک کوئی چیز باہر سے کھڑکی مین ہو کر
کمرہ مین آ کر گری۔
یہ ایک تیر تھا جسکی نوک پر کاغذ بندھا
ہوا تھا۔

تینتیسوان باب

یا تو جان دیتے ہین یا لیتے ہین دلبر اپنا
آج جھگڑا ہی چکا لیتے ہین چلکر اپنا

دونون خاتونین جھجک گئین کہ کسی نے
ہمین کو تیر مارا لیکن یہ تیر ایک ایسے
قادر انداز کی چٹکی سے نکلا تھا جسکے نشانہ
نے کبھی خطا ہی نہین کی۔
پہلے کیتھرائن کی نظر اس تیر پر پڑی اور
وہ بولی۔ تیر کی نوک پر کاغذ بندھا ہوا
ہے خدا نے ابھی ہم کو بالکل نہین
چھوڑ دیا۔
اسنے تیر اٹھایا اور کاغذ کھولا۔
کاغذ جو اعلے درجہ کا تھا اس خوبصورتی

سے نوک پر لپٹا ہوا تھا کہ تیر کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ مضمون یہ تھا۔

معزز خاتونو! اگر تم جبل اسود والون کی مدد کرنا اور اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنا چاہتی ہو۔ جسنے تمھین قید کر رکھا ہے تو اس تیر مین ایک مضبوط ڈورا باندھکر اسی کھڑکی سے لٹکا دو پچاس فٹ ڈورے کی ضرورت ہوگی۔ تیر لٹکانے کے بعد تھیرو جب ڈورے مین آہستہ سے جھٹکا دیا جائے تو اُسے اوپر گھسیٹ لو اس مین ایک ستلی بندھی ہوگی اُسے بھی کھینچ لو اُسکے دوسرے سرے مین رسی کی سیڑھی بندھی ہوئی ہوگی۔ اس سیڑھی کو کمرہ مین کسی بھاری چیز سے اچھی طرح باندھ دو اس امر کا لحاظ رہے۔ کہ اس سیڑھی کو ایک مسلح سپاہی کا بوجھ اُٹھانا پڑے گا۔ بہت احتیاط سے کام لینا کیونکہ قلعہ کی چھت پر سنتری موجود ہے لیکن اُسے خشکی کی طرف متوجہ رہنے کا حکم ہوگا۔ کمرہ کی سب روشنی بجھا دینا صرف ایک لمپ جلتا رہے تاکہ کھڑکی سے روشنی کا عکس باہر نہ پڑے جب سیڑھی اچھی طرح باندھ چکنا تو اُسے زور سے ہلا دینا تاکہ مین سمجھ جاؤن کہ اب معاملہ لیس ہے۔

راقم لال کپتان

کیتھرائن نے یہ رقعہ باآواز پڑھا اور الگزینہ بہت غور سے سنتی رہی۔

الگزینہ۔ آخر خدا نے ہماری مدد کی۔

کیتھرائن کیون مین تمسے کہتی نہ تھی۔ کہ اس شخص کی محبت اُسے کوئی نہ کوئی تدبیر تمھین رہا کرنے کی بتا دیگی۔

کیتھرائن۔ ہان۔ لیکن بقول شخصے سری سے نکلے بول مین اٹکے

الگزینہ۔ لیکن اس مدد سے تم انکار تو نہ کروگی۔

کیتھرائن۔ نہین نہین۔ اس ذریعہ سے مین اس قلعہ پر عیسائیون کا قبضہ کرا دونگی چاہے میرے واسطے کچھ بھی ہو مین اپنے ہموطنون کی مدد کرنے مین ذرا بھی پس وپیش نہ کرونگی اگر یہ تدبیر راست پڑی تو تسمیل بے کو کیسی زک ہوگی۔

فوراً دونون اُٹھین اور رقعہ کے احکامات کی تعمیل مین معروف ہوئین۔

اُنھون نے سب لمپ گل کر دئے صرف ایک لمپ جلتا رہنے دیا اور اُسے بھی کھڑکی سے دور ایک کنارہ میز پر رکھ دیا

کیتھرائن۔ وہ لوگ غالباً نیچے کشتیون پر ہین۔ انھون نے روشنی کم ہوتے دیکھی ہوگی۔ اور سمجھ گئے ہونگے۔ کہ ہم اُنکا

مطلب سمجھ گئے اور اُن کی تحریر پر عمل کر رہے ہین۔

الکزینہ۔ ترک کیا گھبرائینگے جب دیکھین گے کہ ابن حبس اسود قلعہ مین داخل ہو گئے انھین تو جادو معلوم ہوگا لیکن خیال رکھنا کہ سنتری کو ہماری کارروائی کی سن گن نہ ملے۔

کیتھرائن۔ اس کا ڈر ہی کیا ہے اندھیری رات اور آندھی پانی مین آواز سنائی نہ دیگی علاوہ اسکے سنتری سمندر کی طرف توجہ بھی نہ کریگا۔ اُسکا خیال خشکی کی طرف ہے نہ کہ سمندر کی طرف۔

مضبوط سے مضبوط ڈورا جو انکے پاس تھا نکالا گیا۔ ایک سرا تیر مین باندھکر تیر لٹکایا گیا جو ہوا مین ڈولتا ہوا نیچے چلا ڈورے کا گولہ کیتھرائن کے ہاتھ مین تھا اور ختم ہونے پر تھا کہ ایک جھٹکا سا ہوا معلوم ہوا کہ تیر نیچے پہونچ گیا۔

کیتھرائن۔ (جوش سے کانپکر) الکزینہ تیر پہونچ گیا۔ دعا کرو کہ ڈورا رسی کا بوجھ سنبھال سکے ؟

یکایک ڈورے کو کسی نے جھٹکا دیا کیتھرائن اشارہ سمجھ گئی بہت ہوشیاری سے کیتھرائن نے ڈورا کھینچنا شروع کیا۔ خدا خدا کر کے ڈورا کا دوسرا سرا اوپر پہونچا اس سرے مین ایک ریشم کی ڈوری بندھی ہوئی تھی۔

کیتھرائن نے جلدی سے ڈورے کو پکڑ لیا اور الکزینہ کی مدد سے اُسے کھینچنا شروع کیا۔ کیونکہ اب بوجھ اتنا ڑھ گیا تھا۔ کہ وہ اکیلی کھینچ نہ سکتی تھی۔

اس ڈورے کے دوسرے سرے پر رسی بندھی ہوئی تھی اور دوسرے سرے مین رسی کی سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔ جسے انھون نے اندر کھینچ لیا۔

کمرہ کے کونے میں اس کھڑکی کے قریب ایک الماری رکھی ہوئی تھی جسکا وزن چار پانچ من کا ہوگا اس الماری مین کیتھرائن نے سیڑھی کا سرا باندھا اور سیڑھی کو جھٹکا دیا کہ اب معاملہ درست ہے۔

ہوا تیز چل رہی تھی مینہ ٹوٹ ٹوٹ کے پڑ رہا تھا۔ ترکی سنتری ایک کونے مین کھڑا ہوا تھا۔ جہان پانی سے کسی قدر بچاؤ تھا۔ اسے طوفان مین بہنے کی اسکے نزدیک ضرورت ہی نہ تھی۔ سنتری کی سمندر کی طرف نگاہ تھی۔ اور اپنی تکلیف کو دیکھکر اُن ساتھیون کی قسمت پر رشک کر رہا تھا جو اس وقت

باورکون مین بستروں پر آرام کر رہے تھے جھٹکا دینے کے بعد دونوں کھڑکی سے دیکھنے لگین - یکایک سیڑھی کی رسیان تن گئین جیسے کوئی شخص چڑھ رہا ہے -

تھوڑی دیر بعد ایک شخص کا سر اور گردن کھڑکی مین دکھائی دی جھکی سے یہ مسلح سپاہی کھڑکی پر چڑھا اور مثل بندر کے آہستہ کمرہ مین پھاندا - یہ شخص رابرٹ لاڈرڈیل تھا - یہ امر کیتھرائن کی امید کے خلاف ہوا کیونکہ وہ سمجھی تھی کہ اسی لال کپتان کی سنجیدہ اور متین صورت نظر آئے گی -

لاڈرڈیل - (خوش ہوکر) ہم آپ کے بہت ممنون ہوئے - اب ہم اس قلعہ کو لے لینگے - یہ واقعہ تو یورپ مین مشہور ہوگا کہ قلعہ اس شخص کی ذات سے فتح ہوا جسے آپ سے اسقدر توسل ہے اگر لال کپتان کو یہ تدبیر نہ سوجھتی تو ہمکو اس قلعہ مین سمندر کی طرف سے اتنی رات کو اسطرح آنے کا خیال بھی نہ ہوتا -

چوبیسوان باب

قسمت تو دیکھئے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

اور وہ کہان ہین ؟ الکزینہ نے پوچھا کچھ دیر تک تو الکزینہ منتظر رہی کہ کیتھرائن خود ہی پوچھے گی اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ سوال کرنے والی ہے لیکن غرور نے اجازت نہ دی -

لاڈرڈیل - پہلے وہی آتا لیکن ساتھ کے افسرون نے منع کیا - اس تدبیر کے پورے ہونے مین شک تھا اور اسکی جان بہت عزیز ہے -

اس کلام سے کیتھرائن کے چہرہ پر کچھ عجب حیرت کے آثار نمایان ہونے لگے - لاڈرڈیل ان آثار کا مطلب غلط سمجھ کے بولا -

ہمکو پورا یقین تھا کہ یہ کھڑکی آپ ہی کے کمرہ کی ہے - آپ کے چہرے کھڑکی مین دیکھنے کا شبہ ہمکو ہوا لیکن رات کی اندھیری اور طوفان کے باعث ہم یقین کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ کھڑکی مین آپ ہی ہین - ممکن تھا - کہ ہماری نظر کی غلطی ہوتی اور رتیر کسی ترکی افسر کے ہاتھ لگا ہوتا تو جو شخص پہلے سب سے چڑھتا اُسکو بالعوض دوستون کے دشمن سے سابقہ پڑتا - آپ نے دیکھا ہوگا کہ میرا سر کھڑکی کے برابر پہونچا تھا تو مین ذرا ٹھہر گیا تھا -

الکزینہ - اگر ترکی افسر نظر آتے تو تم
کیا کرتے -
لاڈرڈیل - فوراً سمندر مین بھاند پڑتا
کیتھرائن - اور زیادہ ضبط نہ کرسکی آج
تمنے کہا تھا کہ لال کپتان کی جان بہت
عزیز ہے - کیا اُسے اپنی جان تمھاری
جان سے زیادہ عزیز ہے -
لاڈرڈیل - نہین نہین جبل اسود والون
کے واسطے اُسکی جان مجھ ایسے سو آدمیون کی
جانون سے بھی زیادہ عزیز ہے یہ تدبیرین
وہ بتاتا ہے - تعمیل ہم لوگ کرتے ہین
ذرا آپ غور تو کیجئے تین ہزار سے بھی کم
آدمیون سے اُسنے دس ہزار سے زیادہ
ترکی فوج کو کیسی شکست فاش دی -
اور فوج بھی وہ فوج جسمین صلے درجہ
ترکی افسر موجود تھے - سلطنت عثمانیہ
مین اسمٰعیل بے مختار پاشا اور عثمان پاشا
سے بہتر فوج افسر نہین - تینون افسرون
نے دس ہزار سے زیادہ چیدہ فوج ساتھ
لیکر جبل اسود پر حملہ کیا - ایک ہی دن کی
لڑائی مین یہ لشکر ایسا تباہ ہوا کہ اب اسکی
حیثیت بھی نہ باقی رہی عثمان مختار پاشا
ہزار سے زیادہ سپاہیون اور افسرون
کے ساتھ ہمارے یہان قید ہے مختار پاشا
کو سر پر پانون رکھکے بھاگنا پڑا اور سب

کا افسر اسمٰعیل بے قلعہ بند ہے - اور چونکہ
ہم قلعہ مین بھی پہنچ گئے ہین کہ گھنٹہ بھر کے اندر
ہی اسمٰعیل بے بھی ہمارے قیدیون مین
داخل ہو جائیگا اور یہ سب کچھ لال کپتان
کی بدولت ہے - پھر خیال تو کیجئے کہ کیا
ایسے شخص کی جان عزیز ہوگی -
کیتھرائن - اس شخص کا حال چھپایا
کیون جاتا ہے کہ یہ کون ہے اسکا نام کیا ہے
تم بخوبی جانتے ہو بتا کیون نہین دیتے
کیا کمنج کر دیا ہے جس حالت مین کہ مجھے
اسکی ذات سے اسقدر تعلق ہے تو مجھ
سے کیون چھپایا جاتا ہے وہ کیا ہے
اور کون ہے - لاڈرڈیل کو ہنسی آگئی -
اسوقت نسائیت کا اثر مغرور جسم ناز
امارت پر غالب آگیا -
لال کپتان آپ کے پاس آتا ہی ہوگا
آپ اُسی سے یہ پوچھ لیجئے گا - لاڈرڈیل نے
جواب دیا - لیکن ہم وقت ضائع کر رہے
ہین کہین کوئی فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو - اسوقت
دس کشتیون مین پچاس بہادر میرے
اشارہ کا منتظر نیچے کھڑا ہوا ہے - ہمین
کشتیون کے فراہم کرنے مین بہت دقت
ہوئی کیونکہ لڑائی مین ناکامی کا یقین
ہو چکا اور اندھیرا ہو گیا تھا اُسوقت ہمنے
اس تدبیر پر کار بند ہونے کا مصمم قصد کیا

جلدی مین لاڈرڈیل نے اُس الماری کا
وزن دیکھا اور کہا وہ آپ سے بہت اچھی
طرح باندھا ہے - اور الماری اتنی بھاری
ہے - کہ دس بارہ آدمی بھی اگر ساتھ چڑھین
تو کچھ ہرج نہین -
یہ کہکر لاڈرڈیل کھڑکی کے پاس گیا
اور نیچے کے لوگون کو اشارہ کرکے خود کمرہ
زینہ کے دروازہ کے سامنے اگر کھڑا ہو گیا
کہ اگر دشمن آنے لگے تو اسے فوراً اطلاع
ہو جائے اشارہ کے ساتھ ہی نیچے کے
لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنے لگے یہ سب
بالکل مسلح تھے - ڈابون مین طپنچہ کی
جوڑی - پہلو مین تلوار اور پس پشت
بندوق جسکے یہ پہاڑی بہت مشاق ہین
پڑی تھی - خوف سے یہ لوگ بہت احتیاط
سے چڑھتے تھے کہ مبادا ہتھیار دیوار
سے رگڑ کھا جائے - اور سنتری انکو دیکھ
لے - اور جو لوگ اندر پہونچے ہون وہ
تلوار کی گھاٹ اوتارے جائین - اور
تدبیر پٹ پڑے - لیکن رات تاریکی کی
اور طوفان کی ہیبت ناک آواز نے
ان پہاڑیون کی مدد کی -
ایک ایک کرکے باون آدمی کمرہ مین
داخل ہوے سب کے آخر مین جو شخص
آیا وہ لال کپتان تھا دونون خاتونین

سب سے علحدہ کھڑی ہوئین ان کو
دیکھ رہی تھین -
لال کپتان نے لاڈرڈیل سے کچھ مشورہ کیا
لاڈرڈیل - دروازہ پر سنتری موجود ہے
پانون کی آہٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ
کام سے غافل نہین ہے -
لال کپتان - اس سنتری کو کسی طرح گرفتار
کرنا چاہئے - چلو بیگم کے پاس چلین انکی
مدد کی بھی ضرورت ہوگی -
یہ کہکے دونون بیگم کے پاس آئے -
لال کپتان نے بیگم سے مخاطب ہوکے کہا
دروازہ پر سنتری ہے - ہم کو یہ گرفتار کر لینا
چاہئے یا مار ڈالنا چاہئے مین فضول
خونریزی پسند نہین کرتا اس وجہ سے گرفتار
کر لینے کو مار ڈالنے پر ترجیح دیتا ہون تم اگر
اس سے دروازہ کھولنے کو کہوگی تو وہ آجائیگا
اور ہم اسکو آسانی سے گرفتار کر لینگے پھر
قلعہ کے صحن مین پہونچ جائینگے - کیونکہ سوا
سنتریون کے سب ترک سو رہے ہونگے
باہر ہمارا لشکر منتظر کھڑا ہوا ہے جونہی ہم
پھاٹک کھولینگے - فوراً قلعہ مین گھس آئیگا
ترک سنبھلین سنبھلین قلعہ پر ہمارا قبضہ
ہو جائے گا -
کیتھرائن نے اس امر کو منظور کیا - وہ
اپنے ملک کے واسطے ہر طرح موجود تھی

یہ سپاہی کمرہ کے ایک گوشہ مین جمع ہو گئے لال کپتان دروازہ کے پیٹ سے ملکر کھڑا ہوا اور بیگم نے سنتری سے پکار کے کہا کہ ذرا دروازہ کھولدو۔

سنتری بیچارہ نیند سے متوالا ہو رہا تھا اور اکیلے پہرہ دیتے دیتے پریشان ہو گیا تھا۔ بے دغدغہ دروازہ کھولدیا

جوہین سنتری نے دروازہ کا پٹ کھولا لال کپتان اسپر جا پڑا اور اسکا ٹیٹوا پکڑ کے کمرہ مین گھسیٹ لیا۔ دروازہ فوراً بند کر دیا گیا اور سنتری کے ہتھیار لے لیے گئے۔ ایک زبردست سپاہی تنگی قرولی ہاتھ مین لیے ہوئے سنتری پر تعینات ہو گیا اور صحن کا راستہ صاف ہو گیا

یہ لوگ پرانے پتھر کے زینہ پر سے جسمین صرف ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی دبے پاؤن صحن کی طرف چلے۔

پچیسوان باب

قلعہ پر قبضہ

دیوارون کے پاس سنتری ٹہل رہے ہین دو سنتری پھاٹک پر پہرا دے رہے ہین وسط صحن مین دو توپین لگی ہوئی ہین جنکا مُنہ پھاٹک کیطرف ہے۔ توپون کے پاس گولہ انداز منھ سے بچاؤ کے واسطے کمل اوڑھے ہوئے جلتی مہتابین ہاتھ مین لیے بیٹھے ہین بعض اونگھ رہے ہین۔ اور بعض شخص کی طرف جو داستان کہ رہا ہے متوجہ ہین۔ گارد گھر سے بھی بات چیت کی آواز آرہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو رات کے حملہ کا خیال تھا اور اسوجہ سے لڑنے پر مستعد بیٹھے ہین۔ اپنے سپاہیون کو جو زینہ مین جمع تھے۔ لال کپتان نے چپکے چپکے احکام دیے یکایک اُنھون نے نعرہ کیا اور گولہ اندازون پر جا پڑے۔

حیرت کی وجہ سے گولہ انداز کچھ نہ کر سکے مہتابین اُنکے ہاتھ سے گر پڑین یہی مہتابین جبل اسود والون نے اُٹھا کے توپون مین لگا دین۔ دناتے کے ساتھ دونون توپین چلین اور لوگون نے پھاٹک پاش پاش کر کے گرا دیا۔

جبل اسود کی فوج نے جو دیوار سے کوئی ایک ہزار قدم پر قلعہ کے باہر ہی بات کے منتظر کھڑے تھے۔ دھاوا کر دیا قلعہ بھر مین ہلچل پڑ گئی۔ ہر ترک یہ سمجھ کے کہ جبل اسود کی فوج نے حملہ کیا ہے۔ اپنے ہتھیار لگا کے صحن مین آیا یا دیوار پر پہونچا یہ تو کسی کو وہم بھی نہ تھا

که دشمن قلعه کے اندر پہونچ گیا ہے۔ پہلے
یہ لوگ صحن مین پہونچے وہ دشمن کے
ہاتھ سے مارے گئے اب قلعه بھر مین شہرہ
ہوگیا۔ کہ دشمن قلعه مین آگیا کچھ دیر تک
توپون کے گرد سخت لڑائی ہوئی۔ ترکون
نے بہت کوشش کی کہ توپون پر قبضه
کرلین۔ ہر ترکی سپاہی جو سامنے آتا جان
دیتا لیکن ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ مگر جب
جبل اسود کا لشکر قلعه کے باہر سے
آگیا۔ تو ترکون نے یہ سمجھ کے کہ اب فتح
غیر ممکن ہے ہتھیار پھینکدیے اور امان
کے طالب ہوئے۔

سب سے پہلے جو شخص صحن مین
پہونچا وہ اسمعیل بے تھا۔ یہ بہت
بہادری سے لڑا اور اسکے ساتھ اور
ترکی سپاہی بھی جو اسکی تلوار کو مانے
ہوئے اور بہت سے لڑائیان اس کی
ہمراہی مین فتح کر چکے تھے خوب لڑے
لیکن جب جبل اسود کا لشکر پھاٹک گرنے
کے بعد قلعه مین داخل ہوا تو اسمعیل بے
کو یقین ہوگیا کہ اب لڑنا بالکل بیکار ہے
اور اسنے آخر کار اپنے ساتھیون
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اب لڑنا بیکار ہے
اپنی جان بچاؤ یہ شکست بھی ہماری قسمت مین
تھی جو تقدیر سے کیا چارہ ہے۔

یہ کہکے اسمعیل بے پلٹا اور دوڑ کے زینه
پر چڑھ گیا۔ چند جبل اسود کے سپاہیون
نے اسکا تعاقب کیا لیکن زینه مین اندھیرا
اسقدر تھا کہ وہ اسمعیل بے کو نہ پاسکے
اسمعیل بے کے جانے کے ساتھ ہی لڑائی
ختم ہوگئی۔

حسن المولا نے لڑائی کی ابتدا ہی مین
لاڈرڈیل کے ہاتھ سے سرکاری زخم تلوار
کا کھایا تھا جس سے وہ بالکل بیکار ہوگیا تھا
جب لڑائی ختم ہوچکی اور ترک ہتھیار
بھی دے چکے تو پہلا سوال جو لال کپتان
نے کیا یہ تھا کہ اسمعیل بے کہان ہے

لاڈرڈیل۔ (اپنے زخم کا خون پونچھکر)
ابھی ابھی مین نے اُسے دیکھا تھا۔ اُسنے
میرے گال پر زخم لگایا لیکن کچھ لوگون کے
درمیان مین آجانے سے ہم الگ ہوئے

ایک سپاہی۔ اسمعیل بے زینه پر گیا ہے

اس کلمے نے ان دونون نوجوانون پر کچھ
ایسا اثر کیا کہ وہ مثل تصویر کے خاموش
اور آئینه سان حیران ہوگئے۔

اسمعیل بے کوٹھے کی طرف کیون گیا ہے
زینه سے کوئی راسته قلعه سے باہر نکلنے کا
ہے نہین یہ خیال نہین ہوسکتا کہ وہ بھی
مثل لال کپتان اور لاڈرڈیل کے سمندر
مین پھاند پڑے گا۔ جب سے جبل اسود

دونون کے بس مین اپنے تئین دنیا ہوگا
تو اسیوقت کیون نہین دیدیتا۔

نازآفرین کیتھرائن کوٹھے پر کمرہ مین
بے یار و مددگار بیٹھی ہوئی ہے کیبن اپنے
اس ارادہ سے تو کوٹھے پر نہین گیا ہے
کہ لال کپتان سے رقابت کی جو وجہ ہے
اسی کو مٹا دے تاکہ لال کپتان کا اصل
مطلب حاصل ہی نہو اجب وہ قلعہ پر
قبضہ کرے تو بالعوض معشوقہ کے اسکی
لاش پاوے۔

چھبیسوان باب

ایک بہادر عورت

جب اسمعیل بے نے دیکھا کہ اب ہوتا
بیکار ہے اسوقت اسے بیگم کا خیال
آیا۔ اسمعیل بے کو صرف رقابت ہی کا
خیال نہ تھا بلکہ یہ بھی کہ اب مجھے اس
رقیب کی متابعت بھی اختیار کرنا پڑیگی
ان دونون خیالون نے اسمعیل بے کو
بالکل سودائی کردیا۔ اور وہ غصہ سے خود بخود بولا
مین کبھی متابعت نہ اختیار کرونگا۔ اس
گمنام کا قیدی بننے سے خودکشی کرنا بہتر ہے
تلوار کی طرف اشارہ کرکے لیکن قبل اسکے

کہ تلوار میرا قصہ تمام کرے ایک خون
اور بھی پیئے گی اور تب لال کپتان کی
کل باتون کا معاوضہ ہو جائیگا۔
یہ کہکے اسمعیل بے سیدھا بیگم کے کمرہ کی
طرف چلا۔ دھکا دیکے دروازہ کھولا۔ اور
کمرہ مین داخل ہوا۔
دونون خاتونین کمرہ کے ایک گوشہ مین
آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے پروردگار عالم سے
دعا کر رہی تھین کہ وہ قادر مطلق ان لوگون کی
مدد کرے جو اپنے ملک کی آزادی پر اپنی
جانین تصدق کرنے کو موجود ہین۔
اسمعیل بے کے یکایک داخل ہوتے
اور اسکے ہاتھ مین خون آلودہ ننگی تلوار
دیکھکے دونون کے ہوش اڑ گئے۔
یہ تو وہ سمجھ گئین کہ ہمارے ہم مذہبون کی
فتح ہوئی لیکن اسمعیل بے کا اسطرح آنا خالی
از علت نہین ہے۔
کمرہ مین داخل ہوتے ہی اسمعیل بے کی
نظر رسی کی سیڑھی پر پڑی۔
اسمعیل بے نے نہایت غصہ سے کہا تم پر
خدا کا غضب نازل ہو۔ تمھا رے ہی بدولت
وہ ملعون قلعہ مین داخل ہوا ہے اچھا تو
پھر مین اسکی پاداش مین ایک ہی وار
مین دونون کے سرکیون نہ قلم کر ڈالون
یہ کہکے اسمعیل بے تلوار تانے ہوئے

بڑھا۔ لیکن کیتھرائن یورپ کے ایک پرانے
خاندان سے تھی۔ اسکی صورت عورتون
کی سی تھی لیکن دل مردون کا تھا۔ اُسنے
اپنے پاس سے ایک چھوٹا سا طپنچہ نکالا
اور اسمعیل بے کے سر کی طرف اُس کا
منہ کرکے بولی۔
پیچھے ہٹ جاؤ۔ مین تمھارا خون اپنی
گردن پر نہین لینا چاہتی۔ تمنے قدم
بڑھایا اور مین نے طپنچہ مارا۔
کیتھرائن کے تیور اس بات کو ثابت
کر رہے تھے کہ جیسا اُسنے کہا ہے ویسا ہی
کرگی اسمعیل بے کو عورت کے ہاتھ سے
مرنے مین بہت شرم معلوم ہوئی وہ وہین
ٹھہر گیا اب اُسے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ قلعہ
بھی کیتھرائن کی وجہ سے ہاتھ سے گیا۔
اب زینے پر لوگون کے چڑھنے کی آواز
آئی۔
اسمعیل بے نے تلوار نیام مین کی
اور کھڑکی کے پاس پہونچکر بولا "یاد رکھو
ہم تم پھر ملین گے جب تک میرے دم مین
دم ہے امید ہے۔ کہ ایک نہ ایک
دن تم میری ہو جاؤ گی۔
یہ کہکے سیڑھی سے نیچے اتر گیا۔
ذرا ہی دیر کے بعد لال کپتان اور
لاڈ ورڈیل مع چند سپاہیون کے کمرہ مین
پہونچے کیتھرائن کے ہاتھ کا طپنچہ اور فرش
پر تازہ خون سے دھبے صاف ظاہر کر رہے
تھے کہ ابھی اسمعیل بے یہان پر آیا تھا۔
لال کپتان داخل ہونے کے ساتھ
بولا "وہ کھڑکی سے بھاگ گیا"
بیگم۔ ہان ابھی ابھی"
لاڈ ورڈیل نے اپنے ساتھیون کی طرف
خطاب کرکے کہا "فوراً اُسکا تعاقب کرو"
پہاڑی چٹی سے نیچے پہونچے ایک کشتی
غائب تھی اب صاف ظاہر ہوگیا کہ اُسی
کشتی پر سوار ہوکے اسمعیل بے نکل گیا غور
تلاش کی گئی مگر اسمعیل بے کا پتہ نہ لگا۔

ستائیسوان باب

عاقل کو اشارہ کافی ہے

لال کپتان نے کیتھرائن اور الکزینہ
سے مخاطب ہوکر "آپ کوئی خوف نہ کرین
اب آپ دوستون کے درمیان مین ہین
جہان آپ کا جی چاہے وہان جائین
اور اگر آپ مجھکو بتاوین کہ کس وقت
جانے کا قصد ہے تو مین کچھ لوگ حفاظت
کے واسطے ساتھ کر دون۔
کیتھرائن نے کوئی معقول جواب نہ دیا اور

لال کپتان مع لاڈ رڈیل کے اسمعیل بے کو تلاش کرانے کے لیئے چلا گیا۔

بیگم کے کمرہ کے گرد حفاظت کے واسطے پہرا بیٹھ گیا اور تاکید کی گئی کہ تکلیف نہ ہونے پائے صبح کو کھانے کے بعد لاڈ رڈیل نے کیتھرائن سے پوچھا کہ آپ کا کیا حکم ہے اس اثنا میں دونوں خاتونوں نے مشورہ کرکے طے کر لیا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔

بیگم "مین نے سنا ہے کہ جس ضلع مین والد مرحوم کا محل ہے وہان ترکی فوج پڑی ہوئی ہے"

لاڈ رڈیل "جی ہان اور اس فوج کا سردار سلیم پاشا ہے۔ ترکی فوج کا قصد یہ تھا کہ اسمعیل بے سے درہ ڈیو کا فتح کر لے دونون لشکر ملکر دارالسلطنت جیل اسو پر حملہ کرین لیکن درہ ڈیو کا مین اسمعیل بے کی فوج کو شکست ہو جانے سے اب رائے بدل گئی ہوگی"

کیتھرائن۔ چونکہ اس ضلع مین ترکی فوج موجود ہے۔ مین گھر نہین جا سکتی اور جس وقت تک اسمعیل بے زندہ ہے میرا تعاقب کریگا اس مرتبہ مین اُسکے ہاتھ سے بچ گئی لیکن ممکن ہے کہ آیندہ بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آئے۔ اسقوطری کے نواح مین جھیل کے کنارہ پر میرے ایک عزیز رہتے ہین۔ انہون نے مجھے بارہا بلایا لیکن نہ جا سکی جس محل مین وہ رہتی ہین بالکل تنہائی مین ہے اگر مین وہان جاؤنگی تو میرا پتہ کسی کو نہ لگے گا اگر تم کسی کو حفاظت کے لیے میرے ساتھ کر دو تو مین وہین چلی جاون۔

لاڈ رڈیل۔ بسر و چشم۔ بلکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین خود بھی آپ کو پہونچانے چلون۔

کیتھرائن۔ بہتر۔

لاڈ رڈیل۔ ابھی ابھی مختار پاشا کی طرف سے صلح کا جھنڈا آیا تھا وہ مع اپنی باقیماندہ فوج کے البینیہ کے اسطرف پڑا ہوا ہے سلطان روم کی طرف سے ایک ماہ کی مہلت مانگی گئی۔

کیتھرائن۔ تو کیا مہلت دی گئی؟

لاڈ رڈیل۔ بیشک فتحمند شاہزادہ نکولس ہماری فوج کا سپہ سالار ہے وہ زیادہ سختی کرنا نہین چاہتا کہ تمام یورپ کو ثابت ہو جائے کہ وہ صرف اپنے ملک کی بہبودی چاہتا ہے کسی سے لڑنے بھڑنے سے اُسے غرض نہین۔

کیتھرائن۔ کیا شاہزادہ نکولس یہان موجود ہے۔

لاڈ رڈیل۔ جی ہان۔

کیتھرائن - کیا مین شاہزادہ سے مل سکتی ہون -

لاڈر ڈیل - جی ہان - اگر آپ ذرا دیر تامل فرمائین -

کیتھرائن - کیا اسوقت وہ یہان موجود نہین ہے -

لاڈر ڈیل - جی نہین - اسوقت وہ ترکی افسرون کے ساتھ صلح کے شرائط کر رہا ہے - کیتھرائن متفکر ہوگئی -

لاڈر ڈیل - تو کیا آپ تھوڑی دیر انتظار کرینگی - اگر آپ کہین تو مین ابھی آپ کا پیغام شاہزادہ سے جاکر کہہ دون -

کیتھرائن - اور یہ شخص کہان ہے جسے تم لال کپتان کہتے ہو -

لاڈر ڈیل - وہ بھی شاہزادہ کے ساتھ ترکی افسرون سے بات چیت کر رہا ہے

کیتھرائن - اسی حالت مین اچھا تو مین اسوقت شاہزادہ سے ملنا نہین چاہتی بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو یہان سے جانا چاہتی ہون -

لاڈر ڈیل یہ کہکر چلا گیا کہ دس منٹ بعد مین آکر آپ کے ساتھ چلونگا -

الگزینہ - کیتھرائن کو متفکر اور منغض دیکھ کے - تم پریشان کیون معلوم ہوتی ہو

کیتھرائن - واہ - تم دیکھتی نہین ہو کہ ان سب نے مجھے بیوقوف بنایا ہے جس وقت مجھ سے کہا گیا تھا کہ لال کپتان ایک گمنام غریب سپاہی ہے لیکن ایک ہی دن مین وہ ایک معمولی سپاہی سے جنرل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہوگیا - تمہارا دوست اسکی تعریف کرتا ہے - اسی نے پہاڑ پر اسمعیل بے کو زک دی - اسی کے آجانے سے درہ ڈیوگا مین فتح ہوئی - اسی نے فتح کرنے کی تدبیر کی - اب شاہزادہ کے ساتھ صلح کے شرائط طے کر رہا ہے - اسکی بات وحی سمجھی جاتی ہے کل فوج اس کے حکم کی تابع ہے - الگزینہ یقین جانون لال کپتان کوئی معمولی آدمی نہین ہے وہ کوئی بڑا شخص ہے لیکن مجھے جسے اسکی ذات سے ایسا تعلق ہے یہ کیون چھپایا جاتا ہے کہ وہ کون ہے خیر مین سمجھ گئی کہ وہ کون ہے -

الگزینہ - (خوش ہوکر) تو کیا تم جانتی ہو کہ وہ کون ہے -

کیتھرائن - ہان بیشک - لیکن یہ ابھی نہ کہونگی

اس اثنا مین لاڈر ڈیل آگیا اور گفتگو بیچ مین ختم ہوگئی - دس منٹ بعد یہ سب منزل مقصود کی طرف روانہ ہوگئے -

---

اٹھائیسواں باب

قول مردان جان دارد

۱۰ سنہ میں کوئی ایسا واقع نہیں ہوا جو قابل تحریر ہو سوا اسکے کہ کیتھرائن نے لاڈرڈیل سے لال کپتان کی بابت بہت سے سوال کیے لیکن مطلب نہ حاصل ہوا آخرکار یہ لوگ اس محل کے پاس پہونچے جو جھیل کے جبل اسود والے کنارہ واقع تھا۔ وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ کیتھرائن کی وہ عزیز لڑائی کے خوف سے دار السلطنت روینیہ کو چلی گئی ہے لیکن جو ملازم محل میں موجود تھے۔ انھوں نے کیتھرائن کی بہت خاطر کی اور کہا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائیگی۔

رخصت ہونے کے وقت کیتھرائن نے لاڈرڈیل سے کہا۔ اپنے گمنام دوست سے کہنا کہ اگر انھیں کسی وقت فرصت ہو تو ذرا آکر مجھ سے مل جائیں۔

لاڈرڈیل اس پیام کے پہونچا دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا اور کیتھرائن تنہا اپنے کمرہ میں جو اس محل کے داہنے جانب باغ کی طرف واقع تھا چلی آئی۔ یہ محل جبل اسود کے اور دیہاتی محلوں کیطرح قلعہ نما بنا ہوا تھا۔

ناظرین انتظار الموت کا مقولہ تو آپ نے سنا ہوگا۔ اب یہ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ کیتھرائن بیگم اسقوطری کو فطرت نے کیسا حسین اور نازنین بنایا تھا۔ پھر بھلا کوئی شخص بھی کیتھرائن ایسی ماہ وش کو ذرا سی بھی تکلیف دینا گوارا کریگا؟ نہیں کوئی نہیں مگر عشق بھی عجب بد بلا ہے۔ رحم تو اسے کہیں آتا ہی نہیں۔ یہ صرف عاشق ہی کو آتش فراق سے نہیں جلاتا بلکہ معشوق کو بھی عاشق کی آہ کی تاثیر سے آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ اگر پروانہ جلکر اپنی جان دیتا ہے تو شمع بھی اسکی حالت پر اشک حسرت بہا بہا کر اپنا کام تمام کرتی ہے غرضکہ عشق جس سے ملے اس سے اپنے بیگانے راحت و آرام سب کو چھڑا دیا۔ خوبصورت اور نازک کیتھرائن کو بھی انھیں حضرت نے تین دن تک انتظار کی تکلیف میں مبتلا رکھا لال کپتان کی بے غرضی۔ بہادری اور اپنے قول کی پابندی ایسی نہ تھی جو کیتھرائن کے ایسے سخت دل پر بھی کچھ اثر نہ کرتی یہی وجہ تھی کہ جسوقت سے لاڈرڈیل رخصت ہو کر گیا وہ کمرہ میں اکیلی بیٹھ کے فراق کی گھڑیاں گننے لگی۔ ذرا سی آہٹ معلوم ہوتی

اور اُسکے ٹھہرنیکی میں پہونچی یہانتک کی اُنہوں نے
دیکھنے لگی گر میں وہ تو نہیں اُٹھے خدا خدا
کرکے تیسرے دن چراغ جلے ملازم
نے آکر کہا کہ ایک سوار آیا ہے کیتھرائن
نے حکم دیا کہ فوراً بلا لیا جائے لمحہ بھر بعد
لال کپتان کمرہ میں داخل ہوا اور آکر سامنے
کھڑا ہو گیا۔
کیتھرائن۔ تشریف رکھئے۔
لال کپتان کرسی پر بیٹھ گیا۔
کیتھرائن۔ (ایک آرام کرسی پر بیٹھ کر) لال کپتان کو جو آج فرانسیسی وردی پہنے
ہوئے تھا سر سے پاؤں تک بغور دیکھ کے)
میں نے آپ کو اسوجہ سے تکلیف دی ہے
کہ میں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کون ہیں؟
لال کپتان۔ (آہستہ سے اور اس طرح
کہ جیسے کوئی سوچ سوچ کے کہتا ہے) اول
میں آدمی ہوں۔ دوسرے تمہارا شوہر
ہوں۔ اور تیسرے لال کپتان کہلاتا ہوں
اور جیل اسود کی فوج میں ملازم ہوں
کیتھرائن۔ (مضطربانہ طور سے) میں
یہ سب جانتی ہوں اور تاہم تمنے میرے
سوال کا جواب نہیں دیا تم میرے شوہر
بنگئے ہو۔ نام کیونکہ تمنے قسم کھائی ہے
کبھی حقوق شوہری کا دعوے نہ کروگے۔
تم لال کپتان بھی کہلاتے ہو لیکن یہ تمہارا اصلی نام
نہیں ہے۔
لال کپتان۔ (متانت اور تیزی سے)
میں تمہارا بلایا ہوا آیا ہوں تو کیا میں جانتا
تھا کہ تم بعض سوالات کروگی۔ اور مجھے
ایسا جواب اُنکا نہ دینا چاہیئے جس سے
تمہاری تسکین ہو جائے۔
کیتھرائن۔ پھر تم آئے کیوں؟
میں کیوں آیا؟ لال کپتان نے کہا اور
پھر جوش کی وجہ سے اُسکا چہرہ سرخ ہوگیا
اور میں اسوجہ سے آیا کہ میں مرد ہوں۔ اور
تم ایک حسین عورت ہو۔ اور ایسی حسین
کہ اُس وقت تک تم سی دوسری میری
نظر سے نہیں گزری۔
یہ الفاظ اپنی تعریف کے سنکر کیتھرائن
کے پیارے پیارے چہرہ پر شرم کے آثار
ظاہر ہونے لگے اور اُسنے منہ چھپا کر نیچا سر
جھکا لیا۔
لال کپتان۔ (جوش حسرت کے لہجہ
میں) میں اسوجہ سے آیا ہوں کہ میں نے
ایک مرتبہ اور اُسکو دیکھ لوں جسکے حسن نے
میرے پتھر سے دل پر اثر کیا۔ میں نے
دنیا میں بہت سے حسین دیکھے مگر کسی
طرف کبھی توجہ بھی نہیں ہوئی۔ لیکن
تم پر جونہی میری نظر پڑی تمہارے
عشق کا تیر میرے دل کے پار ہو گیا۔

اسی محبت کیوجہ سے مین نے وہ سخت
شرائط منظور کرلئے جو تمنے مجھسے قلعہ
ولنگٹن مین کئے۔ مین نے تمسے عقد کیا
لیکن قسم کھائی کہ کبھی حقوق شوہری کا
دعویٰ نہ کرونگا۔ اس عقد سے میری
صرف اسقدر تسکین ہوئی کہ اگر تم میری نہین ہو
تو دنیا بھر مین کسی کی نہین ہو سکتین عقد کی
وجہ سے گو تم مجھے نہین ملین لیکن یہ تو
اطمینان ہوگیا کہ اب اور کوئی بھی تمہین
نہین پا سکتا صرف اتنی سی بات کے واسطے
مین نے اپنی جان تک عزیز نہین کی
کیونکہ میرا رومی سپاہیون کی تلوار سے
بچ جانا اور سمندر مین پھاند کر زندہ رہنا
معجزہ سے کم نہ تھا۔ پھر دوبارہ اسی محبت
کی رہبری سے مین نے تمہین اسمعیل کے
جنگل سے چھڑایا۔ مین نے یہ سب جانبازیان
صرف تمہارے واسطے کین۔ لیکن افسوس
اب میری حالت بالکل اسی دیوتا کی سی
ہے جو پہاڑ مین بندھا ہوا ہے منہ
کے پاس سے ٹھنڈے پانی کی دھار
گر رہی ہے پیاس کی وجہ سے زبان باہر
نکلی ہوئی ہے لیکن ایک قطرہ بھی زبان
تک نہین پہونچتا کہ کچھ تسکین ہو۔ ہمیشہ
العطش العطش پکارتا ہے۔ پیاس
بجھانے والی شئے قریب ہے اسے

نہین ملتی۔ مین تمہارا پیارا خوبصورت
چہرہ دیکھتا ہون۔ دیکھو تم کیسی پاک
باطن نیک اور عالی خیال ہو۔ عورتون
مین ایسی ہو جیسے تارون مین مہتاب۔ یاد
رکھو کہ خدا کی درگاہ مین تمنے قسم کھائی ہے
کہ تم مجھ سے بے انتہا محبت کروگی۔ مجھے
اپنے سے بہتر سمجھوگی اور میری فرمانبرداری
کروگی لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی سمجھ لو کہ یہ تو
قسم ایسا تھا جیسے منہ چڑھانا کہتے مین۔
سمجھ لو کہ اب تم مجھسے اتنی دور ہو جتنی دور
زمین سے آسمان۔ سمجھ لو کہ اب بھی لال کپتان
اسکو اپنا نہین کر سکتا جو دنیا کے مضبوط
ترین رشتہ یعنی عقد کے ذریعہ سے
آپ سے منعقد ہے۔

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

کیتھرائن کی نرگسی آنکھون مین آنسو
ڈبڈبا آئے اور وہ کسی قدر چیخ کے بولی کہ
تمہین میرا دل دکھاتے ہوئے مجھے تمہارا
راز معلوم ہوگیا۔ تمہین شاہزادہ نکولس
والی جبل اسود ہو

انتیسوان باب

شاہزادہ نکولس والی جبل اسود

اس سب نے تکلف اظہار سے لال کپتان
کے چہرہ پر مسکراہٹ آگئی ۔
کیتھرائن بغور لال کپتان کو دیکھ رہی
تھی ۔ اسکا خیال تھا کہ وہ لال کپتان کے
تیوروں سے یہ سمجھ لے گی کہ جو کچھ اُسنے کہا
وہ صحیح ہے ۔ یا غلط ۔ لیکن لال کپتان
کے تیوروں سے نہ اقبال ثابت ہوا
نہ انکار ۔

لال کپتان ۔ اور اگر میں شاہزادہ
نکولس والی جبل اسود ہوں تو پھر کیا ؟
"کیا تم نہیں سمجھ سکتے" کیتھرائن
نے آہستہ سے شرما کر جواب دیا اور پھر جھکا
لیا ۔ لال کپتان کے چہرہ پر غم کے آثار ظاہر
ہونے لگے ۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا
کہ اُسے کسی امید میں ناکامی اور دل کو
تکلیف پہونچی ہے ۔

لال کپتان ۔ شاید میں سمجھ گیا اگر میں
شاہزادہ ہوں تو جو قسم میں نے عقد کے
پیشتر کھائی تھی اُسے کالعدم سمجھنا چاہئے
یعنی تم شاہزادہ کو وہ چیز دینے کو موجود ہو
جس کی بابت سپاہی سے انکار
کرتی ہو ۔

ان الفاظ کی چوٹ کیتھرائن کے دل پر
لگی ۔ اصل امر یہی تھا ۔ انکار کیونکر کرتی ۔

کیتھرائن ۔ (بھراتی ہوئی آواز میں)
"تم مجھ سے بہت سختی کرتے ہو ۔ تم میری جگہ
ہوتے تو کیا کرتے ۔ میں یورپ کے ایک
بہت ہی قدیم خاندان سے ہوں ۔ بھلا
دنیا کیا کہے گی اگر وہ سنے گی کیتھرائن بیگم
اسقوطری نے اپنے اعزاز خاندانی کو
ایسا دل سے بھلا دیا کہ ایک غریب گمنام
سپاہی کے ساتھ شادی کی ۔

لال کپتان ۔ (ناز کے لہجہ میں) غریب بیشک
لیکن گمنام نہیں ۔ اب میں گمنام نہیں ہوں
میں وہ ہوں جسنے پہاڑوں میں آسمعیل
کو شکست دی ۔ میں وہی شخص ہوں ۔
جسنے درہ ڈیوگا میں چند سپاہی ساتھ
لیکر روسی توپخانہ چھینا اور مختار پاشا ہی
کی توپوں سے مختار پاشا پر آگ برسائی
جسنے قلعہ ڈلسگنو کو ترکوں سے چھین کر
اسلامی جھنڈا پہاڑ کی سرزمین سے باہر
کر دیا ۔ کیتھرائن اب میں گمنام نہیں ہوں
میرے کام تاریخ کے صفحوں پر ہمیشہ کے
واسطے لکھے گئے ۔

کیتھرائن ۔ (بہت پریشان ہو کر) لیکن
تمہارا نام کیا ہے ؟ مجھے یقین نہیں آتا
کہ تم غریب اور ایک معمولی آدمی ہو ۔ آخر
تم کون ہو ؟

لال کپتان ۔ تین دن اُدھر تک میں
کچھ نہ تھا ۔ لیکن اب میں جبل اسود کی فوج کا

سپہ سالار ہوں وہ جرنیل ہوں جسنے سلطنت
عثمانیہ کی فوج کو شکست دیکر اسکے افسروں
کو ایسا بے دست و پا کر دیا کہ انھوں نے
ایک مہینہ کی مہلت مانگی کہ شہنشاہ روس کے
دخل دینے کے پیشتر وہ جنگ کا سامان تجویز
کر لیں۔
کیتھرائن۔ (زیادہ جوش میں آکر) ہے تو
بیشک تمھیں شاہزادہ ہو کیونکہ فوج کا
سپہ سالار وہی ہے۔
لال کپتان۔ اور اگر میں شاہزادہ ہوں
تو تم اپنی محبت کا نایاب خزانہ میرے
حوالے کر دوگی۔ جسے ایک معمولی فوجی
کپتان کو دینے سے انکار کرتی ہو۔
شرم کی وجہ سے کیتھرائن کے گلاب
کے ایسے گال تمتما گئے۔ اور اسنے اپنے
دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر
منہ پھیر لیا۔
ذرا دیر بعد پھر لال کپتان کی طرف
پھری اور ہاتھ پھیلا کر (جبکہ آنکھوں میں آنسو
بہ رہے تھے) بولی۔ ایسا
سخت امتحان نہ لو۔
لال کپتان۔ اگر میں شاہزادہ جبل اسود
ہوں۔ تو تم مجکو وہ قسم معاف کرتی ہو
لیکن اگر میں صرف ایک مرد سپاہی ہوں
تو تم مجھے اپنے تئین اس قسم کا پابند سمجھنا
چاہیئے میرے واسطے سب سے زیادہ
فخر کی بات یہ ہے۔ کہ میں وہی جرنیل ہوں
جسنے پہاڑ پر اسمعیل بے اور عثمان پاشا کو
زک دی۔ اور دوہ ڈیوگا میں مختار پاشا کو
شکست دیکر جبل اسود کو ترکوں کی قید سے
رہا کیا تمھیں میرے کہنے کا یقین نہیں آتا
لیکن میں صرف تمھیں یقین دلا دونگا شاہزادہ
انکولس نیچے موجود ہے۔ وہ ایک معزز نوجوان
ہے جس نے اپنے ملک کے واسطے جنگ کی
کمر ہمت باندھی خاصکر ایسی حالت میں
جبکہ یہ مشہور ہے کہ وہ طفل مکتب اور ابھی
ابھی پیرس کے مدرسے سے نکلا ہے
تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تم سے ملیگا۔
اور جب تم اصلی شاہزادہ کو دیکھ لوگی۔
تب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ نکولس والی
جبل اسود اور مجھ ایسے شخص میں زمین و
آسمان کا فرق ہے۔
یہ کہکے لال کپتان کیتھرائن کو کمرہ میں
اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔
کیتھرائن ایک آرام کرسی پر لیٹ گئی
اور زار و قطار رونے لگی۔
کیتھرائن۔ (ہچکیاں لے لیکر) تم اسکے
کلمات سخت تھے لیکن میں ایسے کلمات کے
لائق ہوں اور مجھ و رتیرا برا ہو کہ تو نے
میرے اور ایسے شخص کے درمیان خندق

اندازی کی ۔

کیتھرائن کی جھکی کچھ ہی کم ہوئی تھی کہ
ملازم نے آکر کہا کہ ایک جبل اسود کا
باشندہ آپ سے ملنا چاہتا ہے ۔

کیتھرائن ۔ مکائل ۔ (ملازم کا نام ہے)
یہ شخص کس قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے ؟

مکائل ۔ حضور ۔ وہ ہے تو لڑکا لیکن
اُسکے ساتھ آدمی گارڈ مین اور جس عزت
سے وہ لوگ اُس سے بات چیت کرتے
ہین ۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ
کوئی بڑا شخص ہے ؟

کیتھرائن ملازم سے ۔ اچھا تو اُسے
بلاؤ (دلمین) شاہزادہ ابھی لڑکا ہے
کچھ ہی دن گزرے کہ وہ پیرس مین تعلیم
پا رہا تھا پھر کیا یہ لال کپتان کچھ بھی نہین
ہے ؟ لیکن مین تو اُسے جاننی ہوتی
وہ چاہئے جو ہوا اب تو میرے دل کا
مالک ہو چکا وہ بیشک میرا خاوند ہے

ایک سترہ اٹھارہ برس کے چھریرے
بدن کے لڑکے کے کمرہ مین داخل
ہونے سے ان خیالات کا سلسلہ
آگے نہ بڑھ سکا ۔

یہ لڑکا فرانسیسی پوشاک پہنے
تھا ۔ اور اعزاز و امارت اُسکے چہرہ
سے ظاہر ہوتی تھی قریب ہو کر اُس نے
اپنا ہاتھ چومنے کے واسطے بیگم کی طرف
بڑھا دیا اُسکی انگلی مین جبل اسود کے
شاہی خاندان کی ہیرے کی انگوٹھی تھی
جس کی قیمت ایک بادشاہت کہی
جاتی ہے ۔

لڑکا ۔ آپ ہی بیگم اسقوطری ہین ؟

بیگم ۔ جی ہان ۔

لڑکا ۔ بیگم ہم تم عزیز ہین ۔ مین جبل اسود کا
شاہزادہ ہون ۔

بیگم ۔ اور حضور لال کپتان کون ہے ؟

شاہزادہ (مسکرا) یہ تو نہ پوچھو اب تو وہ
شاہزادہ جبل اسود ہے مین نہین جانتا
کہ بغیر اُسکے مین کچھ بھی کر سکتا ۔

بیگم ۔ لیکن یہ تو آپ جانتے ہین کہ حقیقت
وہ کون ہے ۔ اُسکا نام کیا ہے
اور وہ کس درجہ کا آدمی ہے ؟

شاہزادہ ۔ (مسکرا کر) جہانتک مجھے
معلوم ہے اُس کے واسطے سب سے زیادہ
فخر کی بات یہ ہے ۔ کہ وہ جبل اسود کی
فوج کا سپہ سالار ہے ۔ بیگم مین تمھین
دق نہین کرتا مین لال کپتان کے راز سے
واقف ہون لیکن وہ اُسکا راز ہے ۔ میرا راز
نہین ہے کہ مین تمسے کہدون ۔ اس راز کا افشا
ہونا ملکی مصلحت کے خلاف ہے جو کچھ
واقعات اس ہفتہ مین ہوئے اُنکی وجہ سے

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ لال کپتان اصل کون ہے تو وہ عزت کی سب سلطنت میں ظاہر ہو جائیگا ۔ یہ لال کپتان ایک عجیب آدمی ہے اسکو عظیٰ خطاب و جاگیر کر سکتا ہے لیکن وہ خطاب سے انکار کرتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ میں صرف سپاہی رہنا پسند کرتا ہوں ۔ میری رائے میں تو بعد اس فتح کے اُسے ڈیوک آف ٹولو گا کہنا چاہیئے ۔

اس تقریر نے بیگم کے دل پر یہ اثر کیا وہ لال کپتان کا اصلی منشا سمجھ گئی اور خطاب وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے کہ جو کوئی محبت کرے میری ذات سے محبت کرے نہ کہ میرے ظاہری اعزاز سے

بیگم ۔ (اپنے دل میں) اب اسکی خواہش پوری ہو گئی ۔ کیونکہ میں اُسے چاہتی ہوں نہیں ! بلکہ سچے دل سے اُس پر عاشق ہوں ۔

آدھ گھنٹہ تک شاہزادہ بیگم کے پاس ٹھہرا اور اسکے بعد سوار ہو کر ڈلسگنو کی طرف روانہ ہو گیا ۔ اور جب کیتھرائن کو اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ لال کپتان شاہزادہ نکولس والی جبل اسود نہیں ہے ۔ تو وہ اپنے دل میں غور کرنے لگی کہ پھر یہ لال کپتان کون ہے ۔

تیسواں باب

پرانی ملاقات

اسقوطری نشل ایک قصبہ کے ہے آبادی جالیس ہزار سے کچھ زیادہ ہے ۔ فطرت اور صنعت نے اُسکی حفاظت کا سامان ایسا کیا ہے ۔ کہ البینیہ کے کل مقامات سے اسقوطری زیادہ محفوظ ہے ۔ شہر کے گرد مستحکم چار دیواری ہے اور شہر پناہ کے پھاٹک بہت بڑے اور نہایت مضبوط ہیں پہلے اہل اسقوطری قلعبند تھے ۔ لیکن جب سے سلطان کی طرف سے ایک مہینہ کی مہلت مانگی گئی ہے اسقوطری کے پھاٹک کھلے رہتے ہیں اور کسی کی روک ٹوک نہیں ہے ۔ ڈلسگنو کی جانب والے پھاٹک کے قریب ایک سرائے ہے ۔ جسکے دروازہ پر یہی نشان لگا ہوا ہے ۔ جسے ہمارے ناظرین بخوبی پہچانتے ہیں یعنی ایک ریچھ کا چہرہ ۔ اس سرائے میں مسافروں کا زیادہ مجمع نہیں رہتا کیونکہ اسمیں وہی مسافر ٹھہرتے ہیں جو بحیرہ آڈریاٹک کی طرف سے آتے ہیں ۔

جبکہ رات کا اندھیرا دنیا پر چھاتا
جاتا تھا ڈسلگنو کی طرف والے پھاٹک
سے ایک شخص شہر مین داخل ہوا۔ ظاہرا
یہ شخص ایک معمولی مسافر معلوم ہوتا
تھا۔ کیونکہ سوداگرون کے سے کپڑے
پہنے اور ہتھیار لگائے ہوئے تھا۔
ہتھیار لگائے ہوتا کوئی تعجب کی بات
نہ تھی کیونکہ اس لڑائی کے زمانہ مین
کوئی شخص بغیر ہتھیار کے شہر کے باہر
نہین نکل سکتا تھا

جن سپاہیون کا پھاٹک پر پہرا تھا
انھون نے اس شخص کو دیکھا لیکن کسی
قسم کا تعرض نہ کیا اس شخص نے ان
سپاہیون کو سلام کیا اور شہر مین داخل
ہوا جس نظر سے یہ شخص شہر کو دیکھ رہا تھا
اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص پہلی مرتبہ
اس پرانے شہر مین آیا ہے۔

نو وارد۔ (چارون طرف دیکھ کے) ہم
اسنے کہا تھا کہ ڈسلگنو کی طرف والے
پھاٹک مین داخل ہونے کے بعد
جو پہلی سرائے ملے جسکے دروازہ پر کوئی نشان
نہین ہے۔ وہی مقام ہے۔ یکایک
اسکی نظر پیچھے کے سر کے نشان پر
پڑی مسافر نے گھوڑا روک لیا اور
کچھ دیر تک اس نشان کو دیکھا کیا۔

نو وارد۔ آہا۔ یہ تو کولا جان کی سرائے
کی نقل معلوم ہوتی ہے۔

اس نو وارد نے چارون طرف دیکھا
لیکن سوائے اس سرائے کے کوئی
دوسری سرا نظر نہ آئی۔

نو وارد۔ اسنے تو کہا تھا کہ دروازہ پر کوئی
نشان نہین ہے۔ لیکن یہان تو نشان
موجود ہے۔ شاید اسکے جانے کے بعد
لگایا گیا ہو۔ بہرطور کوئی سرائے تو یہان
نظر نہین آئی یہی ہوگی مسافر سیدھا سرا
کے دروازہ پر آیا اور دق الباب کیا
ایک لڑکا اندر سے نکلا اور اسکی زبانی
معلوم ہوا کہ یہ نشان آج ہی صبح کا لگایا گیا ہے
مسافر اترا۔ گھوڑا اس لڑکے کو دیا اور
خود سرا مین داخل ہوا کمرہ مین پہونچکر اسنے
گھنٹی دی اور ایک عورت گھنٹی کے جواب
مین کمرہ مین آئی اس مسافر کو کسیقدر حیرت
ہوئی جب اسنے اس عورت کو پہچانا
کہ یہ وہی کولا ہے۔

کولا جان۔ اہا اسکپٹن پاشا تم ہو
یہ مسافر وہی انگریز باشی بزوق ہے
جس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف
ہین۔

اسکپٹن۔ خوب۔ تمہارے ملنے کا تو
مجھے خیال بھی نہ تھا۔

کولا — مجھے جو تم یہان دیکھتے ہو یہ سب
تمھارے چوٹے باشی بزوقون کی بدولت ہے
مین سمندر کے کنارے اُس سرا مین بآرام
رہتی تھی۔ تمھارے سپاہی جب میدان جنگ
مین شکست کھاکے بھاگے تو انھون نے
لوٹ کر سرائے مین آگ لگا دی۔
مین اُسوقت اپنے گھر مین نہ تھی نہین
تو تم دیکھتے کہ مین اُن لوگون کو کیسی
سزا دیتی۔ جب مین پلٹ کے آئی
تو سوا اُس نشان کے جو باہر لگا ہوا
ہے۔ گھر مین کچھ نہ پایا۔ مین تو یہان چلی
آئی اور یہ سرائے مول لے کے کاروبار
شروع کیا۔

اسکیپٹن — اور تمھاری لڑکی کہان ہے
کولا — بدمعاش۔ کیا تم اس لڑکی کا پیچھا
نہ چھوڑوگے۔

اسکیپٹن — کیا وہ بھی یہین تمھارے
ساتھ ہے۔

کولا — ہان۔ مگر وہ ایک جگہ مہمان گئی ہوئی
ہے کل آجائیگی۔

اسکیپٹن — سو وہ جو روپیہ مین تمھارا چاہتا
ہون اسکی بابت۔

کولا — اوہ۔ اُسکا ذکر بھی نہ کرو۔ اب روپیہ کا
عوض تو اس امر سے ہوگیا میرے نوکرون
نے اُس روز تمھین خوب مارا

اب اسکیپٹن پاشا کو معلوم ہوا آنسے
جو اپنے عوض عثمان تمنا کو دیوایا — یہ
بات ابھی تک کولا جان کو نہین معلوم ہوئی
اسکیپٹن — مجھے تمسے کوئی شکایت
یا ملال نہین ہے۔ خیر اب یہ ذکر جانے دو۔
کولا — بہتر ہے۔ اگر تمھین شراب کی
ضرورت ہو تو شراب بھی موجود ہے۔

اسکیپٹن — عنایت۔

کولا — بشرطیکہ قیمت دیدو۔

اسکیپٹن — جیب سے ایک روپیہ نکال
اور میز پر رکھکر) لو یہ روپیہ موجود ہے۔ اب
مجھے ایک بوتل لادو۔ اور ایک کمرہ دیدو
کہ وہان مین اپنے چند دوستون کو بلاؤن
رات ہوجانے کے بعد وہ لوگ آئینگے۔ وہ
کپتان ڈیش کو پوچھینگے۔

(مسکراکر) کپتان ڈیش میرا ہی نام ہے
تم اُن لوگون کو میرے کمرہ مین پہونچا دینا
کولا — (اسکیپٹن کو غور سے دیکھکر) بہت خوب
دیکھو کوئی فساد نہ ہونے پائے میری
ایک سرائے جل چکی ہے۔ اگر یہ بھی
سرائے برباد ہوئی۔ تو اب تو میرے پاس
اتنا روپیہ بھی نہین ہے کہ دوسری
خرید سکون۔

اسکیپٹن — نہین نہین۔ اطمینان رکھو۔
کولا — اچھا تو میرے ساتھ آؤ۔ کیھو یہ کمرہ کافی ہوگا

اسکپٹن - ہان - لیکن یہان اور کوئی تو نہین آئیگا -

کولا - نہین بابا ابھی میرے یہان بہت لوگ نہین آتے ہین -

اسکپٹن - ہان - ابھی تو تم یہان نئی آئی ہو - جب تمھاری شراب کی شہرت ہوجائیگی - پھر تو اور ہی رونق ہوگی -

کولا - امید تو ایسی ہی ہے - کرسیان کافی ہونگی -

اسکپٹن - چار کرسیان ہین - ہان تو کافی ہوجائینگی - تین آدمی اور آئینگے

کولا - تمنے کپتان ڈلیش بتایا ہے ۔

اسکپٹن - ہان کہین بھول نہ جانا -

کولا - نہین بابا نہین لیکن خبردار فساد نہ ہونے پائے -

یہ کہکر کولا چلی گئی - اور تھوڑی دیر بعد بوتل لئے ہوئے آئی - بوتل گلاس اور ایک شمع اسکپٹن کے آگے میز پر رکھی اور خود چلی گئی -

اب رات بخوبی آگئی تھی اور اسکپٹن پاشا نے کولا کے جانے کے بعد وہ کھڑکی بھی بند کردی جو روشنی کے واسطے اس کمرہ مین لگی ہوئی تھی - اور شراب پینے مین مشغول ہوا - بوتل ختم ہونے پر تھی کہ ایک طویل القامت سانولے رنگ کا شخص

چوغہ مین اپنے تئین چھپائے ہوئے کمرہ مین داخل ہوا -

اکتیسوان باب

قتل کی تدبیر

اسکپٹن اٹھ کھڑا ہوا اور جس ادب سے اس نووارد کی طرف دیکھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ معمولی آدمی نہین ہے - اس نووارد نے کمرہ کے چارون طرف دیکھا

اسکپٹن - حضور کوئی خوف نہین ہے نہ تو ہمین کوئی دیکھ سکتا ہے - نہ ہماری بات چیت سن سکتا ہے - سرائے مین سوائے ہمارے بڑھیا اور اس لڑکی کے اور کوئی مسافر نہین ہے -

اجنبی - یہ اچھی بات ہے -

یہ اجنبی میز کے برابر ایک کرسی پر بیٹھ گیا ٹوپی اُتاری اور چوغہ کے بند کھولے اخاہ ۔

یہ تو اسمعیل بے ہے -

اسمعیل بے - تمھارے لوگ بھی آگئے ہین

اسکپٹن - جی ہان حضور آپ کے حکم کے بموجب مین اپنے رسالہ سے چار آدمی چنکر لایا ہون جنپر مجھے بھروسہ ہے -

اسمعیل بے - ان لوگون پر تمھین پورا

بھروسہ ہے نا؟

اسکیپٹن - جی ہاں، جس بات کو میں منع کرونگا وہ بات آپکے منہ سے کبھی نکلنگی چاہے کوئی انھیں مار بھی ڈالے۔

اسمٰعیل بے - اچھا تو وہ لوگ کہاں ٹھہرے ہیں؟

اسکیپٹن - آپ نے منع کر دیا تھا کہ شہر کے اندر نہ آئیں اسوجہ سے میں نے انکو شہر کے باہر ایک باغ میں ٹھہرا دیا ہے۔

اسمٰعیل بے - ہاں اب مجھے یاد آیا۔ اس میں ایک مصلحت تھی۔ باشی بزوق اپنے دشمن چھپا نہیں سکتے۔ اگر چار بھی ملکر آتے تو لوگوں کی نظر پڑتی اور تم جانتے ہو کہ یہ لڑائی کا زمانہ تو ہے نہیں۔

اسکیپٹن - اسمٰعیل بے کی گفتگو کا کچھ مطلب نہ سمجھکر حضور بجا فرماتے ہیں۔

اسمٰعیل بے - علاوہ تمھارے دو آدمی اور ہونگے۔

اسکیپٹن - حضور فرما چکے ہیں۔

اسمٰعیل بے - اور وہ دونوں اپنے ساتھ چار چار آدمی لائینگے۔ پھر اگر یہ سب لوگ شہر کے اندر آتے تو یہاں کے حاکم کو ضرور خیال ہوتا اور وہ دخل اندازی کرتا گو کہ اگر میں ظاہر کر دیتا کہ میں کون ہوں - تو وہ چپ ہو جاتا لیکن اس صورت میں میرا اصل مطلب غلط ہو جاتا - جیسا میں کہ چکا ہوں - یہ زمانہ جنگ نہیں ہے بلکہ ایک مہینہ کی مہلت لی گئی ہے تاہم بارہ منتخب سپاہیوں سے دشمن کو ایسا نقصان پہونچانیوالا ہوں جو کبھی حضرت سرکار شکست کھانے سے بھی زیادہ ہوگی۔

اسکیپٹن چپ چاپ سنا کیا گو کہ اب وہ رومی فوج میں تھا اس کا دل ابھی تک اسی جزیرہ کے باشندوں کا سا تھا جو انگلستان کہلاتا ہے - اور جسکا ڈنکا اب تمام دنیا میں بج رہا ہے - یہ بات ابھی نہ معلوم ہوئی کہ دشمن کے ساتھ کوئی ایسی بات کیجائے جو بہادری کے خلاف ہو وہ کیا کرتا کہ اسکا پیشہ سپاہگری کا تھا - اور ع

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد

اسمٰعیل بے - ہمیں چپ چاپ ہو کر اپنا کام کرنا ہوگا - تاکہ سوائے ہم لوگوں کے اور کوئی راز کو نہ جاننے پائے۔

اسکیپٹن - اور یہ کام حضور آج ہی رات کو سرانجام کر دینگے۔

اسمٰعیل بے - اگر بن پڑا تو اسی گھنٹہ بھر کے اندر۔

اب ایک تیسرا شخص کمرہ میں داخل ہوا - یہ تیسرا شخص عثمان آغا تھا جس سے ہمارے ناظرین واقف ہیں۔

عثمان آغا - آپ تو فرماتے تھے - کہ

اُس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان
نہین ہے ؟
اسمعیل بے - ہان جب یہان آیا تھا
تو اس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان
نہ تھا - یہ تختہ تو بعد کو لگایا گیا ہے -
عثمان آغا - مین تو آگے چلا گیا ہون اس
سرائے کے نشان کو دیکھکر مجھے کچھ باتین
یاد آئین کہ اُن سے میرے دل کو تکلیف ہوئی تھی
یہ سنکر کپتان سے ضبط نہ ہو سکا
اور وہ کولاجان اور عثمان آغا کا واقعہ
یاد کرکے بے اختیار ہنس پڑا -
اسمعیل بے اپنے خیالات مین کچھ
ایسا مبہوت تھا کہ اُسنے عثمان آغا کے
اس فقرہ اور کپتان کے ہنسنے کا کچھ خیال
بھی نہ کیا -
اسمعیل بے - (عثمان آغا سے مخاطب
ہوکر) تمھارے سپاہی کہان ہین -
عثمان آغا - شہر کے باہر ایک باغ مین
بٹھا آیا ہون -
اسمعیل بے - (گھڑی دیکھ کے) آٹھ بج
گئے - اب تو حسن کو آجانا چاہیئے -
یکایک دروازہ پھر کھلا اور حسن المولا
کمرہ مین داخل ہوا سب کی طرح حسن
مسلح تھا - پہلو مین تلوار لٹک رہی تھی
اور اب مین جوڑی طپنچہ کی اور موزے مین
ایک اور قرولی لگی ہوئی تھی -
اسمعیل بے - کہو حسن کامیابی ہوئی ؟
حسن - جی ہان حضور کے اقبال سے
مین تو اپنا کام انجام کا دے چکا -
اسمعیل بے - اچھا تو وہ لوگ کہان گئے
حسن - اُس محل مین جو ڈلگنو کی طرف
واسلے تھا تک سے چند میل کے فاصلہ پر
جھیل کے نزدیک جبل اسود کے جانب، اسکے کنارہ
پر واقع ہے - صرف چار ہی آدمی ہین
اسمعیل بے - (خوش ہوکر) اچھی بات
ہے ! اب وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جاسکتا
لیکن چارون کو مار ڈالنا چاہیئے تاکہ
اس راز کے افشا ہونے کا بالکل خوف نہ رہے
ابھی کل صبح کو جب جبل اسود والے
اٹھینگے تو معلوم ہوگا کہ انکا سپہ سالار یعنی
لال کپتان غائب ہے -

تیسوان باب

قتل

ایک دوسرے کی طرف دیکھا اب
انھین معلوم ہوا کہ کس شخص کے واسطے
یہ تدبیر کی گئی ہے حسن المولا بھی
اسوقت تک اس راز سے واقف نہ تھا اس سے

اسمعیل بے نے صرف یہ کہا تھا کہ چار مخبر
آدمی اپنے ساتھ لے کے سڑک کے کنارہ
فلان مقام پر تم ٹھہرنا جب اودھر سے
جبل اسود کے چند سوار سوداگرون کی
وضع بنائے ہوئے نکلین تو اُنکے پیچھے
جانا اور جب وہ اپنی منزل مقصود پر
پہونچ جائین تو اپنے آدمیون کو اُسی
مقام پر چھوڑ کر شہر اسقوطری کی فلان
سرائے مین آکر فوراً اُسکی مجھے اطلاع دینا۔
حسن نے اس حکم کی پوری تعمیل کی
وہ اپنے آدمیون کو ساتھ لیکر سڑک
کے کنارہ ایک جگہ چھپا رہا جب شام ہو گئی
تو چار سوار ہتھیار بند جو جبل اسود کے رہنے
والے معلوم ہوتے تھے اودھر سے گزرے
حسن مع اپنے سپاہیون کے انکے پیچھے چلا
جب وہ لوگ جھیل کے کنارہ ایک مکان مین
داخل ہوئے تو حسن اپنے آدمیون کو اُسی مکان کے
قریب ایک جگہ پر چھپا کر خود اس سرائے مین
اطلاع دینے چلا آیا۔

جب اسمعیل بے ڈاسگنو کے قلعہ سے
بھاگ کر اپنے لشکر مین پہونچا تھا تو اُسنے
ایک مخبر کو طلب کیا تھا یہ شخص مختلف
زبانین جانتا تھا۔ اور ہر زبان ایسی
عمدگی سے بولتا تھا کہ سننے والے کو اس
بات کا شک بھی نہین ہو سکتا تھا یہ اسکی
مادری زبان نہین ہے۔ اسمعیل بے
نے اس شخص کو بلا کر اس سے کہا کہ ڈاسگنو
کے قلعہ مین بیگم اسقوطری موجود ہے جب
وہ قلعہ سے نکلے تو اُسکے ساتھ ساتھ
جا کے اس امر کو تحقیق کرو کہ وہ کہان گئی
اور مجھے اطلاع دو۔ اس مخبر نے
جبل اسود کے سپاہیون کی وضع بنائی
اور جو سپاہی لاڈر ڈیل کے ساتھ بیگم کو
پہونچانے گئے تھے۔ اُنمین [illegible]
بیگم کے ساتھ ساتھ اُس محل تک پہونچا
جہان وہ گئی اور اُسکے مقصد قریب۔ یا
کہ جب بیگم نے لاڈر ڈیل سے لال کپتان کو
بھیج دینے کی بابت کہا تو اُسنے سب گفتگو
سنی اور بالآخر اسمعیل بے کو اطلاع دی اور
مزید برآن اپنی چالاکی سے جبل اسود کی
فوج مین داخل ہو کر یہ بھی دریافت
کر لیا۔ کہ فلان روز اور فلان وقت لال کپتان
بیگم سے ملنے جائیگا۔

اسطرح پر اسمعیل بے کو اس واقعہ سے آگاہی
ہوئی اور اُسنے اپنے دشمن سے عوض
لینے کی تدبیر کی۔

اسٹیفن نے اسمعیل بے سے مخاطب ہو کر کہا
لیکن حضور یہ تو صلح کا زمانہ ہے اور آپنے
خود ایک مہینہ کی مہلت دی ہے۔

اسمعیل بے نے۔ ذاتی مخاصمت اور صلح

کیا تعلق ہے۔ یہ لال کپتان اور اُس کے ساتھی۔ ایسے لوگون کے ہاتھ سے مارے جائینگے جنکا پتہ نہ لگے گا۔ رومی فوج کا کوئی افسر بظاہر اس امر مین شریک نہ پایا جائیگا پھر کیا ڈر ہے۔

اسکیتن خاموش ہو رہا۔

اسمعیل بے۔ اس شخص کے ہلاک ہونیکی ضرورت ہے۔ یہ کوئی معمولی آدمی نہین ہے۔ اسکے مارے جانے سے جبل سرو والون کی ہمتین پست ہوجائینگی اور وہ غالباً سلطان کی متابعت اختیار کرین گے۔ علاوہ برین سلطان نے پانچہزار اشرفیون کا انعام اُس شخص کیواسطے مقرر کیا ہے۔ جو لال کپتان کا سر لائے پس جس شخص کے ہاتھ سے یہ لال کپتان مارا جائیگا۔ اُسے وہ انعام بھی مین دلوا دونگا اچھا اب چلنا چاہیئے یہ سب سرائے سے باہر آئے اور گھوڑون پر سوار ہو کر چل کھڑے ہوئے۔ شہر سے باہر آئے اسکیتن اور عثمان آغا نے اپنے سپاہی جو شہر کے باہر باغون مین پڑے ہوئے تھے ہمراہ لیئے اور آدھ گھنٹہ کے اندر اندر یہ سب جس محل مین بیگم تھی اُسکے قریب ایک باغ مین آکر ٹھہرے اس باغ مین حسن المولا کے بھی سپاہی موجود تھے۔ اُن سے معلوم ہوا کہ ابھی تک لال کپتان اور اسکے ساتھی محل کے اندر ہی ہین۔

تینتیسوان باب

جان جاتی ہے اگر جائے مگر بات رہے

اس باغ کے کنارہ پر ایک جھونپڑا تھا بسبب بوسیدہ ہوجانے کے یہ جھونپڑا خالی پڑا ہوا تھا۔

اسمعیل بے۔ (اُس جھونپڑے کی طرف دیکھ کے) یہ تو ہمارے مطلب کا ہے اگر ممکن ہوا تو مین اس لال کپتان کو زندہ گرفتار کرونگا مجھے خیال ہے کہ یہ شخص کوئی روسی افسر ہے پس گرفتار کرکے اگر ممکن ہوا تو مین اُس سے بعض باتین دریافت کرونگا۔ اور بعد ازان اسے قتل کرکے اسی جھونپڑے مین ڈال کے آگ لگا دینگے کہ کسی طرح اُسکا پتہ نہ لگ سکے اب محل کا پھاٹک کھلنے اور چار سوارون کے باہر نکلنے سے یہ گفتگو یہین پر ختم ہوگئی۔

رات اندھیری تھی اور گو کہ مہتاب کسی قدر بلند ہوچکا تھا۔ لیکن اُسکی روشنی رات کی تاریکی کے آگے ماند تھی۔ اسمعیل بے نے دیکھا کہ یہ سوار اس باغ سے قریب تین سو

فیٹ کے فاصلہ پر گزرینگے۔ ممکن ہے
اتنے فاصلے سے نشانہ خطا کرے پس
اُسنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ جب تک میں
حکم نہ دوں بندوقیں نہ داغنا اور سواروں کو
تاکنا بلکہ گھوڑوں کو اور اسکیپٹن کو
حکم دیا کہ مع اپنے آدمیوں کے گھوڑوں پر
سوار ہوکر دوڑ پڑنے پر تیار رہے۔
یہ چاروں سوار جو یکایک سے نکلے تھے
گھوڑے سے اُٹھاتے ہوئے چلے آتے تھے
اور ان بیچاروں کو یہ وہم نہ تھا کہ دشمن
کمینگاہ میں انکی جان لینے پر مستعد بیٹھا ہے
جب یہ لوگ زد پر پہونچ گئے۔ تو
اسمعیل بے نے بندوق سر کرنے کا حکم
دیا۔ دنا سے ملنے کی آواز آئی اسکیپٹن مع اپنے
ہمراہیوں کے ان سواروں پر جا پڑا۔
پہلے یہ معلوم ہوا کہ نشانہ نے خطا کی
کیونکہ ان سواروں کے گھوڑے اور
تیزی کے ساتھ بھاگے لیکن یکایک
دو گھوڑے چلتے چلتے گر پڑے۔ اب
اسمعیل بے بھی مع اپنے ساتھیوں کے
ان گھوڑوں کی طرف چلا جو دو سوار باقی
رہے تھے۔ انھوں نے پہلے ٹھہرنے کا
قصد کیا لیکن یہ دیکھکے کہ دشمن تعداد میں
اُن سے بہت زیادہ ہیں انھوں نے گھوڑے
سرپٹ چھوڑ دیئے اور لمحہ بھر میں نظر سے
غائب ہوگئے۔

جو سوار بھاگ کر نکل گئے۔ ان میں سے
ایک تو جبل سود کا شاہزادہ تھا۔ اور دوسرا
لاتورڈیل اور جو گرے تھے ان میں ایک لال کپتان
تھا اور دوسرا اُس کے ساتھ کا سپاہی۔
اس سپاہی کے سینہ پر گولی بیٹھی تھی۔ جب
اسکیپٹن اسکے پاس پہونچا تو وہ دم
توڑ رہا تھا۔ اس سپاہی نے اسکیپٹن
کی طرف دیکھا اور بہت آہستہ سے کوئی
ایسی بات کہی کہ اسکیپٹن متحیر ہوگیا۔ اور
جھک کر اس سے کچھ سوال کیا۔ لیکن
اب جواب کون دیتا موت اپنا کام کر
چکی تھی۔ اور یہ سپاہی اس دنیا کے
جھگڑوں سے فراغت کرکے ملک عدم
کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔

جو راز اس سپاہی کی زبانی معلوم ہوا
تھا۔ اس کے خیال میں بہوت اسکیپٹن
اُس مقام پر آیا۔ جہاں لال کپتان صدمہ کی
وجہ سے غش میں پڑا ہوا تھا
اسکیپٹن۔ (خود بخود) یہ کیونکر ہو سکتا ہے
لیکن ابھی اس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا
چاہیئے۔ اسکیپٹن نے جھک کر لال کپتان کو
دیکھا۔ لال کپتان زخمی نہیں ہوا تھا۔
صرف گرنے کے صدمہ سے بیہوش
ہوگیا تھا۔

سنا میں اسمٰعیل بے جی مع اپنے
ساتھیوں کے وہاں پہونچ گیا۔
اسمٰعیل بے۔ (لال کپتان کی طرف
اشارہ کرکے) اسے اچھی طرح باندھ لو
اور اٹھا کے اس جھونپڑے میں لے چلو
اس حکم کی تعمیل کی گئی اور جب
قیدی اس جھونپڑے میں پہونچ گیا جہاں
ایک کھڑکی سے چاند کی روشنی اسقدر
آتی تھی کہ ایک دوسرے کی صورت
بخوبی دکھائی دیتی تھی تو اسمٰعیل بے
بولا اپنے آدمیوں کو یہاں سے ہٹا لیجاؤ
اب اس شخص کو ہوش آتا جاتا ہے۔
اور میں اس سے چند منٹ کے واسطے
کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ یہ باتیں
ملکی معاملات کی بابت ہونگی۔ لہذا میں
نہیں چاہتا کہ کوئی اور شخص سنے۔
اس حکم کی بھی تعمیل کیگئی اور جھونپڑے
سے کوئی سو قدم کے فاصلہ پر درختوں کی
آڑ میں سب جا کر ٹھیرے۔
جھونپڑے کے اندر چاند کی روشنی
میں اسمٰعیل بے اکیلا کھڑا ہو مسرت سے
اپنے دشمن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو
بیہوشی کی حالت میں بالکل بے دست وپا
سامنے پڑا ہوا تھا۔
اسمٰعیل بے۔ (خود بخود چپکے سے) میں

جان بخشی کا وعدہ کرکے اس سے اسکا راز
دریافت کرلونگا۔ اور اسکے بعد گئے کی موت
اس کافر کو مارڈالونگا۔
اب لال کپتان کو ہوش آیا اور اس نے
آنکھیں کھولیں۔
اس مقام پر اپنے ہاتھ پاؤں بندھے
اور اسمٰعیل بے کو اپنے پاس کھڑے ہوئے
دیکھکر لال کپتان سمجھ گیا۔ کہ کیا واقعہ ہے
اسمٰعیل بے۔ دیکھو ہمسے تمسے پھر ملاقات
ہوئی لیکن اب ویسا موقع نہیں ہے۔
جیسا پہاڑ پر تھا۔ جب تم نے ہمسے باغیوں
متابعت اختیار کرنے کو کہا تھا۔
لال کپتان۔ حقارت کے لہجہ میں۔
تم نے شرط کے خلاف اس صلح کے زمانہ میں
یہ حرکت کی کیا تمہیں اس امر کا بالکل لحاظ
نہیں کہ اس واقعہ کو سنکر دنیا کیا کہے گی
اسمٰعیل بے۔ یہ ذاتی مخاصمت کا بدلا
میں نے بحیثیت افسر سلطان روم تمسے
بدلا لینے کا قصد نہیں کیا ہے بلکہ یہ سبب
ذاتی مخاصمت کے۔ تم میرے سدراہ
ہوئے۔ اور میری تدبیر میں خلل ڈالا
اب اسکے نتائج بھی تمہیں برداشت کرنا ہونگے
بہت کم ایسے لوگ ہونگے جنہوں نے
میرے امور میں میرے خلاف دخل دیا ہو
اور پھر زندہ رہے ہوں جو کچھ تم نے میرے

ساتھ کیا اسکا عوض لینے کے واسطے تجھے
تم کو قید کیا ہے ۔ اور کوئی چیز سوائے
ایک بات کے تمھیں میرے ہاتھ سے قتل
ہونے سے بچا نہیں سکتی ۔
لال کپتان ۔ وہ کونسی بات ہے ؟
اسمعیل بے ۔ بحیثیت جبل اسود کی
فوج کے سپہ سالار کے تمنے میری فوج
شکست دی ڈلسگنو کا قلعہ چھینا اور مجھے
ذلت دی میں اب بلا لیئے سے وحشت بردار
ہونے اور تمھیں چھوڑ دینے کو موجود ہوں
لیکن ایک شرط ہے ۔
لال کپتان ۔ (مضحکہ) عنایت آپکی
اسمعیل بے ۔ عوض لینا ہر ایک کو عزیز
ہوتا ہے ۔ اور خاصکر مجھے ۔ لیکن ایک چیز
اس سے بھی زیادہ عزیز ہے ۔ اور وہ چیز
شہرت ہے ۔ مجھے ارمان ہے ۔ کہ جبل اسود کو
فتح کروں ۔ اور جاکر سلطان سے کہوں
کہ لیجئے وہ پہاڑی جنہوں نے خودسری کی
اور بغاوت پر کمر باندھی تھی اب حضور کے
فرمانبردار ہوگئے
لال کپتان ۔ اچھا تو مجھ سے کیا مدد چاہتے ہو
اسمعیل بے ۔ مجھے اُن ذریعوں سے آگاہ
کرو جنسے یہ سب پہاڑی جمع ہوکر لڑنے پر
مستعد ہوگئے ۔ کیا روس انکا اس میں
سازشی نہیں ہے ۔ کیا روس ہتھیار دیتا ہے
اور فوج سے تمھاری مدد نہیں کرتا ۔ کیا تم
کوئی اعلے درجہ کے روسی افسر نہیں ہو ؟
لال کپتان ۔ اگر میں یہ بات بتادوں
تو کیا تم مجھے چھوڑ دوگے ۔
اسمعیل بے ۔ ہاں ۔
لال کپتان ۔ اور اگر نہ بتاؤنگا تو مار
ڈالوگے ۔
اسمعیل بے ۔ بیشک ۔
لال کپتان ۔ اچھا تو جلاد کو بلاؤ کیونکہ
میں نہ تمھارے وعدہ کا اعتبار کرتا ہوں
اور نہ تمھاری دھمکیوں سے ڈرتا ہوں

چونتیسواں باب

مصلحت

اسمعیل بے کے مزاج میں ازحد غصہ تھا
جو عرصہ تک صاحب اختیار رہنے کی وجہ سے
اور بھی بڑھ گیا تھا ۔ لال کپتان کے اس
جواب سے اُسے بہت غصہ آیا لیکن مصلحت
خیال کر کے اُسنے ضبط کیا ۔
اسمعیل بے ۔ آؤ اب یہ غصہ کی باتیں
جانے دو اور عقل سے کام لو ۔
لال کپتان نے غور سے اسمعیل بے کو
سر سے پاؤں تک دیکھا ۔ اُسکے تیور دیں

سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسے آسمعیل بے کے کہنے کا بالکل اعتبار نہین ہے۔

آسمعیل بے - جان بہت شیرین اور موت بہت بری چیز ہے۔ ابھی تم جوان ہو۔ جس تدبیر سے تمنے سلطان کی فوج پسپا کیا اُس سے تمھاری فوجی لیاقت بخوبی ظاہر ہوتی ہے تجربہ کار اور نام برآوردہ افسرون نے تمھارے ہاتھ سے شکست کھائی کیا یہ تدبیر تمھاری ہی سوچی ہوئی تھی جسکی وجہ سے ہماری فوج ایسی فاش شکست ہوئی۔

لال کپتان - ہان تدبیر تو میری ہی نکالی ہوئی تھی۔

آسمعیل بے - نہ معلوم تم کیا کیا کارنمایان کرو اور دنیا مین کیسی شہرت حاصل کروگے لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک ذراسی بات کے واسطے تم اپنی جان مفت دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اب تمھاری موت زندگی میرے ہاتھ مین ہے۔ کوئی شخص مجھسے متعرض نہین ہوسکتا کیونکہ اصل واقعہ کی دنیا کو اطلاع نہونے پائیگی - آجکل یہان ڈاکو بکثرت ہین - دنیا کو صرف اتنا معلوم ہوگا کہ رات کے وقت قزاقون نے حملہ کیا مین اس بات کے چھپانے کا پورا بندوبست کر چکا ہون جو سپاہی میرے ساتھ ہین وہ یہ بھی نہین جانتے کہ تم کون ہو۔ اب رہے یہ افسر تو وہ میرے حکم سے راز کو مخفی رکھین گے۔ جو تدبیر مینے کی ہے اُس سے صرف تمھاری جان ہی نہین جائیگی - بلکہ دنیا کو تمھارا پتہ بھی نہ لگے گا۔ کوئی تمھاری لاش تک نہ پائے گا۔ کیونکہ بعد قتل کر چکنے کے مین اس جھونپڑہ مین آگ لگا دونگا تاکہ تمھاری لاش جلکر خاک ہوجائے

قیدی یہ سب باتین چپکا سنا کیا یہ ٹھیک کہ آسمعیل بے اپنا مطلب نکالنے کے واسطے اسقدر کوشش کر رہا ہے اُسے خیال آیا کہ اُسے باتون مین لگا کر وقت گزارے۔

گوکہ لال کپتان کو یہ نہین معلوم تھا اسکے ساتھیون پر کیسی گزری لیکن انہین اس مقام نہ پاکر اُسے گمان ہوا کہ وہ نکل گئے لارڈ ڈیل کی دوستی پر اُسے پورا بھروسہ تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جبل اسود کا شاہزادہ بھی اُسکے واسطے زمین و آسمان ایک کر دیگا - اگر کسیطرح اتنا وقت گزر جائے کہ وہ لوگ جاکر اپنی فوج کے کچھ سپاہی ساتھ لیکر یہان تک پہونچ جائین تو پھر اور ہی صورت پیدا ہوجانے اور آسمعیل بے کو دو مرتبہ اُسکا ہاتھ سے نکل رہا لیکن ممکن ہے کہ اُنکی

مرجبہ نہ نکل سکے۔

امید عجیب چیز ہے۔ اس حالت ناچاری مین بھی لال کپتان کو یہ بس نہین ہوئی۔

لال کپتان۔ اچھا تو تم کیا پوچھتے ہو۔

اسمعیل بے۔ (یہ خیال کرکے کہ اب وہ راضی ہوتا جاتا ہے) اول تو یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ تمہارا نام کیا ہے۔ اور روسی فوج مین کس عہدہ پر ہو اور کسکے حکم سے تمنے جبل اسود کی فوج کی سپہ سالاری اختیار کی ہے۔

لال کپتان۔ تم یقین نہ کروگے اگر مین کہون کہ مین خاص جبل اسود کا رہنے والا ہون وہین مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی ۹

اسمعیل بے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جبل اسود کے رہنے والے ہو اور روس کی فوج مین ملازم ہو اور وہان تمہارا اور نام ہو۔ میرا نام جان بلینا ہے اور خاص جبل اسود کا رہنے والا ہون۔ لیکن اب سلطان روم کا ملازم ہون۔ مالبینہ کا گورنر ہون۔ سلطان کی فوج کا سپہ سالار ہون۔ اور دنیا مجھکو اسمعیل بے کے نام سے جانتی ہے۔

لال کپتان۔ اچھا اور کیا پوچھتے ہو

اسمعیل بے۔ سالار یہ کہ جبل اسود کی فوج مین سے کتنے آدمی ہین۔ روسی افسر اور سپاہی اس فوج مین کتنے ہین ۹ اگر جبل اسود پر حملہ کیا جائے تو کتنی فوج سے مقابلہ کرنیکا خیال ہو سکتا ہے ۹ اور روس نے ایسے وقت کے واسطے کسقدر فوج دینے کا وعدہ کیا ہے۔

لال کپتان۔ مجھے اس امر پر غور کرنیکے واسطے کچھ دیر کی مہلت دو تو مین جواب دون۔ اس کلمے کے سننے سے اسمعیل بے مسکرانے لگا وہ ایسا کچھ نہ تھا کہ لال کپتان کے اصلی مطلب کو نہ سمجھ سکے۔

اسمعیل بے۔ وقت بعض اوقات نہایت بیش قیمت ہوتا ہے۔ وقت ہی سے وہ باتین غیر ممکن معلوم ہوتی ہین۔ تم اس امر پر غور کرنے کی مہلت مانگتے ہو۔ اچھا کتنی دیر کی مہلت۔

لال کپتان۔ جتنی دیر کی مہلت تم سکو

اسمعیل بے۔ (مسکراکر) اچھا مین تم کو پانچ منٹ کی مہلت دیتا ہون اور اسکے بعد مین تمکو ضرور قتل کر ڈالونگا

لال کپتان۔ (بالکل بے خوفی سے) صرف پانچ منٹ کی مہلت ۹

اسمعیل بے۔ ہان۔

لال کپتان۔ اچھا تو جلاد کو بلاؤ مین

اتنی کم مہلت منظور نہین کرتا۔

اسمعیل بے۔ دیکھو ذرا سمجھ کے جواب دو۔

لال کپتان۔ مین خوب سمجھ چکا اگر سو مرتبہ تم مجھسے یہ سوال کروگے تو ہر مرتبہ یہی جواب پاؤگے۔

اسمعیل بے اپنی اس کوشش مین بھی ناکامی ہونے سے غصہ مین بھرا ہوا پلٹا اور حجرہ سے باہر چلا آیا۔

اسمعیل بے سیدھا اس مقام پر آیا جہان اُسکے ساتھی سپاہی اپنے گھوڑون کے گرد جمع تھے اور اُنسے کوئی بیس قدم کے فاصلہ پر افسر کھڑے ہوئے تھے۔

اسمعیل بے۔ (افسر سے مخاطب ہوکر) اچھا تو اب اس قیدی کا فیصلہ کرکے محل کیطرف متوجہ ہونا چاہیے ایسے سنسان مقام پر بیگم سقوطری کا رہنا مناسب نہین اور میرا قصد ہے کہ مین اُسے کسی محفوظ مقام پر جہان ہماری فوج موجود ہو لیجاؤن لیکن اب اس قیدی کا جلد فیصلہ کرنا چاہیے۔ وہ مرنے پر تیار ہے تم مین سے کون اُسے قتل کریگا۔

دوسرے کی طرف دیکھا گویا ہر ایک دوسرے سے یہ کام کرنے کو کہتا تھا اور خود انکار کرتا تھا۔

کسی شخص کو بے دست وپا پاکر قتل کرنا سپہ گری کے خلاف ہے۔ پس کوئی عجب نہین اگر افسرون کو اس امر مین پس وپیش ہوا۔

اسمعیل بے۔ یہ کام کسی سپاہی سے لینا مناسب نہین کیونکہ قیدی اُنسے یہ ضرور کہیگا کہ مین جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہون اور اُس حالت مین اس واقعہ کو پوشیدہ رکھنا غیر ممکن ہو جائیگا۔ اور دنیا کو اس واقعہ کی اطلاع دینا جو خلاف شرائط صلح ہے مناسب نہین۔

پھر ایک نے دوسرے کیطرف دیکھا لیکن جواب نہین دیا۔

اسمعیل بے۔ اس شخص کے مارنے کے واسطے پانچ ہزار اشرفی کا انعام ہے۔ پانچ ہزار اشرفیان کم نہین ہوتین اور کام دیکھو تو کچھ بھی نہین۔ تلوار کا ایک ہاتھ مارا اور کچھ بھی نہ تھا۔

حسن المولا نے عثمان آغا کی طرف دیکھ کے کام تو بہت آسان ہے۔

عثمان آغا۔ (اسکپٹن کی طرف دیکھکے) بیشک اس سے آسان ترکوئی کام نہین ہوسکتا لا اسکپٹن کچھ خیالات مین ایسا

پنتیسوان باب

قاتل

اس سوال پر ہر ایک ترکی افسر نے

محو تھا کہ اُسنے ان باتون کو سنا بھی نہین صرف سر ہلا دیا۔

اسمعیل بے۔ پانچ ہزار اشرفیان ہین تم تین آدمی۔ یہ پانچ ہزار تینون آدمیون مین تقسیم کرو لیکن اس طرح پر کہ جو یہ کام کرے اُسکو تین ہزار ملین۔ اور باقی دو کو ایک ایک ہزار (اسکپٹن کی طرف مخاطب ہوکر) اسکپٹن پاشا تمکو اس امر مین کیا عذر ہے؟

اسکپٹن۔ اچھا اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو یونہین سہی۔

اسمعیل بے۔ اور تمھارے ان فعل کی کسی کو اطلاع نہ ہونے پائیگی کیونکہ بعد قتل کرنے کے ہم اس جھوپڑہ مین آگ لگا دینگے۔ تاکہ لاش جلکر خاک ہو جائے

اسکپٹن۔ تو مین اس کام کے انجام دینے کو موجود ہون۔

اسمعیل بے۔ اچھا جلدی کرو۔

اسکپٹن۔ (تلوار میان سے نکالکر) مین خیال کرتا ہون۔ کہ اُس غریب کو اتنی تو مہلت دینا چاہیئے کہ وہ کلمہ وغیرہ پڑھ لے؟

اسمعیل بے۔ اسکا۔ مضائقہ نہین۔

اسکپٹن۔ تو ملک عدم کے سفر کی تیاری کرنے کے واسطے اُسے دس منٹ کی مہلت دینا چاہیئے اور بعد ازان اپنا کام کرنا چاہیئے۔

اسمعیل بے۔ اچھا لیکن اس سے زیادہ وقت نہ گذرنے پائے ابھی ہمین اور بھی کام کرنا ہے اس محل مین داخل ہونے مین بھی شاید کچھ وقت پیش آئے علاوہ برین جو دو نون شخص نکل گئے ہین۔ ممکن ہے کہ وہ اور لوگون کو لیکر آجائین۔

حسن۔ المولا نخین ولسگنو تک جانا پڑیگا کیونکہ جہان تک مجھے معلوم ہے اس نواح مین کہین جبل اسو کی فوج نہین ہے

اسمعیل بے۔ ولسگنو یہان سے کچھ دور نہین ہے۔ ہمین جلدی کرنا چاہیئے اچھا اسکپٹن پاشا اب تم جاؤ۔ قیدی کو صرف دس منٹ کی مہلت دینا اور بعد ازان قتل کر ڈالنا۔ لیکن ہاتھ بہت سمجھ کے لگانا تاکہ ایک ہی وار مین کام تمام ہو جائے۔

اسکپٹن۔ حضور خاطر جمع رکھین یہ کہکر اسکپٹن جھوپڑہ کی طرف چلا گیا۔

اسمعیل بے۔ آخرکار میری مراد بر آئی۔ بہت کم لوگ ایسے ہونگے جنھون نے مجھ سے مخالفت کی ہو اور زندہ رہے ہون ایک یا (نواب سقوطری) تھا اُن کے والد میرے ساتھ برائی کی وہ تو مر گئے مین انسے بدلہ نہ لے سکا لیکن اب اُسکے عوض مین اس کی

بنیٰ سے بدلا لونگا۔ آج بات کیتھڈ اُن
یری ہو جائیگی۔ اب کوئی اُسے میرے
ہاتھ سے بچا نہیں سکتا جسوقت تک کپتان
سامنے رہا۔ یہ تینوں آدمی اُسکی طرف دیکھتے
رہیں تاکہ وہ جھونپڑہ میں داخل ہوا
اور تب سب نے زور سے ایک سانس
لی جیسے کہ کوئی بوجھ تھا جو اب اُن پر سے
اتر گیا۔
عثمان آغا۔ مجھے تو کپتان کی قسم پر
بالکل شک نہیں آتا۔ میں ایسا رویہ
نہیں مانتا جو ایسے کام کے عوض میں ہے
حسن المولا نے بھی گردن ہلائی کہ میرا
بھی ایسا ہی خیال ہے۔
کبھی اپنی زندگی میں ان لوگوں پر
دس منٹ ایسے گران نہیں گزرے
جیسے اسوقت جھونپڑے سے کوئی آواز
نہیں آئی چاروں طرف سناٹے کا
عالم تھا۔
اسمعیل بے (کچھ دیر کے بعد) اب تو
دس منٹ گزر گئے ہونگے۔ یہ اسکیپتن
نے اتنی دیر کیوں لگائی ہے۔ کیا ڈر تو
ہو نہیں اسکا ارادہ بدل گیا۔
یکایک ہوا میں چیخوں کی آواز آئی
اور جھونپڑہ جلنے لگا۔ اسکیپتن خون آلودہ
تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے مرتفع چہرہ پر
چھائی ہوئی جھونپڑہ سے باہر آیا۔
اسمعیل بے۔ (خوشی سے) ہمارے
دشمن کو قبر بھی آتشی ملی۔ اب آج سے
لال کپتان جبل اسود کی سپہ سالاری
نہ کرے گا۔

چھبیسواں باب

محل پر حملہ

کوئی دس منٹ تک جھونپڑہ سے شعلے
نکلا کئے اور بعد اسکے چھت اور دیواریں
گر پڑیں اور اندھیرا ہو گیا۔
اس اثنا میں اسکیپتن پاشا بھی آگیا۔
اسمعیل بے۔ تمنے آگ کیوں لگادی؟
اسکیپتن۔ آپ ہی نے فرمایا تھا۔
اسمعیل بے۔ نہیں تم شاید میرا مطلب
نہیں سمجھے۔ خیر مطلب تو لال کپتان کی
جان جانے سے تھا۔
اسکیپتن۔ جی ہاں ہاتھ تو میں نے خوب
سمجھکر لگایا اور اگر کچھ جان رہی ہوگی تو کام
خاتمہ اس آگ نے کردیا ہوگا۔
جو ملازم اس محل میں تھے جسمیں کیتھڈ اُن
نے سکونت اختیار کی تھی وہ سب جھونپڑہ
کے جلنے سے اکٹھے ہو گئے تھے اور جب

اسمعیل بے نے محل کے اندر جانا چاہا تو
انھون نے مقابلہ کیا جب اسطرف سے گولیون
کی بوچھار ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے
اور پھاٹک کھولدیا

اسمعیل بے نے اسکینڈن پاشا کو مع
اسکے سپاہیون کے پھاٹک کی حفاظت
کے واسطے چھوڑا اور خود باقی آدمیون کولیکر
محل مین داخل ہوا۔

کوٹھے پر کمرہ مین کیتھرائن اور راسکی کوکہ
الکزینہ اپنے کپڑون مین تیز خنجر
چھپائے ہوئے خودکشی پر آمادہ کھڑی
ہوئی تھی۔

اسمعیل بے۔ کیتھرائن کے کمرہ مین
پہونچکر) دیکھو میرے مقدر نے پھر میرے
ساتھ بھلائی کی ۔ پھر مجھسے اور تمسے ملاقات
ہوئی اور پھر خدا نے تمھین میرے قابو
مین کردیا۔

کیتھرائن۔ کیا تمھارا ظلم موقوف نہوگا
اسمعیل بے۔ نہین اسوقت تک نہین
جبتک تم میری نہوجاؤ۔

کیتھرائن۔ وہ دن بہت دور ہے۔
اسمعیل بے۔ نہین بالکل قریب ہے
آج رات کو مین نے تمھین بیوہ کیا ہے
لیکن کل مین اسکا معاوضہ یون کرونگا کہ خود
تمھارے ساتھ عقد کرلونگا۔

کیتھرائن۔ (حقارت کے لہجہ مین) پھر
لال کپتان مرگیا ؟ اس روز قلعہ ڈلسکنو
مین بھی تمنے قسم کھاکر کہا تھا کہ لال کپتان مرگیا
اسمعیل بے۔ وہ خبر غلط تھی ابکی مرتبہ بالکل
صحیح ہے۔

کیتھرائن کے تیوریون سے معلوم ہوتا تھا
کہ اسے اسمعیل بے کے کہنے کا یقین نہین ہوا
اسمعیل بے۔ اچھا اب تو شفت وقت
برباد ہورہا ہے۔ تم چلنے کو تیار ہو ؟
کیتھرائن۔ کہان ؟
اسمعیل بے۔ کسی محفوظ مقام پر جہان
روسی فوج موجود ہو۔ تمکو ایسے مقام مین
نہ رہنا چاہیئے جہان قزاق وغیرہ کو قابو پاسکین
کیتھرائن۔ (اپنی ناچاری کی وجہ سے
غصہ مین آکر) اگر دنیا مین تمسے اور تمھارے
ساتھیون سے بدتر لوگ ہین تو خدا انکے
ہاتھ سے بچائے ؟

اسمعیل بے۔ کیتھرائن یہ فضول باتین
کرکے وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ ؟
اب تم میری ہو جس شخص سے تمھین کچھ
امید ہوسکتی تھی وہ میرے حکم سے ملک عدم
کو روانہ کردیا گیا۔ اس گمنام شخص کے ساتھ
عقد کرکے تمنے میری تدبیرون مین خلل
ڈالا۔ کچھ عرصہ تک تمکو کامیابی
ہوئی۔ لیکن اب آخرکار مین کامیاب ہوا

اس گمنام شخص نے چند دن کے واسطے
اپنے نام تیراشو بہ بننے کے لئے اپنی جان
دی۔ آکو جھگڑا بالکل بیکار ہے۔ انسان
کو کیا چیز ہے شیطان بھی تمکو شکست نہین
دے سکتا۔

یہ تکبر کا کلمہ ختم بھی نہ ہونے پایا
تھا۔ کہ زینہ پر بہت سے آدمیون کے
چڑھنے کی آواز آئی۔

ترک خطرہ کو آتا دیکھ کے جمع ہو گئے
اور تلوارین کھینچکر لڑنے پر تیار ہو گئے

لحہ بھر مین دروازون سے جبل اسود
کی فوج کے سپاہی تجھی لاؤڈ ڈیل شاہزادو
جبل اسود اور لال کپتان کے داخل ہوئے

ہکپتن پاشا بھی ہتھیار لگائے ہوئے
ان لوگون کے ساتھ ساتھ تھا۔ اس سے
معلوم ہوا کہ اس انگریز نے دھوکا دیا
اور بالعوض قتل کرنے کے لال کپتان کو
بھگا دیا تھا ان لوگون کو دیکھ کے کیتھرائن
اور الگزینہ نے خوشی کا نعرہ کیا۔

کچھ دیر تک اسمٰعیل بے حیرت مین
بت بنا کھڑا رہا لیکن جب اسکی نظر اسکپتن
پر پڑی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا۔
او سگ نجس تو نے مجھے دھوکا دیا
اچھا اب اسکے عوض مین جہنم مین جا۔
یہ کہکے اسمٰعیل بے نے اپنے طپنچہ کا منہ اسکپتن

کی طرف کیا اور لبلبی دبانا چاہی لیکن اسکپتن
کے ہاتھ مین بھی طپنچہ تھا اور قبل اسکے
کہ اسمٰعیل بے لبلبی دبائے اسنے اسمٰعیل بے
پر طپنچہ سر کیا۔

ستائیسوان باب

کیتھرائن کی قسمت کا فیصلہ

گولی اسمٰعیل بے کے سینہ پر پڑی اور
دل کو چھیدتی ہوئی نکل گئی۔ اور اسمٰعیل بے
کے طپنچہ کی گولی جبل اسود والون کے سرون
کے اوپر سے جا کر دیوارون پر پڑی۔
چند لمحہ تک اسمٰعیل بے مورت کی طرح سیدھا
کھڑا رہا اور سب سمجھ گئے کہ نشانہ نے
خطا کی پھر وہ ہانپا دلپر ہاتھ رکھا۔ پاؤن
لڑکھڑائے اور مردہ ہو کر گر پڑا۔
اسکپتن۔ (معذرت کے طور پر) مجھے
چارہ ہی کیا تھا؟ یا تو اسکی جان جاتی
یا میری۔ اور جان سب کو عزیز ہوتی ہے
لال کپتان۔ (ترکون کو مخاطب کر کے)
ہتھیار ڈالدو۔ تم کچھ نہین کر سکتے ہمارے
ساتھ تم سے دس گنے آدمی ہین۔
ترکون کے دل اپنے افسر کے مارے
جانے سے ٹوٹ گئے تھے انھون نے فوراً

ہتھیار ڈالدیئے سب سے علیحدہ کیتھرائن
اور لال کپتان کھڑے ہوئے تھے ۔
کیتھرائن ۔ کسقدر چپکے سے پھر تمنے
میری جان بچائی ۔
لال کپتان ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے
خدا نے پھر مدد کی ۔
کیتھرائن ۔ قسمت سے کسی کا بس نہین
چلتا ۔ یہ کہکے کیتھرائن کی نظرون سے
ایک خاص قسم کی خوشی ظاہر ہونے لگی ۔
لال کپتان ۔ اب تم پھر آزاد ہو جہان
جی چاہی جاؤ ۔ بہتر ہے کہ کسی اچھے شہر مین جاکے
سکونت اختیار کرو کہ آج کی رات کے
ایسے حادثون سے محفوظ رہو ۔ اسقوطری
کی وارث ایک ایسی دولت ہے ۔ جسکے
واسطے کہ شاید اور لوگ بھی ویسی ہی کوشش
کرین جیسی کوشش مین آج اسس جلا
وطن (اسمعیل بے) کی جان گئی ہے
کیتھرائن ۔ (شرما کر) اور تم کہان جاؤگے
لال کپتان ۔ مین اب یہان سے
اپنے پڑاؤ پر دلسگنو کے قریب جاؤنگا ۔
جہان آئندہ ترکون کی خبر گیری کے واسطے
جبل اسود کی طرف سے کچھ فوج رہیگی ۔
ابھی اس جھگڑے کا فیصلہ نہین ہوا ہے ۔
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب یورپ مین
ایک بہت بڑی لڑائی ہونے والی ہے
روم کسی سے نہ دبیگا نہین اور آخر کار
روس دخل انداز ہوگا ۔ ان دونون مین
کچھ ہی دونون مین جنگ ضرور ہوگی اور
شاید اور سلطنتین بھی طرفین کی شریک ہون
کیتھرائن ۔ (عجز سے) اور کیا مین تمہارے
ساتھ نہین چل سکتی ۔
لال کپتان ۔ (حیرت سے) تم کسی بڑے
شہر مین کیون نہ جاؤ ؟
کیتھرائن ۔ کیا زوجہ کا یہ فرض نہین ہے
کہ اپنے شوہر کے ساتھ جائے ؟
لال کپتان ۔ یہ صحیح ہے ۔ مین تمہارا
شوہر ہون لیکن جو شرطین بروقت عقد کے
ہوئی تھین وہ شاید تم بھول گئین ۔
کیتھرائن ۔ ہان بھول گئی اور کیا یہ ممکن
ہے کہ تم بھی ان شرطون کو اپنے دل سے بھلادو
لال کپتان ۔ لیکن تم صاحب دولت ہو
اسقوطری بیگم ہو اور مجھ ایسا غریب سپاہی ہے
کیتھرائن ۔ (بات کاٹ کر) تمنے مجھسے
کہا ہے کہ اگر مجھے محبت کرنا ہو تو تمہاری
ذات سے کرون اب مطمئن رہو وہ بیگم
جو ایک وقت مین بہت مغرور تھی اب اپنے
شوہر کی چاہنے والی زوجہ ہوگئی ہے ۔ اگر
میرا امیرانہ خطاب تمھین ناگوار ہے ۔ تو
مین اسکے ترک کرنے اور اس غریب سپاہی کی
زوجہ اپنے تئین کہلوانے پر موجود ہون ۔

جسکا نام تک مین نہین جانتی - میرا اتنا کہنا کافی ہے یا کچھ اور بھی کہون ؟

لال کپتان - (ایسے آوازمین جو بہ سبب خوشی اور جوش کے کانپ رہی تھی) نہین نہین مین سچے دل سے اُس نعمت کا شکر ادا کرتا ہون جو پروردگار عالم نے مجھے عطا فرمائی ہے بحیثیت ایک گمنام سپاہی کے مین نے تم سے عقد کیا اور بحیثیت ایک گمنام سپاہی کے مین نے تمھارا دل لیا اب میری مسرت کا پیالہ لبریز ہوگیا۔

جبل اسود کا ایک سپاہی لال کپتان کے پاس آیا اور سلام کرکے بولا شاہزادہ عالم قیدیون کے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے

کیتھرائن - (متعجب ہو کر) شاہزادہ عالم

لال کپتان - (مسکرا کے) کرنل یہ اسقدر بیگم مین - مجھسے یہ واقف نہین ہین۔ تعارف کرادو -

وہ شخص (لال کپتان کا ہاتھ پکڑکے اور بیگم سے مخاطب ہوکر) بیگم صاحبہ مین آپ سے شاہزادہ نکولس والی جبل اسود کو معرفی کرتا ہون -

اب یہ راز کھل گیا - لال کپتان ہی شاہزادہ والی جبل اسود تھا -

شاہزادہ - (اُس افسر سے مخاطب ہوکر) قیدیون کو ہماری چھاؤنی مین لیجاؤ -

جو کچھ واقعہ ہوا ہے اُسکی شکایت ہم باضابطہ طور پر کرکے دنیا پر اس امر کو ثابت کردینگے کہ ہماری طرف سے عہد شکنی کی ابتدا نہین ہوئی افسر رخصت ہو کر چلا گیا۔

کیتھرائن - لیکن وہ نوجوان شاہزادہ جبل اسود کون تھا -

شاہزادہ - وہ میرا چھوٹا بھائی ہے جو کچھ مین نے اُس سے کہا وہ اُسنے کیا -

کیتھرائن اگر مین یہ ظاہر کردیتا کہ مین ہی والی جبل اسود ہون اور اُس حالت مین تم میرا ساتھ دینے پر راضی ہوتین تو کبھی مجھے تمھاری محبت پر بھروسہ نہین ہوسکتا

اب ہمین اپنے ناظرین کو یہ بتانا چاہیے کہ شاہزادہ اُس جھونپڑہ سے اسکپٹن کے ہاتھ سے بچکر کیونکر نکلا -

جب شاہزادہ کے ساتھ کا سپاہی گھوڑے پر سے گرا تھا - تو جو کلمہ اُس نے مرتے وقت اسکپٹن سے کہا تھا وہ یہ تھا "شاہزادہ کو بچاؤ اُسکا بھی گھوڑا گرا ہے"

جب اسمعیل بے نے قتل کے بابت ہر ایک افسر سے کہا تھا تو اسکپٹن اسی امر پر غور کررہا تھا - پس جب اسکپٹن جھونپڑہ مین داخل ہوا تو اُسنے فوراً شاہزادہ کے ہاتھ پاؤن کھولدیئے اور کہا آپ شاہزادہ والی جبل اسود ہین -

شاہزادہ - ہان -
اسکپٹن - مین اس قابل نہین ہون کہ
والی جبل اسود کو قتل کرون لیکن اگر مین آپکو
رہا کر دون تو نہ صرف میری نوکری جائیگی
بلکہ اگر ذراسی غفلت ہوئی تو جان بھی جائیگی
شاہزادہ - مجھے نکال دو اور اُسکے عوض مین
جو کچھ تم کہو مین تمکو دونگا -
اسکپٹن - مین ایسے کام کے واسطے کوئی
شرط نہین کرتا جسقدر جلد ممکن ہوگا مین
آپ کے ملک مین آؤنگا اور تب جو کچھ
آپ سے ہوسکے میرے واسطے کیجئے گا -
شاہزادہ نے اس امر کو منظور کیا -
اسکپٹن نے کھڑکی کی راہ سے شاہزادہ
کو نکالدیا اور اُس امر کے چھپانے کے واسطے
اسکپٹن نے جھونپڑہ مین آگ لگا دی اور
اپنے پیر کو ایک جگہ سے کاٹ کے تلوار کو
خون آلود کیا چیخ کی آواز جو تر کون نے سنی تھی
وہ آواز اسکپٹن ہی کی تھی -
راہ مین شاہزادہ کو لاڈر ڈیل ملا جو کچھ
سوار ساتھ لئے ہوئے آرہا تھا -
پھاٹک اسکپٹن نے کھلا رکھا تھا -
پس شاہزادہ جب ان سوارون کو
لیکر آیا تو کوئی اُس سے سدراہ
نہین ہوا -
باقی حالات سے ہمارے ناظرین واقف ہین
شاہزادہ نے اسکپٹن کو پانچ ہزار
اشرفیان بطور انعام کے دین -
جسے لیکر وہ اپنے وطن کو واپس چلا گیا
الگزینہ نے بھی لاڈر ڈیل کے ساتھ عقد کرلیا
اور کیتھرائن اُن کی ہمراہی مین بآرام زندگی کرنے لگی

تمام شد

نام کتاب	قیمت
دلدوز -	۱۲ر
بنگالی دلہن - ناول دیوی چودھرانی بابو بنکم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ منشی جوالا پرشاد صاحب برق - بی - اے - سج مصنف معشوقہ فرنگ و مثنوی بہار روشنی وغیرہ -	۱۲ر
روشنی - ترجمہ بابو جوالا پرشاد -	۸ر
خدائی فوجدار - ترجمہ کتاب ڈائن کوئکساٹ ڈی لامان - جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب -	۱؎ر
ناول زیب النسا مصنفہ بابو رانجی داس صاحب بھارگو -	۱؎ر
فسانہ آزاد - کامل بر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی - تمام ہندوستانی ناولوں میں ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے -	عہ
اور متفرق جلدیں بھی بنا بر فروخت ذیل میں درج ہیں -	

نام کتاب	قیمت
۱ جلد اول -	سے ر
۲ - جلد دوم -	للعہ ر
۳ - جلد سوم -	للعہ ر
۴ - جلد چہارم -	للعہ ر
سیر کوہسار - کامل در دو جلد از پنڈت رتن ناتھ صاحب در اس کتاب میں مضامین نصیحت کو قصہ کے پیرایہ میں لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور میاں جان کی اور اُسکے رفقائے غدار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہے ایک رئیس کی بیوقوفیاں اور مصاحبین کی ابلہ فریبیاں مندرج ہیں	صہ ر
الف لیلہ اردو نثر - بطرز ناول مصنف پنڈت رتن ناتھ صاحب اسمیں قصص راتوں کی ترتیب سے نمبروار درج ہیں جلد اول	۱؎ر
ایضاً جلد دوم	۱۲ر
راز عشق - اس میں حال محکمہ پولیس کی کارروائی کا درج ہے -	عہ ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
جذبۂ عشق -	۸/	خون ناحق - ترجمہ منشی خلیل الرحمٰن اسمیں علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغرسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے -	۱۰/
جام سرشار - باتصویر جسکا پہلے نام فسانۂ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب ور	عہ/	دلستان - ترجمہ مالو راجیہ اس صاحبکا رگو اُسکی ہر دلعزیزی دیکھئے منحصر ہے -	عہ۳/ [?]
ارنسٹ مالٹریورس	۸ [?]	شہید جفا -	عہ۸/ [?]
وینس کی شہزادی -	۱۲/	ناول سیتا	ے/ [?]
غریب الوطن	عہ/	ناول زن مرید -	۱۲/
فریب حسن ترجمہ ناول فوسٹ از آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن پلی -	ھ/ [?]	فسانۂ دوجہان -	عہ/ [?]
اسرار آسیہ - از مولوی محمد احسن نگرامی -	۵/	فسانۂ لارنس ورو تھ کابل	۶ [?]
ناول روز الیمرٹ ترجمہ منشی امراؤ مرزا صاحب		ہستو - از پنڈت رتن ناتھ	۸/
حسرت دہلوی حصہ اول	۶ [?]	گناہ بے لذت - ترجمہ منشی خلیل الرحمٰن -	۸/
ایضاً حصہ دوم -	عہ/ [?]	نئے بگڑے -	۸/